صراطِ مستقیم

www.KitaboSunnat.com

مفتی عبدالرحمٰن

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار
لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صراطِ مستقیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراط مستقیم

تصنیف

حضرت مولانا عبدالرحمٰن (فاضل دیوبند)

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب .... تحقیق روایت

علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے۔

تحریر .... مولانا عبداللہ دانش

اشاعت بار اوّل .... جولائی 2004ء

تعداد اشاعت .... دو ہزار

ناشر .... عبدالقیوم ملک

طابع .... دارالسلام

کمپوزنگ .... الفاظ کمپوزنگ سنٹر

ملنے کا پتہ

محمدی تحقیقی لائبریری
گلی نمبر 1 حبیب کالونی
رحیم یار خان 64200

میسر شکیل ٹریڈرز
... گلی نمبر 1
کراچی 74000

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

264.15

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ——— ابوبکر قدوسی

اشاعت ——— فروری 2000ء

مطبع ——— موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR

LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585

Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مسئلہ تقلید	۱۷
تقلید کی مذموم صورت	۱۷
تقلید کا نقصان	۱۷
خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۱۷
خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۸
استیذان	۱۸
طواف وداع	۱۹
زیادہ مہر	۱۹
خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۹
مدت حمل	۱۹
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	۲۰
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد	۲۱
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۲۲
ہدایت	۲۲
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	۲۲
سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ جیلانی کی تردید تقلید	۲۳
خیر قرون	۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ	٢٣
اجماع صحابہؓ	٢٤
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	٢٤
اتباع اور تقلید میں فرق	٢٤
تقلید کی اقسام	٢٥
اتباع اور تقلید	٢٦
مقلدین کے لیے لمحہ فکریہ	٢٧
تبصرہ	٢٨
حقیقت	٢٩
اللہ کا نا فرمان	٢٩
صحابہؓ کا نا فرمان	٢٩
ائمہ امت کا نا فرمان	٢٩
سوال-جواب	٣٠
خطبہ مسنونہ	٣٣
نقش آغاز	٣٤
توحید الٰہی تمام انبیاء کا اصل ورثہ ہے	٣٥
ہر فرقہ اپنے اپنے خیال میں فرحاں وشاداں ہے	٣٥
دین اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا صریح گمراہی ہے	٣٦
قرآن وحدیث میں افتراق حرام ہے	٣٦
حق وصداقت صرف کتاب وسنت میں بند ہے	٣٧
زبان نبوت بھی صداقت کا منبع ہے	٣٧
پیغمبر کے معصوم ہونے کی خدائی دلیل	٣٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق و صداقت کا معیار قرآن و سنت ہے	۳۹
مختلف فرقوں کے بارے میں مدنی ارشاد	۴۰
قرآن و سنت کے مجموعہ کا نام ہی اسلام ہے	۴۲
دین مکمل ضابطۂ حیات ہے	۴۳
رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال و احوال وحی کے تحت تھے	۴۵
بہترین نمونہ پیغمبر اعظم کی زندگی ہے	۴۶
رسول اللہ ﷺ کا نافرمان جنت سے محروم ہے	۴۶
اتباع سنت ہی عشق رسول ﷺ کا منبع ہے	۴۷
فرمان نبوت کے مقابل کسی پیغمبر کی بھی نہیں چلتی	۴۷
کتاب و سنت ہی قیامت تک مشعل راہ ہے	۴۸
اپنی خواہش کو سنت رسول ﷺ کے تابع کرنا ایمان ہے	۴۸
نجات صرف اس جماعت کی ہوگی جو سنت پر چل رہی ہے	۵۰
ناجی فرقہ صرف جماعت اہل حدیث ہے	۵۰
سنت کا تارک اسلام کا دشمن ہے	۵۱
سنت رسول کا دشمن گمراہ ہے	۵۲
سنت رسولؐ کا نافرمان امت سے خارج ہے	۵۳
پیغمبر معصوم کا راستہ ہی اصل صراط مستقیم ہے	۵۴
فرقوں سے بچنے کا واحد ذریعہ اتباع رسولؐ ہے	۵۵
عذاب شدید سے بچاؤ کا واحد ذریعہ اتباع رسولؐ	۵۶
اتباع رسولؐ کے فضائل و دلائل	۵۷
ہماری نجات کس میں ہے؟	۵۷
اسلام کس میں ہے؟	۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کی شان اور مقام کیا ہے؟	۶۱
اتباع نبی ﷺ کی خصوصیات	۶۳
اطاعت مصطفیٰ ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں	۶۵
اطاعت سرورِ کائنات ﷺ آیات بینات کی روشنی میں	۷۰
پورا اسلام قرآن و سنت میں بند ہے	۷۱
اسلامی نظام حضور ﷺ کی پیروی سے مکمل ہوتا ہے	۷۲
اطاعت مصطفیٰ ﷺ دراصل اطاعتِ خدا ہے	۷۳
محبت سے محبوب بننے کا خدائی نسخہ	۷۴
اتباع رسول ﷺ پر انعام خداوندی کا اعلان	۷۴
رسول ہاشمی ﷺ کی حکم عدولی سراسر گمراہی ہے	۷۶
اسلامی نظام میں قرآن و حدیث ہی آخری سند ہے	۷۷
مومن اور غیر مومن کا واضح فرق	۷۸
پرچم رسالت کے سامنے ہر پرچم اٹھانا حرام ہے	۸۰
سراجاً منیرا کی روشنی تاقیامت رہے گی	۸۰
حضور اکرم ﷺ جہانوں کے لیے رحمت ہیں	۸۰
سید الکونین ﷺ کے فرمان سے آگے بڑھنا گستاخی ہے	۸۱
حدیث پیغمبر ﷺ کی مخالفت سے اعمال ضائع ہوتے ہیں	۸۲
پیغمبر اسلام ﷺ کی بے ادبی حرام ہے	۸۲
سرورِ کائنات کو نام سے پکارنے کی ممانعت	۸۴
اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو نام لے کر پکارا ہے	۸۵
دربارِ رسالت کے آداب	۸۶
فخر الانبیاء کی گستاخی سراسر ہلاکت ہے	۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جہل کا آنحضور صلعم کی بے ادبی کے باعث ذلیل ہو کر مرنا	۸۸
امام الانبیاء کی شفاعت کبریٰ کا بیان	۹۰
عرش الٰہی کا سایہ	۹۱
تمام انبیاء کا سفارش سے انکار	۹۲
کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں	۹۴
آیات قرآنیہ اور مسئلہ شفاعت	۹۵
خاتم الانبیاءؐ کو فکر امت	۹۷
شفیع المذنبینؐ کی شفاعت صرف تابعداروں کو نصیب ہوگی	۹۹
حوض کوثر پر اہل بدعت کی رسوائی	۹۹
زبان نبوت سے بدعتیوں پر پھٹکار	۱۰۰
خطبات رسالت کا واضح اعلان	۱۰۱
شریعت ساز کے لیے نار جہنم اور میدان حشر میں اہل بدعت کا حشر	۱۰۲
اسلام میں غیر مسنون عمل مردود ہے	۱۰۲
اسلام میں اہل بدعت کے تمام اعمال برباد	۱۰۳
مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۳
مقام محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹
کلام خدا اور حدیث مصطفیٰؐ یہی مسلک اہل حدیث ہے	۱۱۱
معصومیت کس کے لیے ہے؟	۱۱۱
ہماری نجات کا واحد ذریعہ	۱۱۲
خدا کے آخری پیغمبرؐ کی آخری وصیت	۱۱۳
خدا اور مصطفیٰؐ سے آگے بڑھنا حرام ہے	۱۱۳
فرمان نبوت کا مقابلہ اعمال کو برباد کر دیتا ہے	۱۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات رہبرِ اعظمؐ کا فرمان ۱۱۴

صحابہ کرامؓ کا تعظیمِ رسالت عجیب تھا ۱۱۵

صدیقؓ اور صدیقہؓ کا دربارِ رسالت میں عجیب واقعہ ۱۱۶

جب کسی اور نبی کی نبوت نہیں چل سکتی تو کسی امام کی فقہ بھی
آج نہیں چل سکتی ۱۱۸

حدیث نبویؐ کو چھوڑ کر امتی کے قول کی طرف آنا منافقت ہے ۱۲۰

سید الکونینؐ کے مقابلہ میں امتی کے قول پر عمل کرنے والے کا حشر ۱۲۰

سرورِ کائناتؐ کے فیصلہ سے انکار کا نتیجہ ۱۲۱

سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس منافق کو قتل کر دیا ۱۲۲

حضرت عمرؓ پر قتل کا دعویٰ ۱۲۲

قرآن مجید کا فیصلہ ۱۲۳

حضورؐ کی ذات بھی اعلیٰ' بات بھی اعلیٰ ۱۲۴

علامہ ازدی مصری کا عارفانہ کلام ۱۲۵

حدیث رسالت کی شان اور صاحب نبوتؐ کی زبان ۱۲۵

حدیث رسولؐ پر عمل نجات کا واحد راستہ ۱۲۶

احادیث رسول اللہؐ کے عجیب فضائل ۱۲۷

حدیث نبویؐ افضل ترین عبادت ہے ۱۲۷

حدیث نبویؐ نجات کا ذریعہ ہے ۱۲۸

علم حدیث گویا نفلی صلوٰۃ ہے ۱۲۸

حدیث نبوی پڑھنا نفلی نماز ہے ۱۲۸

اشاعت حدیث نبویؐ کی افضلیت ۱۲۸

حدیث پڑھنے' پڑھانے والے رسول اللہؐ کے جانشین ہیں ۱۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث ہی درود کی وجہ سے حضورؐ کے مقربین ہوں گے ۱۳۰
اصحاب حدیث کا جنت میں داخلہ ۱۳۱
اہل حدیث حضرات کو خوشخبری ۱۳۲
احادیث رسولؐ اللہ کے فضائل ۱۳۲
حدیث رسول کے یاد کرنے کی فضیلت ۱۳۳
سنت مصطفیٰؐ واصحاب مصطفیٰؐ کے طریقہ کا مخالف جہنمی ہے ۱۳۵
رسولؐ اللہ کی ذات ساری مخلوق سے زیادہ وزنی ہے ۱۳۶
مقام حدیث ۱۳۸
حدیث کا مفہوم ۱۳۸
ایک شبہ کا ازالہ ۱۳۸
ظن کی لغوی تحقیق ۱۳۸
علم ویقین کے معنوں میں ظن کے استعمال کی مثالیں ۱۳۹
ضرورت حدیث ۱۴۴
حقیقی اہل سنت کون ہیں---؟--- ۱۴۷
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ۱۴۷
حق کو کثرت کے پیمانہ سے نہیں ناپا جاتا ۱۴۸
امام ابو حنیفہؒ کے اہل حدیث ہونے کا اعلان ۱۵۰
جماعت اہل حدیث کو برا بھلا کہنے والے زندیق ہیں۔
حضرت امام احمد بن حنبل کا فتویٰ ۱۵۱
سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۱۵۱
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے اہل بدعت کی پہچان ۱۵۲
خلفاء اربعہ اور آداب نبوت' خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ کا واقعہ ۱۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات کی ہجرت اور صدیق اکبرؓ کا ایثار ۱۵۵
خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ اور آدابِ رسالت ۱۵۷
خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ اور آدابِ رسالت ۱۵۹
خلیفہ رابع حضرت علیؓ اور آدابِ رسالت ۱۶۰
دیگر پروانگان شمع نبوت اور آدابِ رسالت کا روح پرور منظر ۱۶۳
اصحابِ رسول کا احترامِ مصطفیٰ ۱۶۴
خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۶۶
پہلی خصوصیت ۱۶۷
دوسری خصوصیت ۱۶۸
تیسری خصوصیت ۱۶۸
چوتھی خصوصیت ۱۶۹
پانچویں خصوصیت ۱۷۰
حضور اکرم صلی اللہ علیہ کا حسن بھی بے مثال ہے ۱۷۲
قیامت کے دن ہر فرقہ کو اپنے امام کے نام پر بلایا جائے گا ۱۷۴
اہل حدیث کا امام اور مسئلہ امامت کی تشریح ۱۷۴
جماعت اہل حدیث کے امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ۱۷۶
طبقات ثلاثہ اور اعمال ناموں کی تقسیم ۱۷۶
میدان محشر میں بھی اہل حدیثوں کے امام اعظم رسول اللہ ﷺ ہوں گے ۱۷۸
مسلک اہل حدیث کی صداقت اور مسلک اہل حدیث کے امام
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۱۸۱
جماعت اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے ۱۸۲
ہمیشہ حق پر قائم رہنے والی جماعت اہلحدیث ہے ۱۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت وہی لوگ ہیں جو اہل حدیث ہیں	۱۸۴
نجات پانے والی جماعت صرف اہل حدیث ہے	۱۸۵
شاہ عبد القادر جیلانی کا فتویٰ	۱۸۶
جماعت اہل حدیث کے مرشد محمد ﷺ ہیں	۱۸۷
کلام خدا اور عصمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۷
کامل نمونہ صرف سیرت مصطفیٰ ہے	۱۸۸
موجودہ پیری مریدی کی بیعت کا اسلام میں کوئی وجود نہیں	۱۸۸
ہر امت پر وقت کے پیغمبر کی اطاعت فرض ہے	۱۸۹
بغیر ایمان حب رسولؐ ذریعہ نجات نہیں ہے	۱۹۰
میلاد کا اقرار' اطاعت سے انکار' ہو گیا داخل فی النار	۱۹۰
حب رسولؐ ہمارا جزو ایمان ہے	۱۹۱
رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہمارا جزو ایمان ہے۔	۱۹۳
چلے آؤ مسلمانو! یہی تخت محمدؐ ہے	۱۹۳
محمدؐ کی غلامی ہے' سند آزاد ہونے کی	۱۹۴
کامل ایمان دار کون ہے	۱۹۴
ادھر حکم محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو	۱۹۵
قرآن و حدیث کی تابعداری جنت کا سرٹیفکیٹ ہے	۱۹۵
بدعتی سراسر خسارہ ہی میں ہیں	۱۹۶
رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر نظر ثانی کرنا حرام ہے	۱۹۶
بدعت کا تعاون اسلامی عمارت کو گرانے کے مترادف ہے	۱۹۷
حنفی حضرات کیوں اہل حدیث نہیں؟	۱۹۸
مذہب حنفی اور مسلک اہل حدیث میں واضح فرق	۱۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث ہی حدیث رسولؐ کے سچے عاشق ہیں	۱۹۹
مسلک اہل حدیث کے بانی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں	۱۹۹
صداقت مسلک اہل حدیث کے متعلق بزرگان دین کی شہادت اور ناجیہ فرقہ کی پہچان	۲۰۱
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شہادت	۲۰۴
صداقت مسلک اہل حدیث' حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نظر میں	۲۰۵
حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۰۹
سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۰۹
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۱۰
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۱۰
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۱۰
حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۱۱
مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	۲۱۱
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	۲۱۲
حضرت سلطان باہو کی شہادت اور مسلک اہل حدیث کی صداقت	۲۱۳
قرآن و حدیث تمام عالم کے راہنما ہیں	۲۱۳
آنحضرت ﷺ سے بدعت کی دشمنی	۲۱۴
آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے پیروکار اہل سنت ہیں	۲۱۴
انکار بدعت سے دل نور ایمان سے معمور ہو جاتا ہے	۲۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء))

مسئلہ تقلید

از مولانا ابوالسلام محمد صدیق محدث سرگودھا

تقلید قلادۃ ماخوذ ہے' قلادہ کا لغوی معنی گلے میں ہار یا پٹہ وغیرہ ڈالنا ہے اور تقلید کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ امت میں سے کسی امام کی رائے پر دلیل معلوم کیے بغیر عمل کرنا' مقلد تقلید کرنے والے کو کہتے ہیں۔

تقلید کی مذموم صورت ٭ تقلید کی مذموم صورت یہ ہے کہ کسی ایک امام کو معین کر کے اس کی ہر رائے اور اجتہاد کو دین تصور کیا جائے جب کہ اس کی رائے اور اجتہاد کو شرعی دلائل یعنی قرآن و حدیث اور اجماع میں سے کسی ایک کی تائید حاصل نہ ہو۔

تقلید کا نقصان ٭ تقلید کی یہ صورت دین کے بیشتر حصہ سے مقلد کو بیگانہ رکھتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ امت میں سے کوئی ایسا امام یا بزرگ نہیں ہے کہ اس کی ہر رائے شرعی دلائل کے معیار پر پوری اترتی ہو' جہاں اس کی رائے میں صواب کا احتمال ہے وہاں اس میں خطا کا بھی امکان ہے۔

جب صورت حال یہ ہے تو امام کی جو رائے خطاء سے ہم کنار ہو گی مقلد بھی اس خطاء کو دین تصور کرے گا اور وہ لامحالہ خطاکار ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کا سارا علم کسی ایک امتی کے سینہ میں جمع نہیں ہے۔

خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق ؓ ٭ امت کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا درجہ تمام امت سے بڑھ کر ہے' صحابیت اور حضورؐ کی رفاقت میں ان کو ممتاز حیثیت حاصل ہے' علم و تقویٰ کے اعتبار سے آپ بلند مقام پر فائز ہیں' بایں وصف بعض مسائل کا ان کو علم نہیں ہوا۔

(۱) ترمذی اور ابو داؤد میں قبیصہ بن ذویبؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ سے دریافت کیا کہ میرا پوتا یا نواسہ وفات پا گیا ہے۔ اس کے ترکہ میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے جواب دیا۔

"مَالَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ شَيْءٌ وَمَا اَعْلَمُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَلٰكِنِ ارْجِعِي حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ"

"جہاں تک میرا علم کام کرتا ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تیرے لیے کچھ بھی نہیں' تم واپس چلی جاؤ میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔"

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بھی پاس ہی موجود تھے انہوں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے جدہ کو ترکہ میں چھٹا حصہ دیا ہے' محمد بن مسلمہؓ نے بھی تائید کی' تب حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے فیصلہ کیا کہ ترکہ میں جدہ کے لیے چھٹا حصہ ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ ❋ صحابہ میں انکی جلالت قدر مسلمہ ہے' انہی کے بارے میں رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا (ترمذی' حاکم' احمد) بایں وصف کئی ایک مسائل سے وہ بھی بے خبر رہے۔ بخاری میں ہے کہ جنبی کو پانی نہ ملے تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھے' حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ پانی نہ ملے تو جنبی نماز نہ پڑھے خواہ ایک ماہ ہی گذر جائے یہ ایک مشہور مسئلہ ہے کہ جنبی کو پانی نہ ملے تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھے مگر حضرت عمرؓ کو اس مسئلہ کا علم نہیں ہوا۔

استیذان ❋ یہ مسئلہ عام ہے' کسی کے گھر داخل ہونے کے لیے دروازہ پر کھڑے ہو کر اذن حاصل کرنے کے لیے تین مرتبہ سلام کہو' اس مسئلہ کا نام استیذان ہے۔ مگر اس مسئلہ کا حضرت عمرؓ کو علم نہ ہوا تھا جب حضرت ابو موسیٰ نے اس مسئلہ کو بیان کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو موسیٰ ؓ کے بیان پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان سے شہادت طلب کی' حضرت ابو سعید خدریؓ نے شہادت دی تب جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کو تسلیم کیا۔ (بخاری' مسلم)

طواف وداع ❋ حائضہ عورت کے لیے طواف وداع معاف ہے' حضرت عمرؓ کو اس مسئلہ کا بھی علم نہ ہوا' وہ فرماتے تھے کہ حیض سے پاک ہو کر عورت طواف وداع کرے۔ (بخاری و مسلم)

زیادہ مہر ❋ ازواج مطہرات کا الگ الگ جتنا مہر تھا' اس سے زیادہ مہر مقرر کرنے کو حضرت عمرؓ ناپسند فرماتے تھے اور زیادہ مہر تجویز کرنے سے روکتے تھے' ایک عورت نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا﴾ (نساء: ۲۰)

"یعنی جب تم عورتوں کو مہر میں خزانہ دے دو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو"

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہر میں خزانہ بھی دیا جا سکتا ہے' حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور فرمایا کہ عمرؓ سے زیادہ عورتوں کو علم ہے۔

(سعید بن منصور - ابو یعلی عبد الرزاق)

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ ❋ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث ہیں' رسول خدا ﷺ نے انہی کے بارے میں فرمایا کہ آسمان کے فرشتے ان سے شرماتے ہیں۔

مدت حمل ❋ حمل کی مدت کم سے کم کتنی ہے اس کا علم حضرت عثمانؓ کو نہیں ہوا حضرت ابن عباسؓ نے بتایا کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے۔ دلیل میں یہ آیت پڑھی۔

﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ (احقاف: ۱۵)

"یعنی اور حمل اور رضاعت کی مجموعی مدت تیس مہینے ہے۔"

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ (البقرة: ۲۳۳)

"یعنی مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں"

اس آیت میں رضاعت کی جو مدت مقرر کی گئی ہے وہ پورے دو سال ہے۔ حمل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضاعت کی مجموعی مدت سے دودھ کے دو سال نکال دیے جائیں تو باقی مدت حمل کی ہے' جو چھ ماہ ہے۔

مذکورہ واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ امت میں سے کوئی ایک بزرگ یا امام ایسا نہیں ہے کہ ان سے دین کا سارا علم مل سکے اور اس کے جملہ فرمودات پر اعتماد ہو سکے۔

یہ تو معلوم ہے کہ تمام امت سے علمی اور عملی اعتبار سے صحابہ کرامؓ کی جماعت افضل ہے۔ جن کی شان یہ ہے کہ ان کے دل زیادہ نیک' علم کی انتہائی گہرائی تک پہنچے ہوئے' تصنع سے مبرا' سچ پوچھو تو حضورؐ کی مصاحبت اور اقامت دین کے لیے اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے اس طائفہ کو منتخب فرمایا ہے۔

جب صحابہؓ میں سے کوئی ایک صحابی دین کا پورا علم محفوظ نہ کر سکا اور بعض مسائل کا ان کو علم نہ ہو سکا تو ان کے بعد میں آنے والے امام بزرگ کے متعلق یہ ضمانت کس طرح دی جا سکتی ہے کہ ان کی ہر بات صحیح اور ان کی ہر رائے برحق ہے بلکہ انہوں نے برملا کہا ہے کہ رسول خدا ﷺ کی ہر بات وحی ہے اور ہماری بات میں صواب و خطا ہر دو کا احتمال ہے لہٰذا ہماری تقلید نہ کرو کیونکہ امتی کی خطا کو دین تصور کرنا سراسر گمراہی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ ٭ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے رد تقلید میں امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَايَنْبَغِي لِمَنْ يَعْرِفْ دَلِيْلِي اَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِيْ وَ كَانَ اِذَا اَفْتَى يَقُوْلُ هٰذَا رَأْيُ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ يَعْنِي نَفْسَهُ وَ هُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ.

"(امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا) کسی شخص کے لیے لائق نہیں کہ دلیل معلوم کیے بغیر میرے کلام پر فتویٰ دے' جب وہ فتویٰ دیتے تو فرماتے یہ نعمان بن ثابت کی رائے ہے مراد اپنا نفس لیتے' ہمارے اندازہ میں وہ احسن ہے اگر کوئی شخص اس سے بہتر رائے پیش کرے تو وہ زیادہ مناسب ہے۔"

(الیواقیت والجواہر جلد دوم ص ۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

قِيْل لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَ كِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُكُوا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهُ اِذَا خَبَرُ الرَّسُوْلِ يُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُكُوا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ اِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابِيْ يُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُكُوا قَوْلِيْ بِقَوْلِ الصَّحَابِيْ. (القول المفید للشوکانی)

"یعنی امام ابو حنیفہؒ سے کہا گیا کہ جب آپ کا کوئی قول کتاب اللہ کے خلاف ہو' آپ نے فرمایا کتاب اللہ کے مقابلہ میں اس کو چھوڑ دو- پھر کہا گیا کہ حدیث رسولؐ کے مقابل میں ہو' تو فرمایا کہ حدیث کے مقابلہ میں میرے قول کو چھوڑ دو- پھر کہا گیا کہ جب صحابی کے قول کے خلاف ہو' آپ نے فرمایا کہ صحابہ کے قول کے مقابلہ میں میرے قول کو ترک کر دو-"

علامہ شامیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کیا ہے-انہوں نے فرمایا:

اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ. (شامی جلد اول ص ۵۰)

"یعنی جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے-"

امام مالکؒ ❊ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے امام مالکؒ کا قول نقل کیا ہے' انہوں نے فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلاَّ مَاخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"یعنی رسول اللہ ﷺ کے سوا ہر ایک کا کلام رد و قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہے-" (الیواقیت والجواہر جلد دوم ص ۹۶)

امام مالکؒ نے یہ بھی فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِيْبُ فَانْظُرُوا فِيْ رَاْيِيْ فَكُلَّمَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَ كُلَّمَا لَمْ يُوَافِقِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ.

(الایقاظ)

"یعنی میں انسان ہوں' اجتہادی مسائل میں مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بھی ہوتی اس لیے میری رائے کتاب و سنت کی کسوٹی پر رکھو' موافق ہو تو لے لو مخالف ہو تو چھوڑ دو۔"

امام شافعیؒ ❊ بیہقی اور حاکم میں ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا:

اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ.

"یعنی میرا مذہب صحیح حدیث ہے"

دوسری روایت میں ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا:

اِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِيْ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِيْثِ وَاضْرِبُوْا بِكَلَامِيْ الْحَائِطَ.

"جب میرا کلام حدیث کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو' اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو۔" (الیواقیت والجواہر ۲/۹۶)

ہدایت ❊ امام شافعیؒ نے مزنی کو ہدایت فرمائی:

يَا اِبْرَاهِيْمُ لَا تُقَلِّدْنِيْ فِيْ كُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهُ دِيْنٌ وَ كَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ يَقُوْلُ لَا حُجَّةَ فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَثَرُوْا لَا فِيْ قِيَاسٍ وَلَا فِيْ شَيْءٍ مَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْاِطَاعَةِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ بِالتَّسْلِيْمِ.

"اے ابراہیم! میری ہر بات میں تقلید نہ کرو بلکہ غور کرو وہ دین ہے اور فرماتے کہ رسول خدا ﷺ کے سوا کسی کا قول حجت نہیں اگرچہ وہ تعداد میں بہت ہوں' نہ قیاس حجت ہے نہ کوئی اور شے حجت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو لازم پکڑو۔"

امام احمدؒ ❊ آپؒ نے فرمایا:

لَيْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ كَلَامٌ. (الیواقیت والجواہر ۲/۹۶)

"یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں کسی کا کلام نہیں"

ایک شخص کو ہدایت کرتے ہوئے امام احمدؒ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُقَلِّدْ نِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا الْاَوْزَاعِیْ وَلَا النَّخْعِی وَ لَا غَیْرِھِمْ وَ خُذ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُو مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

"کہ نہ میری تقلید کرو' نہ مالکؒ' اوزاعیؒ اور نخعیؒ کی اور نہ ان کے سوا اور کی۔ کتاب و سنت سے احکام لو جہاں سے انہوں نے لیے ہیں۔"

(الیواقیت والجواہر ۲/۹۶)

سید عبد القادر جیلانیؒ ❋ سید عبد القادر جیلانیؒ نے تقلید کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اِجْعَلِ الْکِتَابَ وَ السُّنَّةَ اِمَامًا لَکَ وَ انْظُرْ فِیْھِمَا بِتَأَمُّلٍ وَ تَدَبُّرٍ وَ لَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَ الْقِیْلِ وَ الْھَوَسِ۔

"یعنی کتاب و سنت کو اپنا امام بنا اور انھیں میں تدبر و فکر کر' کسی کے قیل و قال اور ہوس پر فریفتہ نہ ہو۔"

خیر قرون ❋ یہ حقیقت ہے کہ تقلید ہی کی وجہ سے مقلد اپنے امام کی رائے بلا دلیل کو دین تصور کرتا ہے اور قرآن و حدیث جو اصل دین ہے اس کی پرواہ نہیں کرتا یہی اس بات کی گمراہی کا باعث ہے' اپنے اپنے زمانہ میں ائمہ ہدیٰ نے تقلید سے منع کیا ہے' اگر تقلید شخصی کوئی مستحسن امر ہوتا تو اس کا وجود خیر قرون میں ضرور پایا جاتا صحابہؓ مقلد ہوتے' تابعین اور تبع تابعین میں تقلید کا رواج ہوتا۔ تاریخ کی ورق گردانی کیجئے' خیر قرون میں ایک بھی ایسا بزرگ نہیں ہے جس نے کسی دوسرے امام یا بزرگ کی تقلید کی ہو۔ حضرت ابو بکرؓ کی تقلید کر کے کوئی صدیقی بنا ہو یا حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت علیؓ کی تقلید کر کے کسی نے اپنے آپ کو فاروقی' عثمانی' علوی کہلایا ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ❋ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے جب یہ پوچھا گیا کہ تم علوی ہو یا عثمانی ہو' تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نہ علوی ہوں نہ عثمانی:

بَلْ اَنَا عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

"بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع صحابہ ❋ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں ہے۔

اَجْمَعَ الصَّحَابَۃُ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَفْتٰی اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ اَمِیْرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَہٗ اَنْ یَسْتَفْتِیَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَمُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ وَ غَیْرَ ھُمَا یَعْمَلُ بِقَوْلِھِمْ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ.

''یعنی صحابہ کا اس بارے میں اجماع ہے کہ جو شخص حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مسئلہ پوچھے وہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی مسئلہ دریافت کرے اور ان کے قول پر عمل کرے اس کو غیر مناسب نہ سمجھے۔''

ابن ہمامؒ نے آخر میں لکھا ہے:

یَسْتَفْتُوْنَ مَرَّۃً وَاحِدًا وَ مَرَّۃً غَیْرَہٗ غَیْرَ مُلْتَزِمِیْنَ مُفْتِیًا وَاحِدًا.

''یعنی وہ کبھی کسی مفتی سے مسئلہ پوچھتے کبھی کسی سے ایک مفتی کا التزام نہ تھا۔''

مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ تقلید شخصی کا وجود خیر قرون میں نہیں تھا بلکہ تقلید خیر قرون کے بعد کی پیداوار ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ❋ انہوں نے تقلید کی تاریخ بیان کرتے ہوئے حجۃ اللہ میں لکھا ہے۔

اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِأَیَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ وَّاحِدٍ.

''یعنی خبر دار رہیے کہ لوگ چوتھی صدی ہجری سے پہلے کسی ایک مذہب کے پابند نہ تھے۔''

تقلید شخصی کے ناجائز ہونے کے لیے یہ بھی کافی دلیل ہے کہ اس کا وجود خیر قرون میں نہیں تھا۔

اتباع اور تقلید میں فرق ❋ تقلید شرعی اصطلاح میں یہ ہے کہ دلیل معلوم کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر غیر کی بات پر عمل کرنا' قرآن و سنت اور اجماع پر عمل کرنے کا نام اتباع ہے' اس لیے کہ اس کے ساتھ دلیل موجود ہے۔

تقلید کی اقسام ٭ بے علمی کی حالت میں جو تقلید ہوتی ہے' اس کی چار قسمیں ہیں:

قسم اوّل: واجب ہے اور وہ مطلق تقلید ہے یعنی مجتہدان امت میں سے کسی ایک غیر معین مجتہد کی تقلید کرنا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر وہ قول سنت کے موافق ہے تو عمل کرے جب اس کو معلوم ہو جائے کہ مجتہد کا یہ قول خلافِ سنت ہے تو اس کو چھوڑ دے۔

قسم دوم: تقلید مباح ہے وہ معین مذہب کی تقلید ہے' بشرطیکہ مقلد اس تقلید کو امر شرعی نہ سمجھے بلکہ دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ پر عمل کرنے کے لیے آمادہ ہو اور اس سے انکار نہ کرے اور کسی عمل کرنے والے کو برا نہ جانے۔

قسم سوم: وہ تقلید ہے جو حرام اور بدعت ہے' وہ یہ ہے کہ تقلید معین کو واجب جاننا اور تقلید کی یہ قسم دوسری قسم کی تقلید کی ضد ہے۔

قسم چہارم: وہ تقلید ہے' جو شرک ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لاعلمی میں ایک شخص نے ایک مجتہد کا قول لیا پھر اس کو صحیح حدیث غیر منسوخ معلوم ہوئی۔ مگر اس نے مجتہد کے قول کے مقابلہ میں صحیح حدیث کو چھوڑ دیا یا حدیث میں تحریف کر کے اس کو مجتہد کے قول کے مطابق کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع اور تقلید

اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت قرآن و حدیث کی ہدایت کے مطابق کرنا اسی طرح آثار صحیحہ کی روشنی میں صحابہؓ کی پیروی کرنا یہ اتباع ہے تقلید نہیں ہے' اس لیے کہ دلائل کے ساتھ پیروی کرنا یہ اتباع ہے اور بغیر دلیل معلوم کئے کسی امتی کے قول کو حجت جاننا یہ تقلید ہے۔

نادان دوست ❋ بعض نادان دوست کہتے ہیں کہ بخاری یا مسلم کی احادیث پر عمل کرنا یہ بھی بخاری اور مسلم کی تقلید ہے' ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ائمہ حدیث تو احادیث کے ناقل ہیں' ان کی روایت کو قبول کرنا یہ تقلید میں داخل نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

مقلدین کیلئے لمحہ فکریہ

۱- یہ واقع ہے کہ امت محمدیہ میں سب سے زیادہ افضل حضرت ابو بکر صدیق ؓ ہیں تقلید کے لیے ان کا انتخاب کیوں نہ کیا گیا' امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کیوں کی جاتی ہے جبکہ ان کے تابعیؒ ہونے میں ائمہ رجال کا اختلاف ہے' صحابہؓ سے ان کا درجہ بھی کم ہے۔

۲- اگر یہ کہا جائے کہ جو بزرگ دین کا پورا علم رکھتا ہو' وہ تقلید کا حق دار ہے۔ یہ معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بعض مسائل کا علم نہیں ہوا۔ اگر تقلید نہ کرنے کی یہ وجہ ہے تو بے شمار ایسے مسائل ہیں جن سے امام ابو حنیفہؒ بے خبر رہے اور وہ معصوم بھی نہیں کہ ان سے خطا اور نسیان نہ ہوتی ہو' تو پھر ان مسائل میں اس دوسرے امام کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی جو ان مسائل کا علم رکھتا ہے۔

۳- جب صحابہ تمام امت سے افضل ہیں' ان کو نظر انداز کر کے امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرنے کا معنی یہ ہے کہ غیر افضل کا قول افضل کے قول سے راجح ہے یہ اندھی تقلید کا نتیجہ ہے۔

۴- وہ کون سا امام ہے جس نے یہ نہیں کہا کہ ہماری تقلید نہ کرو' اس کے باوجود مقلدین کا تقلید کرنا سراسر ائمہ کی بے ادبی اور نافرمانی ہے۔

۵- امام کے مذہب کی بنیاد اتباع دلیل ہے' مقلد بغیر دلیل معلوم کئے امام کی تقلید کرتا ہے اس عمل سے مقلد کا وہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے امام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب پر قائم ہے' اس لیے کہ اتباع دلیل اور تقلید آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

۶۔ مقلدین نے جس امام کی تقلید کی ہے' اس کے بارے میں حسب ذیل دو نظریوں میں سے ایک نظریہ ضرور ہے۔

امام معصوم ہے —— یا —— معصوم نہیں ہے۔

اگر یہ مانا جائے کہ امام معصوم ہے تو یہ رسالت میں شرک ہے۔ نبی معصوم ہوتا ہے امتی معصوم نہیں ہوتا۔

اگر امام معصوم نہیں ہے اور اس سے خطا و نسیان کا ہونا ممکن ہے اور اس کے پاس دین کا پورا علم بھی نہیں تو پھر صرف ایسے امام کی تقلید کرنے سے پورے دین پر کیسے عمل ہو سکتا ہے۔

۷۔ حسب ذیل امور میں سے امام کے بارے میں مقلدین کا ایک نظریہ ضرور ہے:

(ا) امام کے جملہ اقوال اللہ تعالیٰ کا دین ہیں۔

(ب) امام کے جملہ اقوال اللہ تعالیٰ کا دین نہیں ہیں۔

(ج) مقلد کا مقصد امام کی تقلید کرنا ہے۔ خواہ امام کا فتویٰ کتاب و سنت کے مطابق ہو یا مطابق نہ ہو۔

تبصرہ ✻ پہلی بات تو غلط ہے اس لیے کہ امام نہ رسولؐ ہوتا ہے اور نہ ہی معصوم کہ اس کے تمام اقوال اللہ تعالیٰ کا دین ہوں۔

دوسری بات بھی غلط ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ارشادات اور امام کے اقوال کو ایک دوسرے کے اقوال سے جدا مانا جائے' ایسا ماننے سے اور اس حالت میں امام کی تقلید کرنے سے اللہ اور رسول کا انکار لازم آتا ہے۔

تیسری بات سب سے زیادہ خطرناک ہے کہ حلت و حرمت کا بوجھ مقلدین کی گردن پر ہوگا یا پیشوا کی گردن پر۔

۸۔ صحابہؓ اور تابعین ہدایت پر تھے یا ہدایت پر نہیں تھے۔؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہدایت پر تھے اور یقیناً ہدایت پر تھے تو ان کے نزدیک کتاب و سنت کی اطاعت ہی دین تھا' ان کے دور میں تقلید کا نام و نشان نہ تھا' بلکہ وہ تقلید کو برا سمجھتے تھے۔ یہی حق کا راستہ ہے۔ اگر ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ ہدایت پر نہیں تھے تو اس سے بڑھ کر ضلالت کی کوئی بات نہیں' جبکہ رسول خدا ﷺ نے ان کے افضل اور ہدایت یافتہ ہونے کی تصدیق کی ہے۔

حقیقت ٭ یہ ہے کہ مقلد اللہ اور اس کے رسولؐ کا بھی نافرمان ہے' ائمہ دین کی راہ سے بھی بھٹکا ہوا ہے اور ان کا بے ادب ہے۔

اللہ کا نافرمان ٭ اللہ کا نافرمان اس طرح ہے' اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (نساء : ۵۹)

''اگر کسی معاملہ میں تنازع ہو جائے تو اس کے فیصلہ کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ کے پاس جاؤ۔''

مگر مقلد فیصلہ کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہیں آتا' ادھر آنے کی بجائے وہ اپنے امام کی طرف رجوع کرتا ہے جو صریحاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ.

''یعنی اختلاف کے وقت سنت رسولؐ اور سنت خلفاء راشدین کو اپنا ثالث بناؤ۔''

مگر مقلد کا عمل اس کے خلاف ہے وہ سنت رسولؐ اور سنت خلفاء راشدین کی بجائے اپنے امام کو ثالث بناتا ہے اور اس کی تقلید کرتا ہے۔

صحابہ کا نافرمان ٭ مقلد صحابہؓ کا نافرمان اس طرح ہے کہ صحابہ' تابعین' تبع تابعین کے بعد تقلید شخصی کا رواج ہوا ہے' صحابہ کرامؓ تقلید شخصی نہیں کرتے تھے۔ مقلد تقلید شخصی کرتا ہے لہٰذا وہ صحابہؓ کا نافرمان ہے۔

ائمہ امت کا نافرمان ٭ مقلد ائمہ دین اور علماء امت کا اس طرح نافرمان ہے کہ ائمہ دین تو اقوال سلف کو کتاب و سنت کے معیار پر جانچتے تھے' جو قول کتاب و سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ہوتا اسے لیتے اور جو مخالف ہوتا اس کو رد کر دیتے اور جس اجتہادی مسئلہ کے بارے میں موافق و مخالف ہونے کا علم نہ ہوتا' زیادہ سے زیادہ اس کو جواز کا درجہ دیتے' مگر مقلد تقلید کے نشہ سے سرشار ہو کر ایسے مسئلہ کو جواز کی بجائے واجب گردانتا ہے مقلد کا یہ طریقہ علماء سلف کے طریقہ کے سراسر خلاف ہے۔

۹۔ مقلد کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ جن مسائل میں امام کی تقلید کرتا ہے ان مسائل میں اس کا امام برحق ہے' اگر دلیل سے معلوم ہوا تو تقلید ختم' اس لئے کہ کسی امتی کے قول کو بغیر دلیل ماننے کا نام تقلید ہے اگر تقلید سے معلوم ہوا ہے تو کیا امام معصوم ہے یا غیر معصوم؟ اگر کہو کہ امام معصوم ہے تو یہ رسالت میں شرک ہے اس لئے کہ نبیؐ معصوم ہوتا ہے۔ امتی معصوم نہیں ہوتا اگر امام معصوم نہیں واقعۃً بھی امام معصوم نہیں' ان سے خطاء کا امکان ہے تو پھر ایسے امام کی تقلید کس طرح جائز ہے جو خطاو صواب ہر دو کا احتمال رکھتا ہے۔

سوال ☼ یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام ہر صورت میں اجر کا مستحق ہے' خطا کی صورت میں بھی وہ ایک اجر پاتا ہے۔

جواب ☼ اس سے تو انکار نہیں کہ اجتہاد کے وقت کسی غلطی کا مرتکب ہو جائے تو وہ اکہرا اجر اور صواب کی صورت میں دہرا اجر پاتا ہے مگر اس کا مقلد کو کچھ فائدہ نہیں بلکہ خطاء کی صورت میں تقید کرنے سے مقلد صواب کے بجائے سزا کا مستحق ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خطاء کو دین کا ایک حصہ سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔

۱۰۔ معین امام کے ماسوا دوسرے ائمہ بھی تقلید کے قابل ہیں یا وہی امام تقلید کے قابل ہے جس کی تقلید کی جاتی ہے' اگر دوسرے ائمہ بھی برحق اور تقلید کے قابل ہیں تو پھر یہ کہنا کس طرح صحیح ہے کہ ہمارا صرف فلاں امام ہے۔ اور اسی طرح ایک امام کو معین کر کے صرف اسی کے قول پر فتویٰ دینے کا کوئی جواز نہیں' ایسا کرنے اور کہنے سے مقلدین تقلید شخصی کا وہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ تمام ائمہ حق پر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱- فقہ حنفیہ میں بے شمار ایسے مسائل ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے تلامذہ امام ابو یوسفؒ' امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے مابین اختلاف ہے' واقعہ میں ایسا بھی ہے کہ اختلاف کے وقت مقلدین اپنے امام کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں اور تلامذہ کے اقوال پر عمل کرتے ہیں اور اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر ائمہ ثلاثہ امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ کے اقوال و آراء کی طرف توجہ بھی نہیں فرماتے حالانکہ درجہ اجتہاد میں ائمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہؒ سے کم نہیں ہیں' ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص بھائی کی سنتا اور مانتا ہے لیکن باپ اور چچا کی بات پر کان نہیں دھرتا۔ (تلخیص از فتح المبین مولانا بدیع الزماں مرحوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

سید الکونین، رحمۃ للعالمین، صلی اللہ علیہ وسلم

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ))

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم اسی سے پناہ مانگتے ہیں' اپنے نفس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور حمد و صلوۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر راستے سے بہتر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں اور دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقش آغاز

حق و باطل کا مقابلہ ہر دور میں ہوتا رہا

حق و باطل اور صدق و کذب کی کش مکش ابتداء ہی سے چلی آرہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کے ذریعہ جب قوم کو ہدایت کی تبلیغ کرایا کرتے تھے تو اس پیغمبر کے وصال کے بعد اس کے ماننے والے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جاتے اور راہ ہدایت سے ہٹ کر گمراہ ہو جایا کرتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کسی دوسرے پیغمبر کو مبعوث فرما کر ان کو ہدایت کی دعوت دیا کرتے تھے مگر اس پیغمبر کے وصال کے بعد بھی قوم فرقوں میں تقسیم ہو کر صحیح راستہ سے بھٹک جایا کرتی تھی' یہ سلسلہ حضرت خاتم النبیین تک چلتا رہا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو آخری پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ سابقہ سب پیغمبروں نے ایک ہی دین توحید کو انسانوں کے سامنے پیش کیا اور یہ وہی دین ہے جو آپ پر بھی نازل کیا جا رہا ہے' لیکن اس دین اسلام میں اختلاف اس لیے پیدا ہوا کہ سابقہ امتیں پیغمبروں کے مسلک کو ترک کر دیتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید الٰہی تمام انبیاء کا اصلی ورثہ ہے

چنانچہ سورہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے چودہ پیغمبروں کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت لوطؑ، حضرت نوحؑ، حضرت داودؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ذوالکفلؑ، حضرت یونسؑ، حضرت زکریا اور حضرت یحییٰؑ کا ذکر کر کے فرمایا:

﴿ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۝ ﴾ (انبیاء : ۹۲-۹۴)

''یعنی یہ سب پیغمبر تمہاری امت ہیں اور تم سب ایک امت ہو، اور میں تمہارا رب ہوں پھر تم میری غلامی کرو پھر ان سابقہ لوگوں نے اپنے دین کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔''

اسی طرح سورہ مومنون میں حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، اور حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

ہر فرقہ اپنے اپنے خیال میں فرحاں وشاداں ہے

﴿ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ﴾ (مومنون: ۵۲-۵۳)

''یعنی بے شک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم مجھ سے ڈرو، پھر ان سابقہ لوگوں نے اپنا دین اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور ہر فرقہ اس مسلک پر جو اس کے پاس ہے خوش ہو رہا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرمانوں سے ثابت ہوا کہ سب پیغمبر ایک ہی امت تھے اور انہوں نے ایک ہی دین پیش کیا تھا مگر ان کے ماننے والوں نے اس دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کچھ حصے لے لیے اور کچھ حصے ترک کر کے اپنی طرف سے نئی نئی باتیں دین میں داخل کر دیں اور دین کو مسخ کر دیا پھر جب حضور اکرم ﷺ کو اللہ نے آخری پیغمبر بنا کر بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا۔

دین اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا صریح گمراہی ہے

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾

(الروم: ۳۱ - ۳۲)

''یعنی نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے فرقے بن چکے ہیں ہر فرقہ اپنے مسلک پر خوش ہے۔''

اور اس کے بعد پیغمبر اسلام کو مخاطب کر کے یہاں تک فرمادیا:

قرآن وحدیث میں افتراق حرام ہے

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾

(الانعام: ۱۵۹)

''یعنی بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہے اور خود فرقوں میں تبدیل ہو گئے ہیں آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

ان دونوں فرمانوں میں امت کو یہ سبق دیا ہے کہ تفرقوں میں نہ پڑ جانا اور تفرقے اسی وقت پیدا ہوا کرتے ہیں جب پیغمبر کے دین میں دوسری باتیں ملائی جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کو پیغمبر کا دین بنا لیا جائے ورنہ دین واحد کے متبع صرف ایک ہی طبقہ ہوا کرتے ہیں۔

حق و صداقت صرف کتاب و سنت میں بند ہے

چونکہ اس امت میں مختلف فرقے پیدا ہونے والے تھے اور خدا کو اس کا علم تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مسلک صادق کی پہچان بتائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ مسلک حق صرف وہی ہے جو اللہ کے فرمان کے مطابق ہو' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ﴾ (آل عمران : ۹۵)

''یعنی آپ کہہ دیں کہ اللہ ہمیشہ سچی بات فرمایا کرتے ہیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ سچی بات صرف وہی ہو سکتی ہے جو خدا نے فرمائی ہو اس کے علاوہ انسانوں کی بعض باتیں غلط ہوا کرتی ہیں کیونکہ انسان خطاکار ہیں' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾ (سورة النسا : ۷۷)

''بات میں کون زیادہ سچا ہے اللہ سے۔''

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (سورة النسا : ۱۲۲)

''بات میں اللہ سے زیادہ سچا کون ہے۔''

ان ارشادات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ حق و صداقت صرف خدائی فرمانوں میں منحصر ہے خدا کے علاوہ کسی بھی انسان کی بات دلیل نہیں بن سکتی۔

زبان نبوت بھی صداقت کا منبع ہے

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی باتیں خود آ کر انسانوں کو نہیں پہنچائی تھیں۔ اس لئے اللہ نے اپنی سچی باتوں کی ترجمانی کے لیے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا اور سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں سالارِ انبیاء حضور اکرمؐ کو مبعوث فرما کر یہ اعلان فرمایا۔

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى﴾ (النجم: ۳ - ۴)

''وہ پیغمبر اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے' اس پیغمبر کی باتیں نہیں مگر وحی ہے جو اس کو کی جاتی ہے۔''

اس فرمان سے پیغمبر کے معصوم ہونے کو ثابت فرمایا کہ میرا پیغمبر معصوم ہے وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتا۔

چنانچہ پیغمبر کے معصوم ہونے کو اللہ نے بڑے زوردار الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

پیغمبرؐ کے معصوم ہونے کی خدائی دلیل

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ﴾ (الحاقة: ۴۴ - ۴۷)

''یعنی اگر بفرض محال وہ پیغمبر جھوٹی بات بنا کر ہم پر بعض باتوں کا الزام لگائے تو ہم اس کا داہنا ہاتھ ضرور پکڑ لیں گے پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیں پھر تم میں سے کوئی شخص بھی اس پیغمبر کا دفاع کرنے والا نہ ہوگا۔''

اس فرمان میں پیغمبر کی عصمت کو اس طرح بیان فرمایا کہ پیغمبر اللہ کی طرف کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر منسوب نہیں کر سکتا اور اگر بفرض محال ایسا کرے تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شہ رگ کاٹ دیں اور پھر تمام انسانوں میں سے کوئی اس کو بچانے والا بھی نہ ہوگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر پیغمبرؐ کوئی بات بھی اپنی طرف سے بنا کر خدا کی طرف منسوب کرے تو اللہ اپنے قانون کے تحت فوراً گرفت کر لے کیونکہ اللہ جس کو پیغمبری کا منصب عطا کیا کرتے ہیں اس کی عصمت کا تحفظ خود لیتے ہیں۔ ایسا ناممکن ہے کہ خدا کا پیغمبرؐ ہو اور پھر وہ اپنی باتیں خدا کی طرف منسوب کرے' اس لیے پیغمبرؐ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات خدا کی بات ہوتی ہے۔

حق وصداقت کا معیار قرآن وسنت ہے!

یہ بات ثابت ہوگئی کہ حق وصداقت صرف خدائی فرمانوں میں منحصر ہے' اور اس کا ترجمان صرف معصوم پیغمبرؐ ہی ہو سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں تو اب یہ بات یقینی طور پر واضح ہوگئی کہ دین کے معاملہ میں حق وصداقت کا معیار صرف قرآن ہے جو خدا کی کتاب ہے اور پھر سنت رسولؐ ہے جو قرآن کی تفسیر ہے کیونکہ پیغمبر اپنے قول اور عمل سے دنیائے انسانی کے سامنے قرآن کی تفسیر پیش کرتا رہا ہے' اس لیے سنت رسولؐ قرآن سے علیحدہ کوئی چیز نہیں بلکہ صرف تفسیر قرآن ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں دین کے اصول پیش کر کے فرمایا ہے۔

﴿فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ﴾ (المرسلت: ٥٠)

''قرآن کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔''

مطلب یہ کہ قرآن کریم کے بعد کوئی بات اس قابل نہیں کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کو مان کر انسان یہ دعویٰ کرے کہ مسلک صادق پر ہوں' کیونکہ مسلک صادق تو صرف قرآن کریم میں ہے' اور پیغمبرؐ خدا نے اس کی تفسیر اپنے قول اور فعل سے دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔

اور اسی لیے دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

﴿فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ﴾ (الطور: ٣٤)

''پھر ان منکروں کو چاہیے کہ قرآن جیسی ایک بات ہی بنا لائیں اگر یہ سچے ہیں۔''

مطلب یہ ہوا کہ قرآن کی ہر بات سچی ہے اور اس کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ اس کے مخالف اس جیسی ایک بات بھی پیش نہیں کر سکتے۔

چونکہ حدیث کا لفظ ان خدائی فرمانوں میں قرآن کے لیے پیش ہوا ہے' جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ النساء میں ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا﴾ ذکر ہے' اور سورۃ المرسلت میں ﴿بِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ﴾ ذکر ہے اور یہاں سورہ الطور میں ﴿فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖ﴾ ذکر ہے اس لیے سنت رسول اللہ کے لیے بھی یہی حدیث کا لفظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ عظامؒ نے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ سنت رسول اللہ ﷺ بھی قرآن ہی کی تفسیر ہے' کوئی مختلف چیز نہیں اور اس لیے جماعت اہلحدیث کا مطلب قرآن اور سنت رسولؐ پر چلنے والی جماعت ہے۔ لہٰذا مسلک صادق صرف اور صرف اہل حدیث کا مسلک ہے کیونکہ صداقت قرآن و سنت میں منحصر ہے۔

مختلف فرقوں کے بارے میں مدنی ارشاد

اور دوسرا کوئی فرقہ حق و صداقت کا دعویٰ نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے سب فرقے غیر معصوم انسانوں کے مقلد ہیں' جن کے مسلکوں میں حق و باطل اور صدق و کذب کی آمیزش ہے' خالص قرآن و سنت کسی کا مسلک نہیں' چنانچہ اسی قسم کے فرقوں کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

((عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَفْعَلُ ذَالِكَ وَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِفْتَرَقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھِیَ ، قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ))

''عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت پر ایسا حال ضرور آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آچکا ہے' یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا ہو تو میری امت میں سے بھی ضرور ایسا شخص ہو گا' جو یہ حرکت کرے گا' اور بنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہ بنی اسرائیل بہتر۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور میری امت تہتر۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی اور یہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے مگر صرف ایک ہی فرقہ جنتی ہو گا صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبرؐ وہ کون سے لوگ ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے' اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس مسلک پر ہوں گے جو میرا اور میرے صحابہؓ کا ہے۔"

(رواہ الترمذی' ابوداؤد' احمد' مشکوٰۃ جلد ج ا ص ۳۰)

اس ارشاد میں حضور اکرم ﷺ نے اس امت کے اختلافات کی خبر بھی دی کہ بنی اسرائیل سے بھی زیادہ فرقے اس امت میں پیدا ہوں گے۔

کیونکہ دین حق میں انسانی خواہشات کی آمیزش ہو جائے تو پھر فرقوں کا پیدا ہونا لازمی ہے' جیسے سابقہ امتوں میں ہوتا رہا ہے۔ اور مسلک صادق بھی صحابہؓ کے جواب میں بنا دیا کہ وہی جماعت حق پر ہو گی جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پر چل رہی ہو گی' اور یہ مسلک قرآن و سنت کی تابعداری ہے' اور یہی مسلک جماعت اہل حدیث کا ہے۔ کہ صرف قرآن و سنت کی پیروی کی جائے کسی دوسرے امام یا عالم یا بزرگ کی نہیں اور یہ کتاب اسی غرض سے تصنیف کی گئی ہے تاکہ عام مسلمانوں کو حق و باطل میں امتیاز کرنا آسان ہو جائے اور وہ باقی سب مسلکوں کو چھوڑ کر صرف کتاب ھدیٰ اور سنت محبوبؐ خدا کی پیروی کر کے سعادت حاصل کریں اور آخرت میں سرخ رو ہوں اللہ سبحانہ ہم سب کو ہدایت کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

الداعی الی الخیر

عبدالرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت کے مجموعہ کا نام ہی اسلام ہے

سرورِ کائنات‘ فخرِ موجودات‘ سید ولد آدم‘ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ دو چیزیں انسان کو راہ ہدایت سے کبھی برگشتہ نہ ہونے دیں گی ایک کتاب اللہ‘ دوسرے سنت رسولؐ اس مختصر سے ارشاد میں دراصل سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے‘ اور امت مسلمہ کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ اسلام قرآن و سنت کے مجموعے کا نام ہے‘ اگر ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر دیا گیا‘ تو ضلالت اور گمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیرے تم سے صراط مستقیم کو اوجھل کر دیں گے‘ اور تم چاہ ضلالت میں گر کر اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ و برباد کر لو گے۔

افسوس اس قدر واضح اور روشن ہدایت کے باوجود بعض لوگ سنت رسولؐ سے اعراض کر کے ائمہ کی تقلید کو اسلام سمجھ بیٹھے ہیں اور بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ کیا ائمہ ان احادیث سے باخبر نہ تھے‘ جب انھوں نے اس احادیث پر عمل نہیں کیا تو ہم کیوں کریں‘ ایسا کہنا دراصل سنت نبوی سے روگردانی کرنا ہے اور سنت نبویؐ سے روگردانی کرنے والا کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھے گا‘ قیامت کے روز خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف بطور گواہ پیش ہوں گے اور اس پر اتمام حجت کرتے ہوئے اس سے دریافت فرمائیں گے کیا قرآن کریم میں مجھے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا تھا یا کسی اور کو کیا میں نے واضح ہدایت نہیں دی تھی کہ قرآن و سنت دونوں چیزیں تمہیں گمراہی سے بچائیں گی تم بتاؤ تم نے اس حکم کی موجودگی میں میری سنت سے کیوں منہ موڑا اس وقت تارک سنت حسرت و ندامت کے سمندر میں ڈوب جائے گا‘ مگر اس وقت کی ندامت کسی کام نہ آئے گی‘

آج کل بعض لوگ سنتِ نبویؐ سے اعراض کے جواز میں یہ بات بھی پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ سارا مجموعہ احادیث ظنیات پر مشتمل ہے' ہمیں یقینی اور قطعی طور پر تو اس بات کا علم نہیں ہو سکتا کہ فلاں بات حضور علیہ السلام نے فرمائی ہے' یا فلاں کام آپؐ نے کیا ہے' قطعی اور یقینی کلام تو قرآن کریم ہے۔ جس کی حفاظت کا اس نے وعدہ بھی کیا ہے۔ اور یہ ایک واقعاتی حقیقت بھی ہے کہ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا لہٰذا ہمارے لئے وہی کافی ہے اور ذخیرہ احادیث جو ظنیات پر مشتمل ہے اسکی ہمیں کوئی ضرورت نہیں' مگر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال قلت تدبر کے سبب سے ہے' قرآن کریم اور سنت نبویؐ دونوں پہلو بہ پہلو چلتے ہیں' مثلاً خدا تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ نماز پڑھو' آپؐ نے اسی وقت لوگوں کے سامنے نماز پڑھ کر دکھا دی' پس قرآن و سنت میں کوئی بعد نہیں پایا جاتا' احادیث کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مدت دراز کے بعد جمع ہوئی ہیں' اس لئے ناقابل اعتبار ہیں یہ بات بھی حقیقت کے برخلاف ہے خود رسول کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابہ احادیث کی کتابت کا کام خود کرتے تھے' جس کی تفاصیل کتب حدیث میں موجود ہیں لہٰذا یہ کہنا کہ احادیث زمانہ دراز کے بعد جمع ہوئی ہیں' ایک ناپائیدار اور ناقابل اعتبار بات ہے۔

دین مکمل ضابطہ حیات ہے

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا' یہ لوگوں کے لیے ہدایت کا موجب ہے اور روشنی ہے' اس میں ہدایت کے اور اسلام اور کفر میں امتیاز کرنے والے دلائل موجود ہیں' یہ کتب الٰہی بتدریج آہستہ آہستہ نازل ہوتی رہی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ اپنے دین کی تکمیل کر دی اور فرمایا۔

﴿الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ : ۳)

''یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس سے چمٹے رہنے کا حکم فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:۱۰۳)

"تم اللہ کے دین کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھام لو اور ٹولی ٹولی مت ہو جاؤ۔"

نیز اپنی اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کا ہر اس کام میں حکم دیا جو اپنی طرف سے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا' چنانچہ فرمایا:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (المائدہ : ۹۲)

"اور اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النور : ٥٤)

"اگر تم اس (رسول اکرم ﷺ) کی پیروی کرو گے تو ہدایت یافتہ ہو گے رسول خدا ﷺ کے ذمہ تو صرف احکام الٰہی لوگوں تک پہونچانا ہے۔"

ایک اور موقع پر فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾ (النساء : ۸۰)

"جو شخص رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے' وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' اور جو شخص آنحضرت ﷺ کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے (تو کوئی بڑی بات نہیں) ہم نے آپ (ﷺ) کو ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا۔

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (النساء : ١١٤)

"اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی (مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کرتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور ذلیل ورسوا کرنے والے عذاب میں مبتلا ہوگا۔"

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے 'جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کی پیروی کریں' آپؐ کی منہیات سے باز رہیں 'اور آپؐ کے اقوال وافعال کی پوری پوری پیروی کریں۔

رسولؐ اللہ کے تمام اقوال اور احوال وحی کے تحت تھے

کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے تمام اقوال وافعال الٰہی کے ماتحت سرزد ہوتے ہیں' جیسے فرمان ایزدی ہے۔

﴿وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحیٌ یُوحی﴾ (النجم : ۳-۴)

"یعنی حضور اکرم ﷺ کا کلام اور گفتگو ہمیشہ وحی الٰہی کے مطابق ہوتی تھی۔"

اسلامی شریعت میں نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال اور اوامر نواہی کو اصول ثانی کی حیثیت حاصل ہے 'کیونکہ پہلا بنیادی اصول کتاب الٰہی ہے جو آنحضرت ﷺ پر تدریج کلمہ کلمہ اور آیت آیت کی شکل میں نازل ہوئی اس لئے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اسلام ان دو اصولوں پر قائم ہے جب تک ان دونوں پر ایمان نہ لایا جائے اور تمام حالات اعمال اور اعتقادات میں ان کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے اس وقت تک کسی کا ایمان درست نہیں ہوگا۔

مسلمانوں نے اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو قرآن پاک کی کسی آیت یا کلمہ قرآن کا انکار کرتا ہے یا ایسی سنت کا انکار کرتا ہے جو پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہو' جیسے کوئی شخص سفر کے ماسوا عصر کی چار رکعت سنت کا انکار کرتا ہے اور جیسے کوئی عصر کی نماز میں قرات بالجہر پر یقین رکھتا ہے حالانکہ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ عصر کی نماز میں چار رکعت سنت ہیں اور اس کی فرض نماز میں قرأت سری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین نمونہ پیغمبر اعظمؐ کی زندگی ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

"یعنی خدا کے رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔"

اس لیے کہ ارشاد میں اسوۃ مبتدا مؤخر ہے اور فی رسول اللہ اس کی خبر مقدم ہے اور جب کوئی مؤخر جملہ عربی میں مقدم کیا جائے تو وہاں حصر اور تخصیص مراد ہوا کرتی ہے' لہٰذا مذکورہ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ صرف پیغمبرؐ کی زندگی میں ہی سیکھے جانے کے نمونے ہیں' کسی غیر کی زندگی میں نہیں ہو سکتے' اس ارشاد میں اس تخصیص سے یہ ظاہر ہوا کہ پیغمبرؐ کے سوا کسی کی زندگی مسلمانوں کے لیے واجب الاطاعت نہیں ہے اس لئے پیغمبر خدا کے سوا کوئی دوسرا شخص امام بھی نہیں ہو سکتا یہی مسلک اہل حدیث ہے کہ امام صرف پیغمبرؐ ہے' دوسرا کوئی نہیں۔

رسول اللہ کا نافرمان جنت سے محروم ہے

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيْلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى))

"یعنی میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر وہ جنہوں نے انکار کیا' عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ کون ہے انکار کرنے والا آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی بیشک اس نے انکار کیا۔"

مطلب یہ ہے کہ جو شخص سنت رسول سے منہ پھیر لے اسے پس پشت ڈال دے اور ادھر اُدھر بھٹکا پھرے اور غیروں کی باتیں سنے اور ان پر عمل کرے تو ایسا شخص پیغمبر خدا کا نافرمان ہے تو گویا اس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا لہٰذا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کی خوشبوؤں سے محروم رہے گا۔

اتباع سنت ہی عشق رسولؐ کا معیار ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا اے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ بات ہو سکے کہ صبح و شام کسی کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہ رکھے تو پھر ایسا کر پھر اس کے بعد فرمایا کہ اے میرے بیٹے۔

((ذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی)) (مشکوٰۃ جلد: ۲۰)

''یعنی یہ کام کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔''

ان دو ارشادات پر آپ غور کریں پہلے میں فرمایا تھا جس شخص نے میری اطاعت نہ کی اس نے میرا انکار کیا وہ بہشت میں نہ جائے گا' دوسرے ارشاد میں اس کی تفسیر فرمائی کہ میری اطاعت میری سنت کی اطاعت اور میری محبت میری سنت سے محبت ہے لہذا جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرنے والا ہو گا۔ اور میرے ساتھ بہشت میں جائے گا۔ (رواہ البخاری 'مشکوٰۃ جلد نمبر ا باب الاعتصام ص ۲۷)

فرمان نبوت کے مقابل کسی پیغمبر کی بھی نہیں چلتی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن عمر بن خطابؓ تورات کا ایک نسخہ لائے اور حضورؐ سے عرض کیا کہ یہ تورات کا نسخہ ہے حضورؐ خاموش ہو گئے پھر حضرت عمرؓ نے وہ نسخہ پڑھنا شروع کر دیا اور سر نیچے کر لیا تو حضور اکرمؐ کا چہرہ اقدس غضبناک ہو گیا حضرت ابوبکرؓ نے یہ دیکھا تو بلند آواز میں حضرت عمرؓ سے کہا اے عمرؓ تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تو رسول اللہؐ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہا ہے حضرت عمرؓ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دیکھا کہ آپؐ غضب ناک ہیں تو عرض کیا کہ:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰه و غضب رسُوْله رضينا باللّٰه ربًا و بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا))

''میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں۔''

کتاب و سنت ہی قیامت تک مشعل راہ ہے

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَ تَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)) (مشکوٰۃ جلد اول باب مذکور)

''یعنی قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اگر بفرض محال تمہارے لئے حضرت موسیٰؑ ظاہر ہو جاتے تو تم ان کی تابعداری کر لیتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو ضرور سیدھے راستے سے گمراہ ہو چکے ہوتے' اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری تابعداری کرتے اور میرے نقش قدم پر چلتے۔''

اس ارشاد پر آپ ذرا غور کریں کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی پیغمبر کی تابعداری کرنا بھی گمراہی ہے تو پھر غیر پیغمبر کی تقلید اور تابعداری کرنا کیسے گمراہی نہیں'

اپنی خواہش کو سنت رسولؐ کے تابع کرنا ایمان ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تضلوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كتاب اللّٰه و سُنَّة رَسُوْلِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّا))(مشکوٰۃ ج ۱ باب مذکورہ ص ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں تم ہر گز نہ گمراہ ہو گے جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی امام یا عالم یا بزرگ کی بات کو ماننا سیدھے راستہ سے گمراہ ہونا ہے اور یہ فتویٰ ہے پیغمبرؐ کا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((لا يُؤْمِنُ احدُكُمْ حتّى يَكُوْنَ هواهُ تبعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ رَوَاهُ مُحيِ السُّنة والنووى فى اربعينه))(مشکوٰۃ جلد اول باب مذکورہ ص ۳۰)

"تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس کی خواہش ان باتوں کے تابع نہ ہو جائے، جن کو میں لایا ہوں۔"

اس فرمان میں حضورؐ نے یہ بتایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی خواہش کو میری باتوں کے تابع نہ بنادے تو کیا اپنی خواہش کو کسی غیر معصوم انسان کے تابع کر کے کوئی شخص اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے ہرگز نہیں، لہٰذا اہل حدیث کی دعوت یہی ہے کہ اپنی سب خواہشات کو پیغمبرؐ کے فرمانوں کے تابع بنادو، کیونکہ یہ فرمان پیغمبرؐ کے اپنے نہیں ہیں، بلکہ خدا کے فرمان ہیں، اور یہی طریقہ ہے اپنے آپ کو مومن ثابت کرنے کا، ورنہ قیامت کے روز وہ لوگ جو اپنی خواہشات کو اپنا امام بنا لیتے ہیں اور پھر کسی معصوم انسانوں کی تقلید اور تابعداری شروع کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے ایماندار ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں تو ایسے لوگ اسوقت پچھتائیں گے مگر ان کا پچھتانا کوئی فائدہ نہ دے سکے گا، اس لیے سب مسلمانوں سے گذارش ہے کہ وہ مذکورہ بالا خدائی فرمانوں اور پیغمبرؐ کی حدیثوں پر بار بار غور کریں اور اپنے ایمان کو بچائیں اندھے تعصب میں آ کر اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات صرف اس جماعت کی ہوگی جو سنت پر چل رہی ہے

ارشاد خداوندی ٭ پیغمبر کی راہ کے خلاف چلنے والے جہنمی ہیں۔

٭وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ۝

(النساء : ۱۱۵)

''یعنی جو شخص پیغمبرؐ کے خلاف دوسرے راستے پر چلے اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہے اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی دوسری راہ پر چلنا شروع کر دے تو ہم بھی اس کو اسی گمراہی سے ملا دیں گے جس سے وہ مل رہا ہے' اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور یہ برا ٹھکانا ہے۔''

اس فرمان میں دو لفظوں کا سمجھنا ضروری ہے اول یُشاقق جس کا مادہ شقّق ہے اور اس کا معنی ایک چیز کو درمیان سے چیر کر دو حصے بنانا ہے' جیسے قلم کا شق تو یشاقق کا مطلب یہ ہوا کہ رسولؐ والے راستے کو چھوڑ کر اس کے بالمقابل دوسرے راستے پر چلے جیسے قلم کے شق کے دو حصے ہوتے ہیں' اس طرح یہ دو راستے ہوں گے ایک پیغمبرؐ کا اور دوسرا گمراہ شخص کا اور دوسرا لفظ ہے غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ تو اس میں مومنوں کی راہ سے مراد پیغمبرؐ کی راہ ہے اور اس کا غیر گمراہی کی راہ ہے اب ساری آیت کا مطلب یہ ہوا کہ رسولؐ اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر جس پر مومن چل رہے ہیں کسی دوسری راہ پر جو شخص چلے گا یا جو جماعت چلے گی وہ جہنمی ہے۔

ناجی فرقہ صرف جماعت اہلحدیث ہے

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ كَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً فَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلاثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ))

(رواہ الترمذی واحمد و ابو داؤد و مشکوٰۃ باب مذکورہ ص ۳۰)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر ایسا حال ضرور آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آچکا ہے یہ ایسے ہو گا جیسے ایک چپل دوسری چپل سے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص گزرا ہو گا جس نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا ہو گا تو میری امت میں بھی ایسا شخص پیدا ہو جائے گا جو یہ کام کرے گا اور بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے تو میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی' اور یہ سب جہنم میں جائیں گے مگر صرف ایک جماعت بہشتی ہو گی صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ بہشتی جماعت والے کون ہوں گے اے اللہ کے پیغمبرؐ تو حضور اکرم نے جواب دیا کہ وہ لوگ ہوں گے جو اس طریقہ پر چلیں گے' جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔"

اس ارشاد میں بہتر یا تہتر کا ذکر کثرت کے لیے ہے یعنی میری امت میں بنی اسرائیل سے بھی زیادہ فرقے ہوں گے اور یہ سب جہنمی ہوں گے صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا' اور وہ فرقہ وہ ہو گا جو اس طریق پر چل رہا ہو گا جس پر میں اور میرے صحابہؓ چل رہے ہیں آپ پیغمبرؐ کے اس فتویٰ پر غور فرمائیں کہ پیغمبرؐ نے امت کے سب فرقوں کو جہنمی قرار دیا ہے اور صرف اس فرقہ کو بہشتی قرار دیا ہے جو پیغمبرؐ کی اس سنت پر چل رہا ہے جس پر صحابہؓ چل رہے تھے تو یہی مسلک ہے اہلحدیث کا' اس پر حنفی بھائی غور کریں۔

سنت کا تارک اسلام کا دشمن ہے

جو شخص رسول اکرم ﷺ کی کسی سنت کو خواہ قول ہو یا فعل جو قطعی الثبوت ہو ترک کرتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ سنتوں کی حیثیت اسلام کے ثابت اور متحقق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لئے اصول ثانی کی نہیں اور اس کو ترک کرنا جائز تصور کرتا ہے تو ایسا شخص بالاجماع دین اسلام سے خارج ہے اور اللہ کا نافرمان ہے کیونکہ جہاں اس نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں اپنے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کو بھی لازم ٹھہرایا ہے۔

دین اسلام امت محمدیہؐ کیلئے انفرادی اور اجتماعی طور پر حق، ہدایت، علم، نور فضیلت اور کمالات لے کر آیا اور اللہ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو دین اسلام دے کر تمام روئے زمین کے لوگوں کے لیے جو قیامت تک آنے والے ہیں مبعوث فرمایا' ایسے نبی کے احکام اور اوامر ونواہی کی تعلیم میں حیلہ سازی کرنا واضح گمراہی اور صریح کفر ہے۔ اس لئے ان دونوں اصولوں کی ترغیب دلانا ضروری ہے تاکہ لوگوں کو ان کا علم ہو جائے اور اسلام میں انکا یہ عقیدہ ہو یہ دونوں (قرآن و سنت) اسلام کے بنیادی اصول ہیں اور ان میں کوتاہی برتنے والے کو ہر ممکن طریقہ سے انتباہ کیا جائے تاکہ حق اور دین اسلام کا قیام ہو اور کفر' گمراہی اور فساد کی جڑ کاٹی جائے اللہ ہی ان امور کی توفیق دینے والا ہے' اور راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے' اس عقیدہ کی نشر واشاعت تمام اسلامی ممالک میں ضروری ہے رہا ہدایت کا معاملہ تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

((وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ))

"اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف چلاتا ہے"

سنت رسولؐ کا دشمن گمراہ ہے

((لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ اَوْ كَفَرْتُمْ)) (مسلم)

"اگر تو نے اپنے پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ بلکہ کافر ہو جاؤ گے۔"

یہی فیصلہ ہے کتاب ہدیٰ کا
کہ دشمن نبیؐ کا ہے دشمن خدا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت رسولؐ اللہ کا نافرمان امت سے خارج ہے

سید الکونینؐ نے فرمایا میری سنت سے منہ پھیرنے والا اور اسلام میں نئی راہ نکالنے والا میری امت سے خارج ہے۔

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) (بخاری و مسلم شریف)

"جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ میری امت سے خارج ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصوم پیغمبر ﷺ کا راستہ ہی اصل صراط مستقیم ہے
اور
یہی مسلک اہلحدیث ہے!

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

خدا اور رسولؐ کی آواز کو سب آوازوں پر اہم اور مقدم سمجھو' ان کی پکار کو ہر دوسری پکار پر مقدم رکھو' ان کے ہر ارشاد کو بے چون و چرا واجب التعمیل سمجھو' صحابہ کرامؓ نے ایسی آیات پر عمل کیا نتیجہ کیا نکلا سب کے سامنے ہے' آخرت میں جو مقام ان کو ملے گا وہ بھی رب العلمین نے قرآن میں درج کر دیا ہے' اس مادی دنیا میں دین پر عمل کرنے پر انہیں کیا کچھ نہیں ملا حکومتیں ملیں' سلطنتیں ملیں' فتحمندیاں حاصل ہوئیں' شہرت ملی' اعزاز و اجلال سے بہرہ ور ہوئے غرض دین کے علاوہ دنیا بھی مل گئی اور اس طرح ملی جیسے بڑے بڑے طالب دنیا کو مل سکتی ہے۔

ان کے پاس کون سے کیمیا گری کا نسخہ اکسیر تھا وہ تھا تو صرف ایک ہی تھا کہ انہوں نے قولاً و فعلاً و عملاً اپنے آپ کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھال دیا تھا اور اسی پر عمل کرنے سے گئے گذرے دور میں ہم بھی ثریٰ سے ثریا تک پہونچ سکتے ہیں' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الاعراف ۳)

"یعنی اس (دین) کی تابعداری کرو جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اولیا کی تابعداری نہ کرو تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ نے سب مسلمانوں کو مخاطب کر کے صاف حکم دیا ہے کہ جو دین خدا کی طرف سے پیغمبر اسلام پر نازل کیا گیا ہے اُسی کی تابعداری کرو کیونکہ پیغمبر معصوم ہے اس کا طریقہ خدا کا بتایا ہوا طریقہ ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ فرمایا کہ پیغمبر اعظم کے راستہ کو چھوڑ کر دیگر راستوں کی اتباع نہ کرنا کیونکہ اولیاء غیر معصوم انسان ہیں ان کے طریقے خدا کے پسندیدہ طریقے نہیں ہو سکتے لہٰذا نتیجہ نکلا کہ خاتم الانبیاء کا اسوۂ حسنہ ہی اصل صراط مستقیم ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے جس میں پیغمبر اعظم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ لوگوں میں یہ عام اعلان فرما دیں۔

فرقوں سے بچنے کا واحد ذریعہ اتباع سرور عالم ہے

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (الانعام : ۱۵۴)

''یعنی بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اس کی تابعداری کرو اور تم دوسرے غلط راستوں کی پیروی نہ کرو' جو تمہیں اس سیدھے راستے سے الگ کر دیں گے' یہ ایسی بات ہے جس کی وصیت اللہ تم کو کرتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ صرف سرور کائنات پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے اور اس کے علاوہ جس قدر راستے ہیں وہ سب گمراہی کے راستے ہیں اور ان راستوں پر نہ چلنا' ورنہ تم پیغمبر کے راستہ سے ہٹ جاؤ گے اور اس بات کی اللہ تم کو اس لئے وصیت کرتا ہے تاکہ تم متقی انسان بن جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب شدید سے بچاؤ کا واحد ذریعہ اتباع رسولؐ ہے

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول مکرم پیغمبر اعظم ﷺ کی تابعداری کا عام قانون اس طرح بیان فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ دین کے بارے میں جو احکام دیں وہ بخوشی قبول کریں اور جن سے منع کر دیں، فوراً رک جائیں اور یہی صحیح امتی کی علامت ہے۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۷)

"تم کو رسولؐ جو دیں اس کو لے لو اور جس سے رسول تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں بھی یہی فرمایا کہ جو کچھ پیغمبر اعظمؐ دیں اس کو قبول کر لو اور جس بات سے پیغمبرؐ خدا روکیں اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ اس کا عذاب بہت سخت ہے،

تو ان سب آیات طیبات میں رب قدوس نے یہی فرمایا ہے کہ ہدایت صرف پیغمبرؐ کے طریقہ میں بند ہے، باقی سب طریقے گمراہی ہیں اور گمراہ کا اصل ٹھکانا جہنم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع رسولؐ کے فضائل و دلائل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ، قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ﴾ (آل عمران: ۳۱-۳۲)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ہمارے نبیؐ آپ سب لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ تم کو چاہے گا' اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا' وہ بخشنے والا مہربان ہے' لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو' اگر ان کی فرمانبرداری سے پھر جاؤ گے (تو کافر ہو جاؤ گے) اور کافروں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری تمام لوگوں پر فرض ہے اور آپ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبراداری ہے' آپ کی پیروی کرنے والے پر خدا بہت خوش ہوتا ہے' اور اپنا پیارا محبوب بنالیتا ہے' جیسا کہ آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ تم اگر خدا کو محبوب بنانا چاہتے ہو' تو اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنالے گا۔ اور اگر آپؐ کی اطاعت سے روگردانی کرو گے' تو اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو دوست نہیں بناتا' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں۔

ہماری نجات کس میں ہے

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾ (الحشر:۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہمارے رسول جو حکم تمہیں دیں' اس کو مان لو اور جس سے منع کریں' اس سے باز رہو۔"

وہ لوگ یہ بات اچھی طرح سمجھتے تھے کہ رہبر کائنات کی ذات مبارک ہی پیغام الٰہی کی زندہ تفسیر ہے اور آپ کا ہر عمل تمام مخلوق کے لیے روشنی کا مینار ہے اور یہی مسلک اہلحدیث ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا﴾ (النساء: ۱۵۰-۱۵۱)

"بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے حکموں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے اور وہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ چاہتے ہیں یہی لوگ پکے کافر ہیں۔"

ایک اور جگہ اور فرمایا:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور: ٦٣)

"جو لوگ اللہ کے رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہونچ جائے۔"

اس قسم کی بہت سی آیتیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ وہی کہتے اور کرتے تھے جو خدا کا حکم ہوتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم: ۳-٤)

"وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر ان کا ارشاد صرف وحی ہے جو ان پر اترتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

آیت کریمہ میں سید الکونین محمد رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی ہم سب مسلمانوں پر فرض ہے' بغیر محمد رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی کے نجات نہیں ہے' حدیثوں میں بھی اتباع سنت کی بڑی اہمیت ہے۔

اسلام کس میں ہے؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

((لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ)).

(رواہ فی شرح السنۃ)

"کہ تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔"

یعنی ہر کام میں سنت کی پیروی ضروری ہے اور اسی میں ہم سب مسلمانوں کا امتحان بھی ہے جو لوگ اس میں پورے اتریں گے وہی پورے مسلمان ہیں' اور جو لوگ اتباع سنت میں کچے ہوں گے' وہ کامل مسلمان نہیں ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ' وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾(البقرۃ:۱۴۳)

"جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں پر پھر جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے مگر جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا' اللہ تعالیٰ لوگوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔"

یعنی تحویل قبلہ مسلمانوں کے امتحان کے لئے ہے' یعنی پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنا پھر بیت اللہ کی طرف متوجہ کرنا اسی لئے ہے' تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی تابعداری نہیں کی اور نہ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی وہ سچے مسلمان نہیں ہیں سید العالمین سرور دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے بڑی سخت مصیبت آتی ہے۔ جیسا کہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے شکست ہو گئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرمایا:

'﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۵۲-۱۵۳)

"اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ تم اس کے حکم سے انہیں اپنے ہاتھوں سے کاٹنے لگے' یہاں تک کہ تم بزدل ہو گئے اور کام میں جھگڑنے لگے' اور نافرمانی کرنے لگے اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا' پھر تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگذر فرمایا' ایمان والوں پر اللہ بڑے فضل والا ہے' جب کہ تم چڑھے چلے جا رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ تک نہ کرتے تھے اور اللہ کے رسولؐ تمہیں تمہارے پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے چنانچہ تمہیں غم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم پہنچا تاکہ تم نہ فوت شدہ چیز پر غمگین ہو اور نہ ملی ہوئی چیز پر اداس ہو' اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔"

اس آیت کریمہ میں جنگ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی کا وعدہ کیا تھا جو پورا کر کے دکھایا' لیکن بعض لوگوں نے رسولؐ کی نافرمانی کی کہ آپؐ نے مورچہ والوں سے کہا تھا کہ تم لوگ یہیں پر جمے رہنا' خواہ ہماری فتح ہو یا نہ ہو' لیکن فتح ہونے کے بعد مورچہ والوں نے مورچہ چھوڑ دیا' اور مال غنیمت کے لینے میں مشغول ہو گئے' مخالفین نے دوبارہ حملہ کیا' جس سے مسلمانوں کی فتح مندی کے بعد شکست ہو گئی' یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے ہوا۔

اسلام میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کی شان اور مقام کیا ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(النساء: ١١٥)

"جو شخص راہ ہدایت کی وضاحت ہو جانے کے باوجود بھی رسول کی خلاف ورزی کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔"

مقام غور ہے کہ جو غیر شرعی طریق پر چلے' شرع ایک طرف ہو اور اس کی راہ ایک طرف ہو' فرمان رسول کچھ ہو' اور اس کا منتہائے نظر کچھ اور ہو' حالانکہ حق ظاہر ہو چکا ہو تو پھر بھی جو شخص رسولؐ کی مخالفت کر کے مسلمانوں کی راہ سے ہٹ جائے' تو ہم بھی اسی ٹیڑھی اور بری راہ پر اسے چلا دیتے ہیں اور پھر وہی بری راہ اسے اچھی معلوم ہونے لگتی ہے' یہاں تک کہ جہنم میں جا پہونچتا ہے' ایسے لوگ قیامت کے دن بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھتائیں گے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا﴾ (الفرقان:۲۷-۲۹)

''اس دن ظالم لوگ اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہیں گے کہ کاش میں رسول کے ساتھ (دین کی) راہ پر لگ گیا ہوتا ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا' اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی' شیطان تو انسان کو وقت پر دھوکہ دینے والا ہے۔''

یعنی قیامت کے روز رسولؐ کا نافرمان افسوس سے کہے گا کہ کاش میں رسول اللہ کے راستے پر چلتا اور فلاں فلاں کو دوست نہ بناتا' مجھے گمراہ کر دیا' لیکن اس وقت کے افسوس کرنے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا' جہنمی جہنم میں چلے جانے کے بعد بھی یہی آرزو کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا﴾

(الاحزاب:۶۶-۶۸)

''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی بات مانی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا' پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔''

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں ہیں' جن میں رسول اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت سزا کی دھمکی دی گئی ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو سید الکونین سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ آنحضرت ؐ کے طریقے پر ہو' مولا کریم آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرما۔ آمین ثم آمین۔

اتباع نبیؐ کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ٭ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَ کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ٭﴾ (آل عمران: ۱۰۲-۱۰۳)

"اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ہی ڈرو جتنا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا' اور اللہ کی رسی کو سب مل کر تھام لو' اور پھوٹ نہ ڈالو اور خدا کی اس وقت کی نعمت کو یاد رکھو' جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے' اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال کر اپنی مہربانی سے تمہیں بھائی بھائی بنادیا اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہونچ چکے تھے اس نے تمہیں بچالیا' اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم سیدھے راستہ پر چلو۔"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً وَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ٭ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَظْتَ مَوْعِظَۃَ مُوَدِّعٍ فَاعْھَدْ اِلَیْنَا بِعَھْدٍ فَقَالَ عَلَیْکُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَ سَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِیْ اِخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (ابن ماجه)

"رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ وعظ فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے' تو ایسا فصیح بلیغ وعظ فرمایا کہ جس سے لوگوں کے دل لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ یہ رخصت کرنے والے کی سی نصیحت ہے کہ کوئی بات نہیں چھوڑتا' مگر سب بیان کر دیتا ہے اسی طرح آپ نے بھی ساری باتیں نصیحت کی فرمادی ہیں' تو آپ ہم کو کوئی نصیحت فرمایئے جو امانت رکھنے کے قابل ہو اور اس پر نہایت احتیاط سے عمل کیا جائے' آپؐ نے فرمایا' ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو' اور اپنے امیر و خلیفہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو اور عنقریب میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے (اس اختلاف سے بچنے کے لئے) میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رہنا اور اس کو دانت سے مضبوط تھامے رہنا' اور نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء: ۵۹)

"اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لے جاؤ۔ (یعنی اللہ اور رسول کی طرف فیصلہ لوٹاؤ)"

یہ حکم صحابہ کرامؓ اور عام مسلمانوں کو ہے' صحابہ کرامؓ اختلاف کے وقت کتاب و سنت کی طرف رجوع کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾ (النساء ۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور تم میں سے اختیار والوں کی (فرمانبرداری کرو) پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو' اگر تمہیں خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے' یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام بہت اچھا ہے۔''

آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اطاعت کے معنی فرمانبرداری اور حکم بجا آوری کے ہیں یعنی ہر کام میں اور ہر معاملہ میں خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشاد کے مطابق عمل کرنا چاہیے خواہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا معاملہ ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری پر قرآن مجید میں بہت زور دیا گیا ہے اور جگہ جگہ اطیعو اللّٰہ و اطیعو ا الرسول کی تاکیدی حکم آیا ہے' چند آیتوں کو پڑھئے' سنئے اور سمجھئے تاکہ اطاعت کا مفہوم کما حقہ سمجھ میں آ جائے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

''اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾ (نساء: ٦٩)

"اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔"

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (نساء: ٨٠)

جو شخص اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (النور: ٥٢)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے تو یہی لوگ بامراد ہیں۔"

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النور: ٥٦)

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: ٣٦)

"اور نہ یہ کسی مومن مرد اور نہ کسی مومنہ عورت کی شایان شان ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس معاملہ میں اپنا اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی گمراہی میں گمراہ ہو گیا۔"

باری تعالیٰ نے ان آیتوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کی سخت طور پر تاکید فرمائی ہے اور رسول کی اطاعت اصل میں خداوند کریم ہی کی اطاعت ہے اور بہت سی حدیثیں اس اطاعت کی اہمیت میں آئی ہیں چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((جاءت ملٰئکۃ الی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقالوا انّ لصاحبکم ھٰذا مثلاً فاضربوا لہ مثلاً قال بعضھم انّہ نائم و قال بعضھم انّ العین نائمۃ و القلب یقظان فقال مثلہ کمثل رجلٍ بنی دارا و جعل مأدبۃ و بعث داعیا فمن اجاب الدّاعی دخل الدّار و اکل من المأدبۃ ومن لم یجب الدّاعی لم یدخل الدّار ولم یأکل من المأدبۃ فقالوا اوّلوھا لہ یفقھھا قال بعضھم انّہ نائم و قال بعضھم انّ العین نائمۃ و القلب یقظان فقالوا الدّار الجنّۃ و الدّاعی محمّد فمن اطاع محمّدا فقد اطاع اللّٰہ و من عصی محمّدا فقد عصی اللّٰہ و محمّد فرق بین النّاس)). (رواہ البخاری)

"رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جب کہ آپؐ سو رہے تھے ان فرشتوں نے آپس میں کہا کہ تمہارے ان صاحب (محمد ﷺ) کی ایک مثال ہے اس مثال کو بیان کرو ان میں سے بعض فرشتوں نے کہا آپؐ سو رہے ہیں' ان میں سے بعض فرشتوں نے اس کا جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے' دل جاگتا ہے (پھر وہ مثال بیان کرنے لگے) ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی شخص نے مکان تیار کیا اور لوگوں کو کھانا کھلانے کے لئے دستر خوان چنا اور لوگوں کو دعوت دینے کے لئے ایک شخص کو بھیجا تو جس نے اس بلانے والے کی دعوت منظور کر لی اور اس کے ساتھ چلا آیا' تو اس کے ساتھ اس مکان میں داخل ہو جائے گا اور چنے ہوئے دستر خوان سے کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس دعوت دینے والے کی بات نہ مانی اور دعوت نہ قبول کیا تو وہ نہ مکان ہی میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ دعوت کا کھانا ہی کھا سکتا ہے ان فرشتوں نے کہا کہ اس مثال کی تشریح کر دو تاکہ آپ سمجھ لیں' اس پر بعض نے کہا آپ سو رہے ہیں (کیا سمجھیں گے) دوسرے نے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا آپؐ کی آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے' پھر وہ کہنے لگے وہ مکان تو جنت ہے اور اس کا بلانے والا اللہ تعالیٰ ہے اس نے لوگوں کو دعوت دینے کے لئے محمد ﷺ کو بھیجا تو جس نے آپؐ کی اطاعت کر لی' اس نے اللہ کی اطاعت کر لی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرنی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ لوگوں میں فرق کرنے والے اور تمیز کرنے والے ہیں۔"

یعنی کافر اور مومن میں یہی تمیز ہے کہ جو اللہ کے رسول کی تابعداری کرے گا' وہ مومن ہو گا اور جو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ کافر ہو گا' آفتاب رسالت ﷺ کا نافرمان جہنم میں داخل ہو گا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ ابى قال من اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبٰى)) (بخاری)

"میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہو گا مگر جس نے میرا انکار کیا (وہ داخل نہیں ہو گا) آپ سے دریافت کیا گیا' وہ کون شخص ہے جس نے آپ کا انکار کیا' آپؐ نے فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسولؐ کی پیروی عین فرض ہے اور نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ جہنم میں داخل ہو گا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَ مثل ما بعثني اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فقالَ يا قَوْمِ انِّي رَأيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فالنَّجَاءَ النَّجاءَ فاطاعه طائفة مِّنْ قومه فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَ كَذَّبَتْ طَائفة مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فذالك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَ کَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ))۔ (متفق علیہ)

"انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور اس دین کی مثال جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر دنیا میں بھیجا ہے' اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے۔ (وہ دشمن بہت جلد حملہ آور ہونے والا ہے۔) میں تم کو اس دشمن سے ہوشیار کرتا ہوں اور خیر خواہی کے لئے تمہیں ڈراتا ہوں لہٰذا اس دشمن کے آنے سے پہلے اپنی نجات کا سامان کر لو اور بچنے کی کوئی صورت نکال لو' اس کی ان باتوں کو سن کر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کا کہنا مان لیا اور راتوں رات آہستہ آہستہ وہاں سے چل پڑے اور دشمن سے نجات پا گئے' اور کچھ لوگوں نے اس کو نہ سمجھا اور صبح تک اپنے بستروں پر سوئے پڑے رہے کہ دشمن کا لشکر صبح ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو ہلاک و برباد کر ڈالا اور ان کی نسل کا خاتمہ کر ڈالا۔ چنانچہ بالکل ہو بہو یہی مثال اس شخص کی ہے' جس نے میری بات مان لی اور میری تابعداری کی اور جو احکام خدا کی طرف سے لایا ہوں' ان کی پیروی کی' اور اس شخص نے جو میری نافرمانی کی اور میری لائی ہوئی سچی بات کی تکذیب کی اور اس کو جھٹلایا۔"

یعنی اللہ تعالیٰ اور سید الکونین محمد رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرنے والا نجات پائے گا۔ اور نافرمانی کرنے والا جہنم میں داخل ہو گا دعا ہے باری تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کا تابعدار بنائے اور اسلام کا سچا جذبہ عطا فرمائے اور خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت سرور کائنات

آیات بینات کی روشنی میں

خداوند ذوالجلال نے جب ہمارے پیارے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا تو باقاعدہ طور پر اس کی سند دی' ملاحظہ فرمائیے۔

﴿ما ضلّ صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحیٌ یُوحی عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوى﴾ (النجم : ۲ - ۵)

"تمہارے صاحب نہ بدراہ ہوئے نہ گمراہ ہوئے' اور جو کچھ کہتا ہے' ہوائے نفس کی بنا پر نہیں کہتا' اس کی بات کچھ نہیں مگر وحی جو اس پر نازل کی جاتی ہے اس کو تعلیم اس نے دی جو زبردست قوتوں کا مالک ہے۔"

قریش مکہ حضور سرور دو عالمؐ پر متعدد الزام لگاتے تھے کچھ شاعر کہتے تھے کچھ کاہن کہتے تھے' کچھ سوچتے نعوذ باللہ مال و دولت یا نفس کے زیر اثر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

لفظ تمہارے صاحب کی باریک بینی پر قربان جایئے یعنی اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو اپنا دوست رفیق یا عزیز نہیں بنایا' بلکہ صاحب کا لفظ استعمال کیا اور وہ بھی تمہارا' اے قریش کیونکہ وہ تم میں سے ہی تھا اور تم لوگوں نے ایک مدت اس کو اپنے درمیان رکھا اور دیکھا کہ نہ یہ شخص برا ہے' نہ بدخو ہے' نہ لالچی ہے' نہ خیانت کرتا ہے' اور نہ ہی کوئی بری صفت اس میں ہے یہ کوئی نئی درآمدہ چیز نہیں ہے۔

حق تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس شخص کو ہم نے تعلیم دی اور یہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتا صرف اس کے منہ سے وہی نکلتا ہے جو ہماری طرف سے ہوتا ہے۔

اگر حقیقت اور تحقیق کے متلاشی کائنات کو دیکھیں تو انہیں یہ محسوس ہوگا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان، جمادات، نباتات، حیوانات، آفتاب، ماہتاب ارض و سماء ان میں ہم آہنگی اور یک جہتی ایک ایسے قانون کے تابع ہیں جس میں تغیر رونما ہونے کا امکان نہیں ہے' ان سب کا نمود اور روش اس فضائے بسیط میں ایک وضع کردہ نظام اور آئین کے تحت ہے جو تمام اشیاء کو تفریق وانتشار کے دستبرد سے محفوظ رکھتی ہے' اس نظام اور آئین کے خالق حقیقی کی عبادات واطاعت انسان پر لازم ہے یہ ایمان ہے۔ اس ایمان کے ارکان میں سے توحید (ایمان باللہ) اور ایمان بالرسول اصل الاصول ہیں گو قرآن حکیم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پورا اسلام قرآن و سنت میں بند ہے

ضابطہ حیات کی تکمیل کے لئے سنت رسولؐ بھی بہت ضروری ہے

آپؐ کے تمام اقوال وافعال عالم انسانی کے لئے ایک قابل عمل نمونہ ہیں' اور ہم انہیں سے معلوم کر سکتے ہیں کہ کیا چیز جائز ہے کیا نہ جائز کون سی چیز حرام ہے اور کیا حلال ہے کون سی باتیں رب العالمین کی رضا کے مطابق ہیں اور کیا اس کے خلاف ہیں' کن امور میں ہم کو رائے اور اجتہاد کی آزادی حاصل ہے اور کن امور میں نہیں ہے؟ وغیرہ وغیرہ جناب یہ باتیں ہم نہیں کہہ رہے ہیں یہ مطالعہ قرآن سے معلوم ہوتی ہیں جس نے سنت پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہم کو راہ ہدایت بخشی' آپ بھی ملاحظہ کریں۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

"جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد : ۳۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ آمِنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ (محمد: ۲)

"اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ سراسر حق ہے ان کے رب کی طرف سے ہے۔"

اسلامی نظام حضورؐ کی پیروی سے مکمل ہوتا ہے

حضور پاکؐ کے معلم، مبلغ ہونے کا امر مسلمہ ہے کہ آپؐ نے اپنے قول و فعل سے قرآن سمجھایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں چار جگہ (البقرہ ۱۲۹، ۱۵۱ آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲) بالتفصیل بتا دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کام صرف کتاب اللہ کی آیات سنا دینا ہی نہ تھا بلکہ اس کی تعلیم بالعمل بھی تم کو سمجھانا اور دکھانا تھی محمد رسول اللہ خاتم النبیین نے صرف قرآن کی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ اس کے احکامات پر عمل کرنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

﴿وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴)

"اے نبیؐ یہ ذکر ہم نے تم پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کے لئے اتاری گئی ہے۔"

قارئین! اطاعت رسول در حقیقت کوئی بالذات اطاعت نہیں ہے بلکہ ان احکام خداوندی کی تعمیل ہے جو کہ قرآن حکیم میں منجانب اللہ اور اسلامی نظام میں کلیتہً مطاع اللہ کی واحد ذات ہے، اسوہ رسول احکامات اور فرامین خدا کا ایک قطعی مستند منبع ہے، اسلام نے پورے مذہبی، تمدنی، سیاسی، اخلاقی، سماجی، معاشرتی نظام کی بنیاد اور اسلامی دستور کا ڈھانچہ سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر رکھا ہے، یہ بھی ہماری رام کتھا نہیں ہے بلکہ قانون الٰہی کا قاعدہ کلیہ ہے، بنیادی عقائد قبول کرنے کے بعد ایک مسلمان کے لئے صحیح طرز عمل یہ ہے کہ رسول اللہ کی پیروی کرے اور بسر و چشم کرے اور اپنے حسن عمل پر غرہ بھی نہ کرے، بلکہ اطاعت بشکل ایک فرمانبردار کے کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت مصطفیٰ دراصل اطاعت خدا ہے

﴿وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ﴾ (النساء: ٦٤)

"ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے' اللہ کے اذن سے۔"

﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾ (النساء: ٨٠)

"جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔"

﴿ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ﴾ (الفتح: ١٠)

"(اے نبیؐ) یقیناً جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔"

جب ہم اطاعت رسولؐ کا ذکر کریں گے یہ بات ذہن نشین کرنی پڑے گی، کہ اولاً اللہ پر ایمان ہو اور صرف اس کے وجود ہی کو نہیں بلکہ اس کی حیثیت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس سے دعاء امداد طلب کرنی اور اس کی تکمیل کے لئے رسول اللہ ﷺ کی حیثیت کو ماننا ہے کہ وہ خدائے ذوالحکمت کا مقرر کیا ہوا ہادی اور حاکم ہے جس چیز کی اس نے تعلیم دی وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے' اور ہمارے لئے واجب التسلیم ہے اور اس کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔

﴿و ان تطیعوہ تھتدوا﴾ (النور: ٥٤)

"اگر اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے"

مزید برآں خدائے بزرگ و برتر کو اپنے رسول کی اطاعت اس قدر پسند ہے کہ اس نے علی الاعلان اس کی وضاحت فرمادی' اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تم کو پسند کرے تو رسول کی پیروی کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبّ سے محبوب بننے کا خدائی نسخہ

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (ال عمران ۳۱)

''اے محمدؐ! کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔''

اس آیت کے شروع میں قُلْ آیا ہے' یعنی رب العرش العظیم نے حکم فرمایا کہ اے نبی کہہ دو' یہ الفاظ سنانے کا اور طرز گفتگو کا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے' خدا کے پیارے نبیؐ یہ بات اپنی نسبت کسی خوش اعتقادی یا اپنے احساس برتری کی بنا پر نہیں فرمارہے بلکہ یہ حکم باذن اللہ دے رہے ہیں اور حق تعالیٰ نے نبی محمد ﷺ کا مرتبہ نہایت اعلیٰ وارفع رکھا ہے یہاں تک کہ ان کی اطاعت کرنے والے کو بھی خداوند قدوس نے پسند فرمایا ہے۔

اس رسالت مآب کی ذات محمود ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اسوہ سنت پر عمل پیرا ہوئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے ملاحظہ ہو۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

''تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔''

آپؐ کا اسوۂ حسنہ امت کے پاس جملہ احکام قرآنی بہ شکل عمل پیہم موجود ہیں جس کے مطابق امت نسل در نسل عمل کرتی چلی آرہی ہے' اس عمل کا جو نمونہ ہمارے یہاں ہے اس کی روشنی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ استحکام توحید کی اور بدعت و شرک سے حذر و گریز کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔

اتباع رسولؐ پر انعام خداوندی کا اعلان

اطاعت رسول شرائع الٰہیہ کی روشنی میں بحیثیت حاکم یا استاد کے' مبلغ یا بحیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی کے اور علوم فاضلہ و نافعہ کے جن کے تحت تمام تر اسرار و غوامض عالم آتے ہیں ہر مسلمان پر بہر حال فرض ہے۔

﴿و یعلمکم الکتب و الحکمۃ و یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون﴾ (البقرہ : ۱۵۱)

"یہ رسول تم کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں اور ایسا علم سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔"

ربُّ السّموٰتِ وَالاَرض نے حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین کی ہمہ صفات میں جو فخر و انبساط تھا' اس کے طریقے پر عمل کرنے والے پر انعام مقرر فرمادیا:

﴿ومن یطع اللّٰہ و الرّسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم﴾ (النساء : ٦٩)

"جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ کا انعام ہے۔"

﴿لقد منّ اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولًا من انفسھم یتلو علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب و الحکمۃ﴾

(ال عمران: ١٦٤)

"اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جبکہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور تزکیہ کرتا ہے' اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔"

اس آیت کا نزول ۳ھ میں ہوا جبکہ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی شکست کے بعد قدرتی امر تھا کہ نو مولود مسلمانوں کی توقعات کو صدمہ پہونچے کہ ہم اللہ کی خاطر لڑے اور اس کا وعدہ تھا کہ سچائی کی فتح ہوگی' مگر ہم شکست کھاگئے' ان کی تالیفات قلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنو جو رسول ہم نے تمہارے پاس بھیجا وہ تم میں سے ایک ہے اور اس کی حیثیت معلم کی سی ہے جو تم کو دانائی کی تعلیم دیتا ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ کلام اسی سورت کی آیت سے ۱۶۵ سے جا ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر مصیبت آپڑی تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آئی حالانکہ (جنگ بدر میں) ان سے دوگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں فریق مخالف (کافروں پر) پڑ چکی ہے 'اے نبیؐ! ان سے کہہ دو کہ یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آل عمران ۔ ۱۶۵)

رسول ہاشمیؐ کی حکم عدولی سراسر گمراہی ہے

﴿يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف : ۱۵۷)

"ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں ان کے لیے حرام کرتا ہے۔"

اس سورۃ کے پس منظر میں جو گفتگو ہو رہی ہے وہ دعوت رسالت پر منتج ہے اور اس میں خدا کے فرستادہ رسول کی اطاعت' فرمانبرداری اور حکم عدولی پر تنبیہ کا تفہیمی انداز جھلکتا ہے' جس میں بتایا گیا ہے' ایام جہالت میں ناخواندہ عوام نے کس طرح پاک چیزوں کو حرام کر رکھا ہے اور ہمارے نبی سرور کائنات نے جو لائحہ عمل پیش کیا وہ انھیں حرام قرار دیتا ہے اور یہ ہدایت واضح بالتفصیل دی گئی کہ حرام و حلال میں تفریق و تفویض کے لئے رسولؐ کی اطاعت کریں۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک و حلال کھایا' طریق سنت پر عمل کیا اور اس کی زیادتیوں سے لوگ امن میں رہے' وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف ۔ ۲۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا' تم حلال پر عمل کرو اور حرام سے بچو اور محکم کی پیروی کرو۔ (مشکوٰۃ ۔ ۱۷۰)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے میری اطاعت کی اور جو بات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اس نے نجات پائی اور جس شخص نے نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا وہ گمراہی میں پڑ گیا۔ (مشکوٰۃ ۱۴۸)

اس مضمون کی یہ حدیث بھی ہے۔

((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ))

"جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔"

اسلامی نظام میں قرآن و حدیث ہی آخری سند ہے

یہی بات قرآن حکیم میں ان الفاظ میں درج ہے۔

﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء: ۵۹)

"اللہ کی اطاعت کرو، اور رسولؐ کی اطاعت کرو، اور ان اولی الامر کی (اطاعت کرو) جو تم میں سے ہوں پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔"

اس الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن میں اختلاف رائے کے بارے میں بتا دیا گیا ہے کہ قرآن کے بعد رسولؐ کا طریقہ تمہارے لئے مرجع ہے یعنی اسلامی نظام میں خدا کا حکم اور رسولؐ کا طریقہ سنت (اسوۂ حسنہ) ہی بنیادی قانون اور آخری سند ہے، مسلمانوں کے درمیان یا حکومت اور رعایا کے درمیان جس مسئلہ پر بھی نزاع ہو جائے اس کا فیصلہ قرآن اور سنت پر کیا جائے اور جو فیصلہ قرآن اور سنت کے مطابق ہو گا وہ نافذ العمل ہو گا، اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سے پیشتر بھی نبی آئے، ان قوموں نے جن کے پاس نبی آئے گو ان کو انھوں نے بھی تسلیم کر لیا تاہم انھوں نے ان کی اتباع نہ کی اور نکبت و ادبار کی نذر ہو گئیں، ان سے آپ عبرت حاصل کریں اور ایمان لائیں، خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متغیر اور مختلف النوع حالات پیش آمدہ جزئیات اور مسائل کے لئے تفصیلی قوانین اور احکام نہیں بیان فرمائے بلکہ اس کے رسول مقبول ﷺ کو قانون[1] سازی تفویض کر دی گئی ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب : ۳۶)

"اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب کسی معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کا رسول کر دے تو پھر ان کے لئے اس معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔"

مندرجہ ذیل آیت کریمہ اس کا مدلل ثبوت ہے کہ مسلمان فرمان رسول کی پیروی میں تعرض نہ کریں۔

﴿وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ﴾

(الشوریٰ: ۱۵)

"اور ان سے کہہ دو کہ اللہ نے جو کتاب نازل کی اس پر میں ایمان لایا اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل کر سکوں۔"

مومن اور غیر مومن کا واضح فرق

جب آپ کے پاس کوئی فیصلہ کے لئے آتا تو فیصلہ کی تفتیش چپکے چپکے کرتے کہ فیصلہ درست ہوا یا نہیں، اس حقیقت کو صاف صاف قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] پیغمبر قانون ساز نہیں ہوتے کیونکہ تشریع خدا کا کام ہے نبی کے ذمہ اس کی تشریح تبیین تنفیذ اور تبلیغ ہوتی ہے۔ غیر منصوص احکام میں پیغمبر خدا "ملکہ نبوت" سے کام لیتے ہیں جس کو ہم وحی خفی الہام القاء اور اجتہاد سے تعبیر کرتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا﴾

(الحجرات : ۱۰)

"مومن تو حقیقت میں وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور پھر شک و شبہ میں نہ پڑے۔"

حضور محمد رسول اللہ ﷺ کے فیصلے وقتی نہیں ہوتے تھے' آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کے فیصلے بامر اللہ ہوتے تھے جو کہ مومنوں کے لئے تاقیامت مشعل راہ بنے رہیں گے جو چیز آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوا اور ان ہی طریقوں پر آپؐ نے ہدایت اور رہنمائی فرمائی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلمانان عالم کے لیے فیصلہ کن سند ہیں ان اسناد کو ماننے یا نہ ماننے پر ہی آدمی کے مومن ہونے یا نہ ہونے کا انحصار ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے۔

((لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت به)). (مشکوۃ)

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس طریقہ کے تابع نہ ہو جسے میں لے کر آیا ہوں۔"

ہماری دینوی تعلیم کا منبع اول قرآن ہے وہ ہی واضح طور پر صراحت کرتا ہے کہ اطاعت رسولؐ اس حد تک ہونی چاہیے کہ اپنی رائے اپنے فیصلے اپنے خیالات کو ہرگز ہرگز اللہ اور رسولؐ کے فیصلوں پر سبقت نہ دو' ملاحظہ کریں۔

﴿لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ﴾ (الحجرات:۱)

"اللہ اور اس کے رسولؐ سے پیش قدمی نہ کرو۔"

اس سے معاملہ بالکل صاف ہو گیا ہے کہ اے ایمان والو' اللہ اور رسولؐ کے فیصلوں کے آگے تمہارے دائرہ اختیار میں کچھ نہیں ہے اگر غور و خوض سے کام لیا جائے تو یہ فیصلہ انفرادی نقطہ نگاہ تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ اجتماعی طور پر بھی برابر ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ ملکی معاملات میں آئین سازی، تکمیل دستور میں بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی اطاعت لازمی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچم رسالت کے سامنے ہر پرچم اٹھانا حرام ہے

یہی نہیں بلکہ قرآن حکیم اس اطاعت کو اس حد تک بتاتا ہے کہ نبیؐ کے آگے آواز بلند کرنی، اونچی آواز میں بات کرنا ممنوع ہے

﴿لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ﴾ (الحجرات:۲)

''اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرو۔''

سراجاً منیرا کی روشنی تاقیامت جگمگاتی رہے گی

اس کے آگے ہی ہم کو متنبہ کردیا گیا ہے۔

﴿اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:۲)

''کہیں ایسا کرنے سے تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تم کو خبر تک نہ ہو۔''

حضور اکرمؐ جہانوں کے لیے رحمت ہیں

سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

''ہم نے آپؐ کو اور کسی غرض سے نہیں بھیجا مگر اس غرض کے لیے بھیجا ہے کہ آپؐ سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔''

تو گویا رحمت کرنے والا تو خدا ہے مگر یہ رحمت سید المرسلین کے ذریعہ نہ صرف انسانوں کے لئے ہے بلکہ سب جہانوں کے لئے ہے جس طرح خدا ربُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے یعنی سب جہانوں کا پروردگار اور قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے یعنی سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہانوں کے لئے یاد دہانی کرنے والی کتاب جو خدا کی یاد دہانی کراتی ہے ایسے ہی خدا کے محبوب رحمۃ للعالمین ہیں تو ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور اکرمؐ رحمۃ للعالمین ہیں اور اسی رحمت کی امید پر اہل حدیث بھی آپ کی شفاعت کے امیدوار ہیں' تو ایسی شان کا کون بدبخت منکر ہو سکتا ہے جو خدا نے بیان کی ہے۔

سید الکونینؐ کے فرمان سے آگے بڑھنا گستاخی ہے

ارشاد خداوندی ہے۔

﴿یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ و اتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم﴾ (الحجرات:۱)

''یعنی اے مومنو! تم اللہ اور رسول کے سامنے باتوں میں سبقت نہ کرو' اور اللہ سے ڈرو' بے شک اللہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اس فرمان میں اللہ کا نام اس لئے لیا گیا ہے کہ پیغمبر جو بات کرتا ہے وہ اللہ کی بات ہوتی ہے لہذا مقصد صرف یہ ہے کہ پیغمبر جب بات کر رہا ہو تو کوئی اس سے پہل نہ کرے ورنہ اللہ تو نظر نہیں آتا تاکہ اس کے سامنے باتوں میں پہل کرنے سے روکا جائے تو پہل کرنے سے مراد یہاں یہ ہے کہ زندگی کے ہر مسئلہ میں پہلے پیغمبرؐ کے فرمان کو دیکھنا فرض ہے اس لئے کہ حضور آج تو دنیا میں موجود نہیں مگر ان کی باتیں موجود ہیں تو ان سے سبقت کرنا گناہ ہے' اس فرمان سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال کر اپنی باتوں کو پہلا درجہ دیتے ہیں' یہی ہے پیغمبر کی باتوں سے سبقت جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے تو اس سے بڑھ کر پیغمبر کی شان اور کیا ہوگی کہ اس کی باتوں سے کسی کی بات کو پہلا درجہ دینا گناہ ہے یہی ہے سب سے بڑی شان جو خدا نے بیان فرمائی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پیغمبر کی مخالفت سے اعمال ضائع ہوتے ہیں

﴿یٰا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لاتَرفَعُوا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلا تَجْھَرُوا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (حجرات : ۲)

"اے مومنو! اپنی آواز کو پیغمبرؐ کی آواز پر بلند نہ کرو اور نہ تم اس پیغمبرؐ کو بلند آواز سے پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے ہو اس لئے کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں معلوم بھی نہ ہو گا۔"

اس سارے فرمان میں پوری امت کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنی آواز کو پیغمبرؐ کی آواز سے بلند نہ کیا جائے اس لئے آج پیغمبرؐ کا کلام ہمارے سامنے موجود ہے تو اس کلام کی تشہیر ہی اس کی آواز کو بلند کرنا ہے کیونکہ کلام پیغمبر کی آواز کو بلند کرنا پیغمبر کی آواز کو بلند کرنا ہے اور اس کے مقابلہ میں کسی انسان کے کلام کو شہرت دینا اور پیغمبر کے کلام کو پس پشت ڈال دینا یہ پیغمبرؐ کی بے ادبی ہے اور دوسرا اس ارشاد میں یہ بھی فرمایا کہ بلند آواز سے پیغمبر کو نہ بلاؤ اس میں امت کو یہ حکم دیا ہے کہ یا رسول اللہ کے نعرے لگانا پیغمبرؐ کی بے ادبی ہے اور ان دونوں بے ادبیوں کا انجام یہ بتایا کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں پتہ نہ چلے گا تو اعمال اس وقت ضائع ہوتے ہیں جب ایمان نہ رہے' لہٰذا ثابت ہوا کہ ان دونوں بے ادبیوں کے بعد ایمان باقی نہیں رہتا اور انسان بے ایمان ہو جاتا ہے۔

پیغمبرؐ اسلام کی بے ادبی حرام ہے

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَایَعْقِلُوْنَ﴾

(الحجرات : ۴)

"بیشک وہ لوگ جو آپؐ کے حجروں سے دور آپؐ کو بلند آواز سے پکارتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔"

یہ وہی مضمون ہے پچھلے فرمان کے آخر میں آیا تھا کہ پیغمبرؐ کو بلند آواز میں پکارنے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے' اس ارشاد میں پیغمبر کے حجروں سے ماورا ء کسی بھی جگہ سے پیغمبرؐ کو بلند آواز میں پکارنا اور نعرے لگانا خواہ آپؐ کی زندگی میں ہو یا آپ کے بعد یہ سب صورتوں میں بے ادبی ہے اور بے ادبی سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے' اس لئے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں' کیونکہ قرآن قیامت تک مسلمانوں کے لئے ہدایت ہے تو آج کے مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ پیغمبرؐ کے پکارنے میں آواز بلند نہ کریں۔۔اور نعرے نہ لگائیں' ان ارشادات پر وہ لوگ ذرا غور کریں جو شور و غل سے یا رسولؐ اللہ کے نعرے لگاتے ہیں خدا کا ارشاد تو یہ ہے کہ ایسے نعروں سے انسان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے' اس لئے ان لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کو بچائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرور کائنات ﷺ کو نام سے پکارنے کی ممانعت

امم سابقہ اپنے انبیاء کو نام لے کر پکارا کرتیں

چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔(۱) اسباط نے کہا:

﴿یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾ (البقرۃ : ۶۱)

"یعنی اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھانے پر نہ رہیں گے۔"

حواریوں نے کہا:

﴿یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (المائدہ : ۱۱۳)

"یعنی اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمہارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ ہم پر آسمان سے بھرا خوان اتار دے۔"

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کی تعظیم و توقیر کے لئے امت محمدیہ کو آپ کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا چنانچہ سورہ نور آیت ۶۳ میں ہے۔

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور۔۶۳)

"اے مسلمانو! رسول اللہ کے بلانے کا وہ طریقہ اختیار نہ کرو، جیسے آپس میں تم ایک دوسرے کو بلایا کرتے ہو۔"

تفسیر در منثور میں مرقوم ہے کہ ابو نعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں یوں رقم طراز ہیں کہ پہلے لوگ رسول اللہ ﷺ کو یا محمدؐ یا ابوالقاسم (یعنی بحسب عرف صرف نام و کنیت کے ساتھ) کہہ کر بلاتے تھے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کی خاطر نام سے پکارنے کو منع فرمایا تب سے صحابہ کرام نے یا نبی اللہ یا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کہنا شروع کیا، مقصود یہ کہ عجز و نیاز کے ساتھ پکارا کریں جس سے حضرت ﷺ کی تعظیم و تکریم ظاہر ہو۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر پکارنا بھی سخت ناگوار گذرا اور کہا کہ میرے محبوب کا نام لینا بھی بے ادبی اور توہین میں داخل ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نام لے کر نہ پکارے تو غلام کی کیا مجال ہے کہ آقا کا نام لے کر پکارے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو نام لے کر پکارا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو ذاتی نام کے ساتھ کہیں بھی مخاطب نہیں کیا بلکہ جب کہیں خطاب کیا تو صفات کمالیہ ہی سے یاد کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ کی کمال درجہ کی عظمت و بزرگی معلوم کرانا منظور ہے۔ ورنہ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر اولوالعزم انبیاء کو باوجود ان کی جلالت شان کے نام ہی کے ساتھ برابر خطاب کیا گیا' چنانچہ آدم علیہ السلام کو یوں پکارا۔

۱۔ ﴿یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (الاعراف: ۳۵)

''اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہ۔''

۲۔ نوح علیہ السلام کو اس طرح پکارا۔

﴿یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا﴾ (ھود: ۴۸)

''اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر۔''

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یوں خطاب ہوا۔

۳۔ ﴿یٰاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۰۴-۱۰۵)

''اے ابراہیم بیشک تو نے خواب کو سچ کر دکھایا۔''

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح بلایا۔

﴿یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ﴾ (طٰہٰ: ۱۱-۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار ڈال-"

۵- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوں پکارا-

﴿يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ (آل عمران ۵۵)

"اے عیسیٰ! میں دنیا میں تیرے رہنے کی مدت پوری کروں گا اور تجھ کو اپنی جانب اٹھا لوں گا-"

۶- حضرت داؤد علیہ السلام کو اس طرح پکارا-

﴿يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ﴾ (ص: ۲۶)

"اے داؤد! ہم نے تجھ کو ملک میں نائب بنایا-"

۷- حضرت ذکریا علیہ السلام کو یوں پکارا-

﴿يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ﴾ (مریم: ۷)

"اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں' جس کا نام یحیٰی ہے"

۸- حضرت یحیٰی علیہ السلام کو اس طرح بلایا-

﴿يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ﴾ (مریم: ۱۲)

"اے یحیٰی تو کتاب (توریت) کو مضبوطی سے پکڑ لے"

دیکھئے تمام پیغمبروں کو تو نام بنام پکارا گیا' مگر اپنے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کو جہاں کہیں بھی پکارا- تو پیارے خطاب نرالے القاب سے ہی یاد فرمایا' جو صاف و صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس بارگاہ عالی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ کوئی محبوب اور پیارا عزت و توقیر والا نہیں ہے-

دربار رسالت ﷺ کے آداب

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

۱- ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ﴾ (الاحزاب: ۴۵)

"اے نبیؐ ہم نے تجھے رسول کیا-"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- ﴿یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ (المائدہ : ٦٧)
"اے رسولؐ وہ احکام پہونچا دے جو تجھ پر تیرے پروردگار کی طرف سے اتارے گئے۔"

۳- ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً اَوْ زِدْ عَلَیْہِ﴾ (المزمل : ١-٤)
"اے چادر اوڑھنے والے! رات کو کھڑا ہو مگر کسی رات کو نہ ہو تو معاف ہے' آدھی رات تک کھڑا رہا کر' یا اس میں سے کچھ کم کر لے یا کچھ بڑھا دیا کر۔"

۴- ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ﴾ (المدثر : ١-٣)
"اے لحاف میں لپٹے ہوئے کھڑا ہو لوگوں کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر۔"

۵- ﴿یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ (یٰس : ١-٣)
"اے سردار قسم ہے قرآن محکم کی بے شک تو پیغمبروں میں سے ہے۔"

۶- ﴿طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی﴾ (طہٰ : ١-٣)
"اے چودھویں رات کے چاند! ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت اٹھائے۔"

آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ تمام امراء کو نام لے کر پکارے اور ان میں سے کسی ایک خاص کو یوں ندا کرے' اے مقرب بارگاہ اے نائب سلطنت' اے صاحب عزت' اے سردار مملکت' تو کیا کسی کو اس امر میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی رہے گا کہ وہ بادشاہ کے نزدیک تمام عمائد سلطنت اور ارکین مملکت سے زیادہ محبوب و پیارا اور عزت و وجاہت والا ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخر الانبیاءؐ کی گستاخی سراسر ہلاکت ہے

حضور اکرمؐ سید الانبیاء کے گستاخوں کے متعلق خدا کا ارشاد ہے۔

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ﴾ (الکوثر : ۳)

"بے شک اے محبوبؐ آپؐ کا دشمن ہی بے برکت اور محروم رہنے والا ہے۔"

اسی لئے ابو لہب نے حضور اکرمؐ کی گستاخی کی' آپ ایک مجمع میں تقریر فرما رہے تھے کہ لا الہ الا اللہ کو قبول کر لو تو کامیاب ہو جاؤ گے' اس پر ابو لہب نے غصے میں کہا کہ:

((تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا دَعَوْتَنَا)) (بخاری شریف)

"تو تباہ ہو جائے (نعوذ باللہ) کیا تو نے یہی سنانے کے لئے ہمیں بلایا ہے۔"

اس پر خدا کو اس قدر غضب آیا کہ ایک پوری سورۃ ابو لہب کی ہلاکت کے متعلق نازل فرمائی اور اس کے آغاز میں فرمایا:

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ (اللھب : ۱)

"ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔"

ابوجہل کا آنحضرتؐ کی بے ادبی کے باعث ذلیل ہو کر مرنا

جب ابو جہل نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ حد سے زیادہ بے ادبی اور گستاخی کرنی شروع کی یہاں تک کہ اس نے یہ مصمم ارادہ کیا کہ محمد (ﷺ) جس وقت سجدہ میں ہوں گے میں ان کا سر جسم سے الگ کر دوں گا' تو غیرت الٰہی نے اس کو زیادہ مہلت نہ دی اور ارشاد فرمایا۔

﴿لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ (العلق : ۱۵ — ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگر باز نہ آئے تو ہم ضرور گھسیٹیں گے' چوٹی پکڑ کر' کیسی چوٹی جھوٹی خطا کار"

چنانچہ احادیث اور تاریخوں سے یہ ثابت ہے کہ حضور اکرم ؐ کے دونوں بڑے دشمن ابو جہل اور ابو لہب انتہائی ذلت کی موت مرے کیونکہ ابو جہل میدان بدر میں انصار کے دو بچوں معوذؓ اور معاذؓ کے ہاتھوں سے قتل ہو کر واصل جہنم ہوا' اور اس کے باقی ساتھی بھی قتل ہو گئے ابو لہب کو جب اس شکست کی خبر ملی تو صدمہ کی وجہ سے اس کو خون آنا شروع ہو گیا' اور اسی حالت میں وہ بھی مر گیا یہ ذلت کی موت معصوم پیغمبرؐ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے ان لوگوں کو ملی' اس لئے آج بھی اگر کوئی سردار دو جہاںؐ کی شان میں گستاخی کرے گا تو ذلت کی موت مرے گا' اس کی دنیا اور آخرت تباہ ہو جائے گی- اسی لئے ہمارا یہ مسلک ہے کہ معصوم پیغمبرؐ کی شان میں گستاخی کرنے والا مردود ہے اور سب سے بڑی گستاخی یہی ہے کہ شمع رسالت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسی کو سنایا جائے وہ اس کو ٹھکرا دے اور اپنے باپ دادا پیروں' مشائخ اور اماموں کی تقلید کرے تو یہ سراسر گمراہی ہے' اور خاتم الانبیاءؐ کی سب سے بڑی بے ادبی ہے-

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الانبیاء شافع روز جزا
کی
شفاعت کبریٰ کا بیان

﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا وَّمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (اسراء: ۷۸-۷۹)

''آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک نماز کو قائم رکھئے' اور فجر کے وقت قرآن پڑھئے' یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنے پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں' رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کیجئے' یہ زیادتی آپ کے لئے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مقام محمود کے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہ مقام بڑا اعلیٰ اور ارفع مقام ہے' یہ منصب صرف آپ کو ہی دیا جائے گا یہاں پر ساری مخلوق آپ کی تعریف کرے گی اور خود خالق اکبر بھی آپ کا ثنا خواں ہو گا اور یہی مقام شفاعت کا مقام ہو گا جہاں آپ گنا ہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور اسی مقام پر آپ کا لواء الحمد بھی نصب ہو گا' جس کے نیچے سارے انبیاء ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَ بِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَ اَنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوّلُ مَنْ تنشقُّ عنهُ الارْضُ ولاَ فَخرَ)) (ترمذی ۲/۱۰۲)

"میں قیامت کے دن سب انسانوں کا سردار ہوں گا' اور اس میں فخر نہیں ہے اور رحمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا' اور اس میں کوئی شیخی اور فخر نہیں ہے اور آدمؑ اور دوسرے تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں ہے۔"

قیامت کے روز میدان محشر میں سب لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو جائیں گے' آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام لوگوں کے جسموں سے پسینہ جاری ہو جائے گا نبیوں اور نیک بخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے' عام مومنوں کے ٹخنے پنڈلی، زانو، کمر، سینہ اور گردن تک اعمال کے موافق پسینہ جاری ہوگا۔ کفار منہ اور کانوں تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے' ایک ہزار سال کی مقدار تک لوگ سخت پریشانی میں مبتلا رہیں گے۔

عرش الٰہی کا سایہ

سات قسم کے لوگ عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔

(۱) عادل بادشاہ (انصاف کرنے والا) (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو صرف اللہ کی یاد اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دل لگائے رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت اور تنہائی میں اللہ کے ڈر سے رویا کرے (۵) وہ دو شخص جو صرف اللہ کی رضامندی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں (۶) وہ شخص جس کو خوبصورت اور اونچے درجے کی عورت بد فعلی کے لئے بلائے مگر وہ صرف اللہ کے ڈر کی وجہ سے اس کے پاس بھی نہ جائے (۷) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر بھی نہ ہو۔ (بخاری شریف)

الغرض یہ سب لوگ راحت و آرام میں ہوں گے' ان کے سوا دوسرے لوگ دھوپ کی گرمی کی وجہ سے سخت پریشان ہوں گے اور پیاس بجھانے کی غرض سے

15033

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوض کوثر کی طرف جائیں گے' قیامت کے دن ہر نبی کو ایک ایک حوض دیا جائے گا لیکن ہمارے نبی ﷺ کا حوض تمام نبیوں سے بڑا ہوگا' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا' جو ایک مرتبہ پی لے گا' پھر پیاسا نہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے لوگوں کو وضو کے نشان دیکھ کر پہچان لیں گے' اور ان ہی کو پلائیں گے ہاں ان میں سے بدعتیوں کو آپؐ دھتکار کر حوض کوثر سے ہٹا دیں گے۔

تمام انبیاء کا سفارش سے انکار

بہرکیف میدان محشر میں لوگ بہت پریشان ہوں گے' ایک ہزار سال تک پریشانیوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہیں گے' بالآخر مجبور ہو کر سفارش کرنے والوں کو تلاش کریں گے۔

((فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدَمُ اَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَ عَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْنَا اِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكَ وَ يَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ)). (بخاری)

"چنانچہ تلاش کرتے ہوئے حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اے آدم علیہ السلام! کیا آپؐ لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس مصیبت میں ہیں آپ بڑے مرتبہ والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا' اور فرشتوں سے سجدہ کرایا اور تمام چیزوں کے نام آپ کو بتائے آپ ہماری سفارش کیجئے' تاکہ اس جگہ سے ہم کو نجات ہو کر آرام ملے' حضرت آدمؑ ان کے جواب میں یہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لائق نہیں ہوں۔ اور ان کے سامنے اپنا گناہ یاد کریں گے جس کو انھوں نے کیا تھا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ممنوع درخت کھالیا تھا' اس لئے وہ سفارش کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے' بلکہ یہ فرمائیں گے کہ تم سب نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کے لئے پہلا رسول بنا کر بھیجا تھا۔

((فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم و یذکر خطیئتہ التی اصاب)).

''وہ سب مل کر حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے بھی یہی عرض کریں گے کہ آج ہماری سفارش کیجئے اور اس مصیبت سے نجات دلایئے' ان کو بھی وہ گناہ یاد آجائے گا جو دنیا میں ان سے سرزد ہوا تھا۔''

اس لئے وہ معذرت کے طور پر کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں لیکن تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کے لاڈلے اور پیارے ہیں' وہ تمہاری سفارش کریں گے' چنانچہ وہ سب مل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے بھی درخواست کریں گے' ابراہیم علیہ السلام کو بھی وہ گناہ یاد آجائے گا جو ان سے صادر ہو گیا تھا وہ بھی اپنی مجبوری بیان کر کے کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خاص بندے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو تورات عنایت فرمائی تھی اور ان سے ہم کلام ہوا تھا' چنانچہ وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے بھی یہی درخواست کریں گے موسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوا تھا' جس سے وہ شرمندہ ہوں گے اور یہ فرمائیں گے' کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو خدا کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کے خاص کلمہ اور روح ہیں یہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے' عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے مقبول بندے ہیں' جن کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ لَهٗ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ یَا مُحَمَّدُ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ بِمَحَامِدٍ عَلَّمَنِیْهَا ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّلِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ)).

(بخاری)

"یہ سب جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے میں جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا' مجھے اجازت دی جائے گی' اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی میں سجدے میں گر پڑوں گا' اور جب تک اس کو منظور ہے سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا' اس کے بعد حکم ہو گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ' اور عرض کرو' تمہاری عرض سنی جائے گی' تمہاری درخواست منظور ہو گی' تمہاری سفارش قبول ہو گی' اس وقت میں اپنے مالک کی ایسی ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائے گا' پھر لوگوں کی سفارش میں کروں گا سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی' میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔"

کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں

پھر اس کے بعد لوٹ کر اپنے پروردگار سے عرض کروں گا' اے پاک پروردگار اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کے بموجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر اور مشرک) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دوزخ میں سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہو گا تو وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور ان کے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہو گا' پھر وہ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور ان کے دل میں چیونٹی کے برابر ایمان ہو گا۔ (بخاری شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات قرآنیہ اور مسئلہ شفاعت

بہر حال رسول اللہ ﷺ موحد گنہگاروں کی ضرور سفارش فرمائیں گے' اور یہ سفارش خدا کے حکم کے مطابق ہو گی کیونکہ بغیر خدائی حکم کے کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکے گا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد آیتوں میں اسی طرح سے فرمایا ہے۔

﴿یوم یقوم الرُّوحُ والملٰئکۃ صفًّا لا یتکلّمون الّا من اذن لہ الرّحمٰن و قال صوابًا﴾ (النبا: ۳۸)

''جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے' تو کوئی کلام نہ کر سکے گا ہاں جسے رحمٰن اجازت دے دے' اور ٹھیک بات زبان سے نکالے۔''

یعنی جو موحد ہو گا لا الہ الا اللہ کا قائل ہو گا' تو بحکم خدا' رسول اللہ ﷺ اس کی سفارش فرمائیں گے' اور فرمایا:

﴿من ذا الّذی یشفع عندہٗ الّا باذنہٖ﴾ (البقرۃ: ۲۵۵)

''کون ہے جو خدا کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿لا یملکون الشّفاعۃ الّا من اتّخذ عند الرّحمٰن عھدًا﴾ (مریم: ۸۷)

''کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں ہو گا سوائے ان کے جنھوں نے خدا کی طرف سے قول و قرار لیا ہو۔''

یعنی خدا کی توحید کی گواہی دی اور' اسی پر ہمیشہ قائم رہے اور فرمایا۔

﴿ولا یشفعون الّا لمن ارتضٰی﴾ (الانبیاء ۲۸)

''وہ کسی کی سفارش نہیں کریں گے مگر اس کی جس سے خدا خوش ہو۔''

لہٰذا بغیر ایمان اور توحید کے شفاعت کی امید نہیں کی جا سکتی خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان والوں کی بابت فرمایا کہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَنْقِذُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا﴾

"تم ایمان لا کر اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچالو کیونکہ بغیر ایمان لائے اللہ کی جانب سے میں تمہارے لئے کچھ کام نہیں کر سکتا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان کے بعد جو شخص اس دعا کو سچے دل سے پڑھے گا میں اس کے لئے سفارش کروں گا وہ دعا یہ ہے۔

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ﴾ (ترمذی)

"اے اس پوری پکار (اذان) اور کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار' تو محمد ﷺ کو وہ وسیلہ اور بزرگی' اور جس مقام محمود کا وعدہ فرمایا ہے وہ عنایت فرما۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا۔

((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ اَنْ لَا یَسْاَلُنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ مِنْ نَفْسِهٖ)). (الحدیث)

"اے اللہ کے رسولؐ قیامت کے دن آپؐ کی شفاعت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہو گا کس کی قسمت میں یہ نعمت ہو گی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو ہریرہ میں جانتا تھا کہ تم سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھے گا' کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں حدیث سننے کی کیسی حرص ہے (اب سن لو) کہ سب سے زیادہ میری شفاعت کا نصیب ہونا اس شخص کے لئے ہو گا' جس نے اپنے دل سے یا اپنے جی کے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم الانبیاء کو فکر امت

﴿وَالضُّحٰى وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾

(الضحیٰ: ۱-۵)

”قسم ہے چاشت کے وقت کی، اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے، نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے، نہ وہ بیزار ہو گیا ہے، یقیناً تیرے لئے انجام، آغاز سے بہتر ہے تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی اور خوش ہو جائے گا۔“

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کو ایسی ایسی نعمتیں دیں گے جن سے آپ خوش ہو جائیں گے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو ہم شفاعت کرنے کا حکم دیں گے، اور آپ شفاعت کر کے اپنی امت کو بخشوا لیں گے، اور آپ کو ہم حوض کوثر بھی عطا کریں گے، جس کے کنارے کنارے بے شمار آبخورے ہوں گے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، اور دودھ سے زیادہ سفید ہو گا، جو ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، آپ اپنے دست مبارک سے اپنے امتیوں کو پلائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ (الکوثر ۱: ۳)

”بے شک ہم نے تجھے حوض کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے لہٰذا تو اپنے رب کی نمازیں پڑھ اور قربانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔“

بہر حال نبیوں کی، ولیوں، شہیدوں کی اور حق پرست علماء کی شفاعت ضرور منظور ہو گی، جب کہ لوگوں میں اس کی صلاحیت پائی جائے گی، اور شفاعت کی صلاحیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کے قائل ہوں گے اور اسی توحید پر ان کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توحید اور اتباع سنت پر قائم رکھے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو' آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفیع المذنبین کی شفاعت

صرف سنت رسولؐ کے تابعداروں کو نصیب ہو گی!

ہمارے مہربان حنفی حضرات غلط فہمی کی وجہ سے یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ ہم شفاعت کے منکر ہیں' حالانکہ شفاعت کا ثبوت قرآن میں واضح طور پر موجود ہے توپھر کوئی مسلمان شفاعت کا انکار کیسے کر سکتا ہے' لہٰذا ہم پر یہ بھی صریح بہتان ہے' چنانچہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ میدان محشر میں حضور اکرم خاتم النبیین، سید المرسلین محبوب رب العالمین، ہادی اسلام' ختم رسل' سید کل' سید العرب والعجم سرور کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حبیب خدا فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے لئے ضرور شفاعت کریں گے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے

﴿مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (البقرۃ:۲۵۵)

"کون ہے وہ جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے۔"

تو اس فرمان الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ گنہگار مومنوں کے لیے پیغمبر اعظم ﷺ ضرور شفاعت کریں گے' مگر یہ شفاعت اللہ کی اجازت سے ہو گی اور اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کو مجال شفاعت نہ ہو گی اور اللہ صرف ان لوگوں کے لیے شفاعت کی اجازت دیں گے' جو اس کے معصوم پیغمبرؐ کی اتباع کرنے والے ہوں گے اور جو لوگ اپنی طرف سے بدعات ایجاد کر کے شفاعت کی امید رکھتے ہیں' ان کا یہ عقیدہ خام خیالی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حوض کوثر پر اہل بدعت کی رسوائی

یہ حدیث حضرت اسماءؓ' حضرت ابووائل' اور حضرت ابوسعید خدریؓ تینوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے اور یہ بڑی تفصیلی حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حوض کوثر پر میں امتیوں کا انتظار کر رہا ہوں گا' اسی وقت کچھ ایسے لوگ میرے سامنے آئیں گے کہ میں ان کو اپنا امتی ہونا پہچان لوں گا' مگر جلد ہی ان کے اور میرے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا۔

زبان نبوت سے بدعتیوں پر پھٹکار

((فَيُقَالُ أُمَّتِيْ اِنَّكَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا))

(بخاری جلد دوم کتاب الفتن ص ۱۰۴۶)

"(تو میں بے ساختہ پکاروں گا) کہ یہ میرے امتی ہیں مجھے جواب دیا جائے گا' تجھے نہیں معلوم وہ باتیں جو انہوں نے دین میں پیدا کی تھیں تیرے بعد تو یہ سن کر میں کہوں گا کہ دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ۔"

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرمؐ اس وقت ان لوگوں کو پہچان لیں گے کہ یہ میرا کلمہ پڑھنے والے میرے امتی ہیں' مگر فرشتے ان کو جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں تو حضور اکرمؐ بے ساختہ ان کے لئے شفاعت چاہیں گے اور عرض کریں گے کہ اے اللہ یہ تو میرے امتی ہیں ان کو جہنم میں کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ جب آپ یہ عرض کر چکیں گے تو اللہ کی طرف سے جواب ملے گا کہ یہ تیری شفاعت کے قابل نہیں اس لئے کہ انہوں نے تیرے بعد دین میں بدعتیں ایجاد کیں تو سرکار دو عالم خدا کا یہ فرمان سن کر خود ان لوگوں پر غضبناک ہو جائیں گے اور اس غضب کے عالم میں ان لوگوں کو دھتکارتے ہوئے فرمائیں گے کہ دفع ہو جاؤ کیونکہ تم نے میرا کلمہ پڑھا اور دین کی باتیں اپنی طرف سے گھڑ لیں۔

اس حدیث میں مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ کے الفاظ ہیں اور ان کی تشریح دوسری حدیث میں اس طرح ذکر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ رسالت کا واضح اعلان

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ اپنے خطبات میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔

((انّ احسن الحدیث کتاب اللّٰہ و خیر الھدٰی ھدی محمّدٍ و شرّ الأمور محدثاتھا و کلّ محدثۃ بدعۃ))

(بخاری جلد دوم کتاب الاعتصام ص ۱۰۸۰)

"بے شک بہترین بات خدا کی کتاب ہے اور بہترین راہنمائی محمدؐ کی راہنمائی ہے اور بدترین معاملات وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کیے جائیں اور ہر نئی پیدا کی ہوئی بات بدعت ہے۔"

سید الکونین نبی کریم ﷺ اپنے ہر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے بدترین کام وہ ہیں' جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے ایجاد کئے جائیں جس کام کا اسلام میں کوئی ثبوت نہ ہو' خواہ اس کام کو نیکی ثواب اور خیر و برکت کی نسبت سے کریں وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور بدعتی کو مرتے دم تک توبہ نصیب نہیں ہوتی' کیونکہ بدعتی ہر بدعت کو نیکی سمجھ کر ہمیشہ کرتا رہتا ہے' اور توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت ساز کیلئے نار جہنم

اور

میدان محشر میں اہل بدعت کا حشر

ختم الرسل سید العرب والعجم خیر البشر سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں' اسلام کے نام سے ہر نیا کام جو کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی موجب جہنم ہے۔

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ))(بلوغ المرام)

"اسلام کے نام سے ہر نیا کام اور طریقہ (جو کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی موجب دوزخ ہے۔"

اسلام میں غیر مسنون عمل مردود ہے

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))(بخاری شریف)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہماری (مکمل) شریعت کے اندر نیا طریقہ نکالا جس کا میں نے حکم نہ دیا ہو تو وہ نیا طریقہ مردود ہے۔"

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))(ترمذی شریف)

"جس نے بغیر ہماری سند کے کسی عمل کو اپنا معمول بنایا تو وہ عامل و معمول دونوں (عند اللہ) مردود ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں اہل بدعت کے تمام اعمال برباد

((لا یقبل اللّٰہ لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جھادا و یخرج من الدین کما یخرج الشعرة من العجین)). (ابن ماجہ شریف)

"اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے اور نہ نماز اور نہ زکوٰۃ و خیرات اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور بدعتی (انسان دائرہ) اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے۔"

اس فرمان کا اس مضمون سے تعلق واضح ہے کہ دین میں نئی باتیں پیدا کرنے والے لوگ بدعتی ہیں اور پہلی حدیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان بدعتیوں کو پیغمبرؐ کی شفاعت سے محروم کیا جائے گا اور ضمناً اس حدیث میں یہ بات بھی ذکر ہے کہ اَحْسَنَ حدیث کتاب اللہ ہے تو اہل حدیث نام بھی اسی حدیث سے لیا گیا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ کتاب اللہ ہمارا مسلک ہے اور حدیث رسول اللہ کتاب اللہ کی تشریح ہے' ورنہ اس نام کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم قرآن کے منکر ہیں بلکہ حقیقت میں حسین ترین حدیث کتاب اللہ ہے اور ہمارا ایمان اسی کتاب اللہ پر ہے اور کتاب اللہ کی تشریح سنت رسولؐ میں ہے' اس لئے جو لوگ ان دونوں کو چھوڑ کر بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں وہ شفاعت پیغمبر کے حقدار نہیں۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زبان و قلم عاجز و درماندہ ہیں کیونکہ مقام محمدیت فکر کی بلند پروازیوں اور قلم کی جولانیوں سے بہت بالا ہے' آپؐ کے مقام کی رفعت و عظمت کا صحیح اندازہ ملائکہ مقربین کو بھی نہیں' ہاں ہاں یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے پر بھی جل جاتے ہیں' آپؐ نے خود فرمایا ہے کہ مجھے حریم ذات میں ایسا وقت بھی میسر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس میں کسی نبی' مرسل اور فرشتے کو بھی داخل انداز کی اجازت نہیں کسی نے اسی حدیث کو مد نظر رکھ کر کہا ہے۔

بلا شبہ تسخیر مہ کامل کچھ چیز نہیں' افلاک کے تارے توڑنا بھی کچھ مشکل نہیں اور بے ساحل سمندروں کا احاطہ کر لینا بھی کٹھن بات نہیں' مگر مرد کامل کا احاطہ کرنا ایک نہایت ہی مشکل اور دشوار امر ہے۔

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ عقل انسانی' مقام مصطفیٰ کی رفعت و عظمت کا اندازہ کرنے سے قاصر ہی نہیں بلکہ بے بس اور لاچار بھی ہے۔

اس وقت ہمارا موضوع سخن آپ کی ذات میں پائے جانے والے جملہ کمالات و مناقب پر روشنی ڈالنا نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ امت کو' آپ کا کس قدر ادب ملحوظ رکھنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ بے خبری ہی میں انسان کے تمام اعمال اکارت چلے جائیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُو لَاتَرْفَعُوْآ اَصْواتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَاتَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:۲)

"اے مومنو! اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو' اور نہ انہیں اس طرح بلند آواز سے بلاؤ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

محولہ بالا آیت کے الفاظ لَا تَرْفَعُوْآ سے جہاں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کسی مومن کی آواز کو' نبیؐ کی آواز سے بلند نہیں ہونا چاہیے وہاں اس سے یہ بات بھی مستنبط ہوتی ہے کہ اگر کسی امر کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا کوئی فرمان یا حکم موجود ہو تو اسے سب پر فوقیت دی جائے نہ یہ کہ آپؐ کے حکم کو چھوڑ کر کسی دوسرے غیر معصوم آدمی کے قول کو برتر خیال کیا جائے' ایسا کرنے سے اس انسان کے قول کو حضرت نبی کریم ﷺ کے قول پر فوقیت حاصل ہو جائے گی اور یہ ایک نہایت ہی بے ادبی کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گی' جس میں انسان کے اعمال ضائع ہو جانے کا شدید خطرہ پایا جاتا ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ جب محض آواز کی بلندی' اعمال کے ضیاع کا باعث بن سکتی ہے تو کیا رسول کریم ﷺ کے قول کو ترک کرنے' اور دوسرے کے قول کو مرجح قرار دے کر اسے اختیار کرنے سے اعمال باطل نہ ہو جائیں گے' یقیناً ہوں گے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی شان میں فرماتا ہے۔

﴿قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ (المائدہ: ۱۵-۱۶)

"بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور بیان کرنے والی کتاب آئی ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی جو اس کی رضامندی کا خواہاں ہے' سلامتی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ اپنے اذن سے انہیں ظلمات سے نور کی طرف لے جاتا ہے' اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں رسول کریم ﷺ کی ایک صفت نور بیان کی گئی ہے' اور نور ظلمات کی ضد ہے' فرماتا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کتاب مبین دی ہے مگر اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیحات کی روشنی میں دیکھنا محض عقل سے اٹکل پچو نہ لگانا' تمہیں سلامتی کی راہوں کا سراغ اسی کتاب کے ذریعہ ملے گا' اعتقادی اور عملی ظلمتوں سے تم اسی کتاب کی وجہ سے چھٹکارا پاسکو گے اور صراط مستقیم کی راہنمائی بھی تمہیں اسی کے ذریعہ حاصل ہو گی' مگر یہ سب کچھ اسی صورت میں میسر ہو گا جب تم اسلامی تعلیمات کو رسول کریم ﷺ کے ارشادات اور آپؐ کی توضیحات کی روشنی میں دیکھو گے اگر آپ لوگوں نے آپؐ کے ارشادات کو پس پشت ڈال کر احکام اسلامیہ پر نظر و فکر کی تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ عقائد باطلہ اور اعمال سیئہ کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں کھو کر اپنی منزل سے بیگانہ اور نا آشنا ہو جائیں گے' اس لحاظ سے آپؐ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی نور کی روشنی میں ہمیں اپنے اعتقاد و عمل اور فکر و نظر کی اصلاح کرنی چاہئے۔

سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب: ۴۵-۴۶)

"اے نبیؐ ہم نے آپ کو شاھد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں آپؐ کی ایک صفت سراجاً منیراً بیان کی گئی ہے سراج منیرا اس چراغ کو کہتے ہیں جو اپنی ذات میں بھی روشن ہو اور دوسرے چراغوں کو بھی روشن کرے، جس طرح انسان سورج کی روشنی میں، ضرر رساں چیزوں اور کھائیوں اور کھڈوں سے بچتا ہوا منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے، اسی طرح چراغ معنوی یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں انسان ضلالت و بدعت، کفر و شرک اور اعمال رذیلہ سے بچ کر اپنی منزل کو پالیتا ہے جس طرح مادی سورج کے طلوع ہو جانے کے بعد، ستاروں کی ضرورت نہیں رہتی، اسی طرح آفتاب رسالت کی موجودگی میں کسی اور روشنی کی ضرورت نہیں، جس طرح آفتاب کی موجودگی میں، چراغ جلانا ایک حماقت کی بات ہے، اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال وافعال کی روشنی کو ترک کر کے کسی دوسری روشنی کی جستجو کرنا یا اس کے پیچھے چلنا آفتاب رسالت کی توہین کے مترادف ہے۔ امتی لوگوں کے اقوال وافعال تو ایک طرف رہے، اب تو گذشتہ انبیاء کی بھی ضرورت نہیں رہی اگر بالغرض وہ بھی اس دنیا میں آجائیں تو انھیں اپنا نور نبوت بھی کوئی کام نہ دے، بلکہ وہ آپؐ ہی کے اطاعت گذار اور متبع بن کر رہیں، آپؐ خود فرماتے ہیں۔

((لَوْ كَانَ مُوْسىٰ حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ)).

"اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انھیں میری پیروی کے سوا اور کوئی چارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتا-"

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے:

"اَفَلَتْ شُمُوْس الاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا اَبَدً ا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تغرب"

"کہ پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے' اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلند افق پر جگمگاتا رہے گا-"

لہذا ہمیں اس مہر جہانتاب کی روشنی کے سوا' اور کسی روشنی کی ضرورت نہیں اور راہ ہدایت دکھلانے کے لئے ہمیں یہی کافی ہے-

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الانفال:۱۳)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ شدید عذاب دینے والا ہے-"

اس آیت میں بڑی وضاحت سے اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ رسول خدا کا نافرمان سخت عذاب کا مستوجب ہو گا لہذا جو شخص رسول کریم ﷺ کی قولاً کسی بھی رنگ میں نافرمانی کرتا ہے وہ عذاب الٰہی کا مورد ہو گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی اور رضامندی کی تمام راہیں آپؐ پر واضح فرمادی ہیں اور آپؐ نے ان امور کو امت کے سامنے کھول کر بیان کر دیا ہے' اب جو شخص آپؐ سے منہ موڑتا ہے دراصل وہ اپنے اوپر رحمت الٰہی کا دروازہ بند کر کے اپنے لئے جہنم کا دروازہ کھول لیتا ہے- رسولؐ کی نافرمانی کوئی معمولی چیز نہیں آپؐ کی نافرمانی کرنا تیز تلوار پر ہاتھ مارنے کے مترادف ہے' چنانچہ امت رسولؐ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے آئین' اوضاع' طرز گفتار' کردار اور اطوار میں رسول خدا کی پیروی کرے-

اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْلِيمًا﴾(النساء:٦٥)

''تیرے رب کی قسم اس وقت مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو آپس کے باہمی جھگڑوں میں اپنا حکم نہ بنالیں' پھر جو آپؐ فیصلہ کریں اس سے ان کے دلوں میں انقباض پیدا نہ ہو اور وہ اسے بشاشت قلبی سے تسلیم کر لیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کا آپس میں کوئی جھگڑا تھا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیصلہ کے لئے آئے' آپؐ نے ان میں سے ایک کے حق میں فیصلہ کر دیا' مگر جس کے خلاف فیصلہ ہوا وہ حضور علیہ السلام کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہوا۔ اور اپنے فریق مخالف کو ساتھ لے کر حضرت ابوبکر و عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہاں جا کر اپنا قضیہ پیش کیا' دوسرے آدمی نے بتایا کہ ہم اس سے قبل 'رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' آپؐ نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے مگر یہ آدمی نہیں مانتا اب یہ اس سلسلے میں آپ کے پاس آگیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے' آپؓ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے نہایت برا فروختہ ہو کر کہا کہ یہ شخص خدا کے رسول کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا اسی وقت آپ نے تلوار سونت لی اور اس آدمی کو وہیں ڈھیر کر دیا۔

معلوم ہوا کہ جو فیصلہ رسول کریم ﷺ کسی امر کے بارے میں کر چکے ہیں اس کا ماننا اور اس پر عمل پیرا ہونا مومن کا شیوہ ہے' اگر کوئی رسولؐ خدا کے فیصلے پر مطمئن نہیں اور اسے حیلوں بہانوں سے ٹالنا چاہتا ہے' تو خدائے برتر قسم کھا کر فرماتا ہے کہ ایسا شخص مومن نہیں ہو سکتا۔

بلا شبہ امت رسول پر حضور علیہ السلام کی اتباع اور فرمانبرداری فرض ہے اور جو شخص آپؐ کی اتباع سے انحراف کرے گا وہ کبھی بھی ذراہ حق کو نہ پا سکے گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپؐ کی سچی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (الحجرات : ۱)

"اے مومنو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو' یقیناً وہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

اس آیت میں مومنین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے معاملے میں سبقت نہ کریں' سبقت کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو پس پشت ڈال کر کسی دوسرے کے قول کو مقدم کرے' ایسی سبقت سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی توہین لازم آتی ہے' کیونکہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو ہر حال میں مقدم کیا جائے اور اس کے غیر کو ان کے مقابلہ میں کسی قسم کی ترجیح نہ دی جائے۔

خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو مقدم کرنے کا حکم بلاوجہ نہیں دیا گیا بلکہ انہیں مقدم کرنے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات علیم ہے اور علیم بھی اس قسم کا ہے کہ کائنات کا کوئی گوشہ اور کوئی ذرہ اس کے علم سے باہر نہیں ہے اب اگر کوئی شخص ایسی علیم ہستی کے حکم کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کے حکم کو مقدم کرتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں اس شخص کو زیادہ علیم سمجھتا ہے اور یہ علم باری تعالیٰ کی توہین ہے۔

دوسری بات یہ فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس الفاظ کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ خدا اور رسولؐ کے احکام کو پس پشت ڈال کر یہ نہ سمجھ لینا کہ ایسا کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے' بلکہ اس سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ جیسے تم نے اس کے احکام کی توہین کی ہے وہ تمہیں دنیا میں ذلیل و رسوا کر دے کیونکہ عزت اور ذلت اسی کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔﴿تعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾

جو اس کے احکام کی عزت کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے اور جو اس کے احکام سے منہ موڑ کر اس کی ذلت کرتا ہے' خدا تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتا ہے اور یہ جو تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے حکم کی توہین نہ تھا بلکہ ہم نے صرف اس کی ایک توجیہہ بیان کی تھی' اس کے جواب میں واضح ہو کہ وہ تمہاری باتوں کو سنتا بھی ہے اور تمہاری قلبی کیفیات کو جانتا بھی ہے تو ان صفات کے حامل خدا سے کسی شخص کی کون سے بات پوشیدہ رہ سکتی ہے' اصل بات یہی ہے کہ جب انسان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ یہ خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے تو اسے بسر و چشم قبول کرنا چاہیے اور اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے حکم کو ہرگز ترجیح نہ دینی چاہیے یہی ایمان کا تقاضا ہے اور یہی تقویٰ کی علامت ہے۔

لہٰذا اے لوگو جو خدا کے احکام کو پس پشت ڈال کر غیر معصوم لوگوں کے اقوال کو ترجیح دیتے ہو یہ آیت تمہیں انتباہ کر رہی ہے کہ اس قسم کی باتوں سے باز آ جاؤ ورنہ تم سے ایمان اور تقویٰ رخصت ہو جائے گا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام خدا اور حدیث مصطفیٰ ﷺ

یہی مسلک اہلحدیث ہے

اہل حدیث کا مسلک ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے پیارے پیغمبر سید المرسلین خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، محبوب رب العالمین شمع رسالت سرور کائنات رہبر اعظم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ، حبیب خدا، فداابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ہی اہل اسلام کے لئے ایک نمونہ ہے، مسلمانوں کو ہدایت کی دعوت دی جاتی ہے اگر تم اللہ تعالیٰ سے کچھ انعام کی امید رکھتے ہو اور قیامت کی بہتری چاہتے ہو تو خیر البشر سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ کی پیاری زندگی کو اپنی زندگی کے لئے عمدہ نمونہ بنالو اور آپؐ کی پیروی کرو اور ان کی عظیم پاک زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنالو آپ کی کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔

معصومیت کس کے لئے ہے؟

مسلمانو! یاد رکھو کہ معصوم عن الخطاء صرف پیغمبر خدا ﷺ ہی ہیں، کیونکہ باری تعالیٰ نے ان کی عصمت کی ضمانت دی ہے۔

﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم ۲،۳،۴)

"یعنی کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں اور وہ پیغمبر اپنی خواہش سے (شریعت میں) بات نہیں کرتا مگر وہ وحی ہوتی ہے جو (خدا کی جانب سے) کی جاتی ہے۔"

اس فرمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ اسلام کا یہ مقام بیان فرمایا ہے کہ وہ نہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول کر کوئی غلط بات کرتے ہیں اور نہ قصداً بھٹکتے ہیں، اس کی ہر بات خدا کی وحی ہوتی ہے' یہ فرمان سید الرسل امام الکل ﷺ کی عصمت کو ثابت کر رہا ہے کہ آپ غلط بات کہنے اور عمل کرنے سے معصوم ہیں 'مگر آپ کے سوا ہر شخص خواہ وہ کوئی صحابی ہو یا امام یا ولی وہ معصوم نہیں ہو سکتا صرف پیغمبر اعظم محمد رسول ﷺ کی ذات ہی معصوم ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ۸۰)

"جس نے بھی پیغمبر کی اطاعت کی گویا اس نے خدا کی اطاعت کی۔"

یہی مسلک' حقہ ہے' صرف سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت باری تعالیٰ کی اطاعت ہے' پیغمبر خدا کے سوا کسی کی اطاعت یا تقلید کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے سوا ہر شخص غیر معصوم ہے اس لئے جو لوگ غیر معصوم انسان کی تقلید اور اطاعت کو ضروری سمجھتے ہیں وہ گمراہ ہیں' صرف پیغمبر اسلام کا بتایا ہوا طریقہ ہی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے' اس کے علاوہ باقی سب طریقے باطل اور گمراہی ہیں۔

﴿مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى﴾ (بخاری شریف)

"اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔"

ہماری نجات کا واحد ذریعہ

﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر: ۷)

"اور وہ پیغمبرؐ تم کو جو دیں اسے لے لو' اور جس سے تم کو روکیں اس سے رک جاؤ' اور اللہ سے ڈرتے رہو' کیونکہ اس کا عذاب سخت ہے۔"

یہ آیت کریمہ سید الرسل خیر البشر محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازل ہوئی اور تمام مسلمانوں کو حکم ہے جو میرا رسولؐ دے اسے بلا حیل و حجت قبول کرلو اور جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روکے فوراً رک جاؤ خواہ کسی کی عقل میں آئے یا نہ آئے اور نافرمانوں کے لئے سخت عذاب ہے۔

خدا کے آخری پیغمبرؐ کی آخری وصیت

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے شمع رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ)). (موطا امام مالک)

"میں تم میں (اے امت) دو چیزیں چھوڑ تا ہوں جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے' ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔"

خدا اور مصطفیٰؐ سے آگے بڑھنا حرام ہے

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (الحجرات: ۱)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور جانتا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا ہے باری تعالیٰ فرماتے ہیں اے ایمان والو! میرے اور میرے پیارے رسول ﷺ کے فرمان کے آگے بڑھنا گستاخی ہے اور اس کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ نبوت کا مقابلہ اعمال کو برباد کرتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرنا اعمال کو ضائع کرنا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾(الحجرات : ۲)

"مومنو! اپنی آواز پیغمبرؐ کی آواز سے بلند نہ کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو' اس طرح بلند آواز سے نہ پکارو ایسا کرنے سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔"

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اب میں رسول اللہ ﷺ سے ایسی آہستہ بات کروں گا' جیسے کوئی راز کی بات کہتا ہے علاوہ اس کے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی پست آواز سے بات کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہوتی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

سرورِ کائنات رہبرِ اعظم ﷺ کا فرمان

۱ — ((عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ يَهْلِكَا اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رَفَعَا اَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَاَشَارَ اَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ ابْنِ حَابِسٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَاَشَارَ الْآخَرُ قَالَ نَافِعٌ لَااَحْفَظُ اسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَاتَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ الآيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسُوْل اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیْہِ وسَلّم حَتّٰی یَسْتَفْھِمَہُ))۔ (رواہ البخاری فی تفسیر سورۃ الحجرات)

" صحیح بخاری میں نافع بن عمر ابن ابی ملیکہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ دو نیک شخص یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ ہلاک ہونے کو تھے کہ انھوں نے رسول ﷺ کے روبرو اپنی آوازیں بلند کیں، جبکہ آپ کے پاس قبیلہ بنی تمیم کے سوار آئے تھے، ایک نے کہا کہ اقرع بن حابس جو قبیلہ بنی مجاشع میں سے ہے امیر مقرر ہو، دوسرے نے کسی اور کے لئے اشارہ کیا، نافع کہتے ہیں مجھ کو اس کا نام یاد نہیں رہا، اس وقت ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا اس معاملہ میں تم صرف میری مخالفت کرتے ہو، عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں تمہاری مخالفت نہیں چاہتا، اس میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، مسلمانو! اپنی آوازیں بلند نہ کرو۔ الخ۔ ابن زبیر کا قول ہے کہ پھر تو عمرؓ کا یہ طریقہ ہو گیا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ پوچھ نہ لیتے تھے کہ یہ تم نے کیا کہا، عمرؓ کی کوئی بات سمجھ نہ سکتے تھے۔

صحابہ کرامؓ کا تعظیم رسالت عجیب تھا!

۲۔ ((عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم افْتقد ثابتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْلَمُ لَك عِلْمَہٗ فاتاہُ فوجدہٗ جالسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَكّسًا رَاْسَہٗ فَقَالَ لَہٗ ماشانك فقال شرٌّ كانَ یرْفعُ صوْتَہٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم فاخبرہُ اَنّہٗ قال كذا وَكذا فَقَالَ مُوْسٰی فَرَجَعَ اِلَیْہِ الْمَرَّۃَ الآخرۃ ببشارۃٍ عَظِیْمَۃٍ فَقَالَ اِذْھَبْ اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ))۔

(رواہ البخاری فی تفسیر سورۃ الحجرات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"موسیٰ بن انس نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا' تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں آپؐ کے پاس ان کی خبر لائے دیتا ہوں' چنانچہ گئے تو ان کو اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے پایا پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت نے کہا' برا حال ہے' میں اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی رکھا کرتا تھا اس لئے میرے عمل نابود ہو گئے' اور میں دوزخی ہو گیا' پھر وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ثابتؓ یہ کہتے ہیں' موسیٰؒ کا قول ہے کہ وہ شخص ثابت کے پاس دوسری مرتبہ بہت بڑی بشارت لے کر گیا آپؐ نے حکم دیا کہ ثابت سے کہہ دو کہ تم دوزخیوں میں سے نہیں ہو' بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔"

(چنانچہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے)

یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو ثابت رضی اللہ عنہ نے سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبرؐ کے روبرو منع ہے اور جس کی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے۔

سبحان اللہ سید الرسل ﷺ کے اصحاب کرامؓ کیسے باادب تھے' اور دل میں کس قدر خوف وخشیت تھی۔

صدیقؓ اور صدیقہؓ کا دربار رسالت میں عجیب واقعہ

۳- ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ علی النبیَ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عائِشَة عالِیًا فلمّا دخل تناولها لِیَلْطِمَهَا وَقَالَ اَلَا اَرَاكِ تَرْفَعِیْنَ صَوْتَكِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صلی علیه وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْجُزُہٗ وخرج اَبُوْبَکْرٍ مُغْضِبًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَکَثَ اَبُوْبَکْرٍ اَیَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ علی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فقال لهما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَدْخِلانِیْ فِیْ سِلْمِکُمَا کَمَا اَدْخَلْتُمَانِیْ فِیْ حَرْبِکُمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا)).

(رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب)

یعنی نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور اتفاقاً عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلند آواز سے بولتے ہوئے سنا' آپ نے گھر میں جاکر عائشہؓ کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑا اور یہ کہا میں تم کو دیکھتا ہوں کہ اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی رکھتی ہو' اس وقت رسول اللہ ﷺ ابو بکر صدیق کو روکتے رہے' اور ابو بکر خفا ہو کر چلے گئے رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر صدیق کے چلے جانے کے بعد فرمایا کیوں دیکھا میں نے تم کو ایک مرد کے ہاتھ سے بچالیا' نعمان کا قول ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے چند یوم توقف کیا اور ایک دن پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور یہ دیکھا کہ دونوں نے صلح کرلی ہے' ابو بکر نے کہا جس طرح تم دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں دخیل کر لیا تھا' صلح میں بھی کرو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اچھا ہمیں منظور ہے۔ اچھا ہمیں منظور ہے۔

اس کو ابوداؤ نے کتاب الادب میں روایت کیا ہے:

الحاصل غور کرنے کا مقام ہے کہ صرف اتنی بے ادبی کہ بات کہنے میں آواز بلند ہو جائے اس کی یہ سزا ٹھہرائی گئی کہ صحابہ کرام کے تمام اعمال اور عمر بھر کی جانفشانیاں حبط اور اکارت ہو جائیں جن کے ایک عمل کے برابر ہماری ساری عمر کے اعمال نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی اور نبی کی نبوت آج نہیں چل سکتی تو کسی امام کی فقہ بھی آج نہیں چل سکتی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تورات کا ورق پڑھ کر سنایا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی حالت متغیر ہوگئی اور چہرہ مبارک پر آثار غضب پیدا ہوگئے' باوجود خلق عظیم کے ایسے جلیل القدر صحابی پر عتاب فرمایا' چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

((عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَاتَرٰی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَلَوْكَانَ مُوْسٰی حَيًّا وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ)). (رواه الدارمی' مشکوٰۃ)

''دارمی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کا نسخہ لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تورات کا نسخہ ہے' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہوگئے تو وہ پڑھنے لگے' ادھر حضرت ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا' ابو بکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا' عمر تم تباہ ہو گئے کیا تم حضرت رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتے؟ عمر رضی اللہ عنہ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر کہنے لگے' میں خدا اور رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں' ہم اپنے پروردگار اور دین اسلام اور اپنے نبی محمد ﷺ سے راضی ہیں' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اگر موسیٰ علیہ السلام تم میں ظاہر ہوتے اور تم لوگ مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے تو تم ضرور گمراہ ہو جاتے اور اگر موسیٰ علیہ السلام اس وقت موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے۔"

اب ہر عقل سلیم والا سمجھ سکتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی صرف اتنی حرکت اس قدر ناگوار طبع غیور ہوئی' تو کسی اور کی اس تقریر سے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل میں شک ڈال دیتی ہے' کیسی اذیت پہنچتی ہوگی' کیا یہ ایذا رسانی خالی جائے گی' ہرگز نہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ احزاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (الاحزاب: ۵۷)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرے گا اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی کرنے والے آخرت میں عذاب شدید میں مبتلا ہوں گے' اور دنیا میں بھی وہ برباد ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبویؐ کو چھوڑ کر امتی کے قول کی طرف آنا منافقت ہے

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا﴾ (النساء : ٦١)

"جب ان (نام نہاد مسلمان منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ (فیصلہ کے لئے) اس چیز کی طرف آؤ' جو اللہ نے اتاری ہے (قرآن مجید) اور رسولؐ کی طرف آؤ تو ان منافقوں کو تو دیکھے گا کہ یہ تجھ سے ہٹ رہتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ سورۂ نساء میں فرماتا ہے:

﴿فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا﴾ (النساء : ٦٢)

"پھر کیا ہوا جب ان کو اپنی کرتوت کی وجہ سے (کہ رسولؐ کا فیصلہ نہ مانا) مصیبت پہنچی' پھر تیرے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ بخدا ہماری غرض تو صرف سلوک اور میل ملاپ تھا۔"

یعنی مقتول کے وارث سید العرب والعجم آنحضرت ﷺ سے کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس آپ کی اپیل لے کر نہیں گئے تھے' بلکہ اس خیال سے گئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سب کی آپس میں صلح کرادیں گے۔

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں امتی کے قول پر عمل کرنے والے کا حشر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیارے پیغمبر اعظم ﷺ یہ لوگ منافق ہیں' یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے فیصلے کو پسند نہیں کرتے:

﴿اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا﴾ (النساء: ٦٣)

''یہی لوگ (منافق) ہیں کہ جو کچھ ان کے دلوں میں (نفاق) ہے' اللہ تعالیٰ جانتا ہے' پھر (اے پیارے پیغمبر) ان سے منہ پھیر لے اور ان کو (نفاق چھوڑ دینے کی) نصیحت کر اور ان سے ان کے حق میں مؤثر بات کہہ۔''

سرور کائنات محمد رسول اللہؐ کے فیصلہ سے انکار کا نتیجہ

ایک دفعہ خاتم الانبیاء سید العرب والعجم خیر البشر رہبر کائنات شمع رسالت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حبیب خدا ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی اور دوسرے منافق کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا' منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف سے فیصلہ کرائیں گے مگر یہودی نے کہا کہ سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کرائیں گے۔ چونکہ دونوں متفق ہو کر فیصلہ کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں کی باتیں سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا منافق کچھ ناراض ہو گیا اور باہر آ کر یہودی سے کہا چلو حضرت عمرؓ سے نظر ثانی کرا لیں۔ کیونکہ منافق نے سوچا حضرت عمر فاروقؓ کا فیصلہ غیر مسلموں کے سخت خلاف ہوتا ہے' منافق کا خیال تھا کہ میرے حق میں فیصلہ ہو جائے۔ دونوں حضرات دربار فاروقی میں پہنچے اور منافق نے بڑی ہوشیاری سے کہا کہ میرا حق ہے' اور جب فاروق اعظم نے یہودی سے پوچھا تو یہودی نے کہا کہ میں آپ سے زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس جھگڑے کا فیصلہ شمع رسالت رہبر اعظم رسول اللہ ﷺ میرے حق میں فرما چکے ہیں' اب منافق نظر ثانی کے لئے آیا ہے' حضرت عمر فاروقؓ سخت غصہ و غضب میں آ گئے' اور منافق کی گردن اڑا دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس منافق کو قتل کر دیا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضور ﷺ کے فیصلہ کو نہ مانے' عمرؓ اس کا فیصلہ یوں کرتا ہے:

((هٰذَا قَضَاءُ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وَسَلَّمَ)).

"یہی فیصلہ ہے اس شخص کا جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر رضامند نہیں ہوتا۔"

<u>حضرت عمر فاورق ؓ پر قتل کا دعویٰ</u> ❊ اس مقتول کے وارثوں نے سید الکونین رہبر کامل محمد ﷺ کی عدالت میں حضرت عمر فاروق ؓ پر خون کا دعویٰ دائر کر دیا کہ حضرت عمرؓ نے ایک انسان کو قتل کر دیا ہے' سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ قاضی وقت ہیں' عدالت عالیہ میں مقتول کے وارث اور عمرؓ موجود ہیں' اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام خدائی فیصلہ لے کر آئے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

﴿حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: ٦٥)

"تو قسم ہے تیرے رب کی (اے پیارے رسولؐ) نہیں ایمان لائیں گے یہاں تک کہ تجھ کو اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں' پھر آپ جو فیصلہ صادر فرمادیں اس سے اپنے دلوں میں کچھ تنگی نہ پائیں بلکہ بسر و چشم تسلیم کر لیں۔"

یعنی یہ لوگ کلمہ پڑھنے اور مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے' حج' نماز' اور زکوۃ ادا کرنے والے جب تک دین و دنیا کے تمام تنازعوں اور جھگڑوں میں پیارے پیغمبر محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو حاکم اور جج نہ بنائیں ہرگز مومن نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کا فیصلہ

جب کسی مسئلہ میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے' اللہ تعالیٰ اور اس کے عظیم و پیارے پیغمبر اعظم سید المرسلین رحمتہ للعالمین محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کریں۔

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء : ٥٩)

"اگر تمہارے کسی مسئلہ میں جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔"

اب جب کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور کوئی نیا نبی اور رسولؐ نہیں آسکتا تو پہلے رسولؐ کی تابعداری سے خدا کی اطاعت ہو سکتی ہے' بغیر رسولؐ کی تابعداری کے اللہ کی فرمانبرداری ہو ہی نہیں سکتی' اللہ کے رسول کی تابعدای ہی اللہ کی فرمانبرداری ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا' مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾

(النساء: ٧٩-٨٠)

"(اے محمدؐ) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے' اور اللہ بطور گواہ کافی ہے' جو رسول ﷺ کا کہا مانے گا' وہ دراصل خدا کا حکم مانے گا' اور جو رخ پھیرے گا' تو ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے"

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی کریمؐ ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے' جو اللہ کے رسول کی اطاعت کرلے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرلے گا' اور جو اللہ کے رسول سے محبت کرلے گا' وہ اللہ سے محبت کرلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا' اسی طرح جس نے رسولؐ کی نافرمانی کی' اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی' اپنے رسول کی نافرمانی سے خدا ناخوش ہوتا ہے' جس طرح اپنے نافرمانوں سے ناخوش ہوتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(النساء : ۱۱۵)

"اور جو شخص راہ ہدایت کھل چلنے کے بعد اللہ کے رسولؐ کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسری راہ پر چلے گا ہم اس کو اسی راہ پر چلائیں گے جس پر وہ چلے گا اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے' اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

حضورؐ کی ذات بھی اعلیٰ' بات بھی اعلیٰ

﴿اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف : ۱۸۵)

"(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کیا انہوں نے آسمان و زمین کی مملکت میں اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر کبھی غور نہیں کیا اور اس بات پر کہ ممکن ہے اجل قریب ہی آ گئی ہو؟ پھر اب یہ اس کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے۔"

تمام فضائل کائنات عالم میں سید الاولین و آخرین' شفیع المذنبین' رحمتہ للعالمین' خاتم النبیین' محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ' فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں' اسی طرح آپؐ کے کلام کی فضیلت تمام مخلوق کے کاموں پر ہے' مثل تمام بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے' اس علم حدیث شریف کا موضوع رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے' اس حیثیت سے کہ آپ شریعت میں اللہ کے رسول ہیں اور حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے قول و فعل اور تقریر کو کہتے ہیں' اور اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے دونوں جہاں کی سعادت اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

علامہ ازدی مصریؒ کا عارفانہ کلام

ازدی مصری اپنی کتاب "المؤتلف" کے صفحہ ۱۳۶ پر خوب فرماتے ہیں:

عِلْمُ الحدیثِ لَهُ فضلٌ ومنقبةٌ   نالَ العلاءَ بهِ مَنْ كانَ مُعِينًا

"علم حدیث کی بڑی فضیلت ہے اور اس کی اعانت و مدد کرنے والا بلند مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے۔"

ما حازَهُ ناقصٌ إلّا وكمّلَهُ   أو حازَهُ عاطلٌ إلّا بهِ حليًا

علم حدیث کو پڑھ کر ناقص ترین انسان کامل بن جاتا ہے اور قبیح و بدصورت آدمی حسین و خوب صورت بن جاتا ہے۔

في الحديثِ فلا يخفى جلالتُهُ   فإنّهُ مِنْ عُلُومِ الدِّينِ عمّانُ

علم حدیث کی عظمت' جلالت پوشیدہ نہیں ہے' بے شک وہ علوم دین کا دریا ہے۔

عَمّانُ فيضٍ طويلُ الباعِ مكرمةً   فيهِ جُمَانٌ وياقوتٌ ومَرْجانُ

یہ دریائے فیض بزرگی میں دراز بازو ہے' اس دریا میں بڑے قیمتی موتی یاقوت و مونگے ہیں۔

كُلُّ العلومِ سنيٌّ لكن يافتي   أهلُ الحديثِ لِدِينِ اللهِ أعوانُ

جو بھی علوم ہیں وہ بلند پایہ اور بلند مرتبہ ہیں لیکن اہل حدیث اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔

حدیث رسالت کی شان اور صاحب نبوت کی زبان

حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

((قالَ صلّى بنا رسولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذاتَ يومٍ ثُمَّ أقبلَ علينا بوجهِهِ فوعظنا موعظةً بليغةً ذرفتْ مِنها العُيونُ ووجلتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہ موعظۃُ مُودِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ))۔ (احمد' ابو داؤد' ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی' نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا وعظ فرمایا' جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل دہل گئے' ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ایسا وعظ آپ نے فرمایا ہے یہ تو جیسے کوئی رخصت کرنے والا رخصتی کے وقت خصوصی باتیں کہتا ہے تو ہمیں وصیت و نصیحت کیجئے' آپ نے فرمایا' میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' اور مسلمان بادشاہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو اور جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا' ایسی حالت میں میری سنت کو لازم پکڑلو اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو' اور اس کو دانتوں سے تھام لو اور نئی باتوں سے بچتے رہو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ حدیث پر عمل کرنا اختلاف و بدعت سے بچاتا ہے اور جو اس سے بچ گیا وہ نجات پانے کا مستحق ہے۔

حدیث رسولؐ پر عمل نجات کا واحد راستہ ہے

آفتاب رسالت رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَرَکْتُ فِیْکُمْ اثْنَتَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ))۔ (رواہ الحاکم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تم کبھی بے راہ نہیں ہو سکتے (۱) اللہ کی کتاب (۲) میری سنت یعنی حدیث۔"

یعنی دونوں چیزیں مشعل راہ ہدایت ہیں' اور یہی دونوں چیزیں چاند و سورج ہیں جس کے ہاتھ میں یہ دونوں یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف ہوں وہ ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتا' اختلاف کے وقت حدیث اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والا سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے' سرور کائنات رہبر کامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((مَنْ تمسّك بِسُنّتي عِنْد فساد أُمّتي فَلَهُ أجرُ مِائَةِ شهيدٍ)). (بیہقی)

"یعنی میری امت کے فساد کے وقت میری حدیث پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔"

حدیث نبوی اور سنت رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والے نبی ﷺ کے ساتھ جنت میں رہیں گے۔

احادیثِ رسول اللہؐ کے عجیب فضائل

((مَن احبّ سُنّتي فقدْ احبّني ومَنْ احَبّني كَانَ مَعِي فِي الجنّة)). (ترمذی)

"جس نے میری سنت (حدیث) سے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔"

حدیث نبوی افضل ترین عبادت ہے ٭ حضرت امام وکیع فرماتے ہیں:

((ما عبد اللّه بشيءٍ افضلَ من الحديثِ ولَوْ لا الحديثُ افضلُ عندي من التّسبيح ما حدّثتُ)). (شرف اصحاب الحدیث ص: ۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حدیث سے بہتر کوئی عبادت نہیں‘ حدیث میرے نزدیک تسبیح سے بہتر ہے اگر تسبیح سے افضل نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔“

حدیث نبوی نجات کا ذریعہ ہے ☆ جو لوگ اللہ کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے لئے حدیث بہترین ذریعہ ہے‘ سفیان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَا اَعْلَمُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِن الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْحَدِیْثِ لِمَنْ اَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ. (تاریخ بغداد ص: ۸۳)

”میں نہیں جانتا کہ زمین پر کوئی علم حدیث کے طالب سے اچھا ہو‘ اس کے لئے جو اس سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہو۔“

علم حدیث گویا نفلی صلوٰۃ ہے ☆ محمد بن عطاء رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن یسار ہم کو حدیث سنارہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے فرمایا:

اِذَا اَنْتَ فَرَغْتَ مِنْ حَدِیْثِكَ فَسَلِّمْ فَاِنَّكَ فِی الصَّلٰوةِ. (تاریخ بغداد)

”جب تم حدیث پڑھا کر فارغ ہو جاؤ تو سلام پھیر دو‘ اس لئے کہ اب تک تم نماز میں تھے۔“

حدیث نبوی پڑھنا نفلی نماز ہے ☆ امام وکیع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ الصَّلَاةَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَدِیْثِ مَا حَدَّثْتُ. (تاریخ بغداد)

”اگر میں یہ جانتا کہ نفلی نماز حدیث سے بہتر ہے تو حدیث نہ بیان کرتا یعنی نفل نماز سے میرے نزدیک حدیث خوانی افضل ہے۔“

اشاعت حدیث نبویؐ کی افضلیت ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نضر اللّٰه عبدا سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه کما سمعه)).

(شرف اصحاب الحدیث ص: ۱۷)

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ خوش و خرم رکھے جس نے ہماری حدیث کو سن کر یاد کر لیا اور اسی طرح دوسروں کو پہنچادیا۔“

اسی نضرت و بہجت اور خوشنودی کی طرف علامہ ابوالعباس الغرفی نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

اهلُ الحدیث عصابةُ الحقِّ فازوا بدعوةِ سیّدِ الخلقِ

حدیث والے حق جماعت کے لوگ ہیں جنہوں نے سید الخلائق (ﷺ) کی دعا کی کامیابی حاصل کی ہے۔

فوجوهُهم زهرةٌ منضرةٌ لألاؤها کتألّقِ البرقِ

ان کے چہرے نہایت ہی منور اور رونق دار ہیں جو بجلی کی طرح چمکتے ہیں------

یالیتنی معهم فیدرکنی ما ادرکوه بها من السَّبقِ

کاش میں بھی حدیث والوں کے ساتھ ہوتا' تو جو سبقت اور فضیلت ان کو حاصل ہے' مجھے بھی حاصل ہوتی۔

حدیث پڑھنے اور پڑھانے والے محمد رسول اللہ ﷺ کے جانشین ہیں

یہی حدیث پڑھنے اور پڑھانے والے محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے جانشین اور خلیفہ ہیں۔ آپ نے ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دعا فرمائی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

((اللّٰهم ارحم خلفآئی قال قلنا یارسول اللّٰه ومن خلفآئك قال صلی اللّٰه علیه وسلم الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی وسنتی ویعلمونها الناس)). (شرف اصحاب الحدیث ص: ۳۲)

"اے اللہ! تو میرے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے خلفاء وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیثوں اور سنتوں کو روایت کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔

اہلحدیث ہی درود پاک کی وجہ سے حضورؐ کے مقربین ہوں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ختم المرسلین محبوب رب العالمین رہبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صلٰوۃ))۔

''بے شک قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہوں گے' جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔''

حضرت ابو نعیم اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ زبردست فضیلت حدیث کے روایت کرنے اور پڑھنے والوں کے ساتھ مخصوص ہے' اس لئے کہ کوئی جماعت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے میں ان علماء حدیث کی جماعت سے بڑھ کر نہیں نہ درود شریف کے پڑھنے' اور نہ لکھنے میں۔

سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ سید الکونین آفتاب رسالت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا وَ کَتَبَ مَعَهٗ صَلٰوۃً لَمْ تَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِیَ ذٰلِكَ الْکِتَابُ))۔ (شرف اصحاب الحدیث ص: ۳۶)

''جو شخص مجھ سے کسی علم کو لکھے' یعنی میری حدیثوں کو لکھے اور اس کے ساتھ مجھ پر درود بھی لکھے' تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اسْمِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی ذالك الکتاب))۔ (شرف اصحاب الحدیث ص:۳۷)

"جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا' فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔"

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک ان کتابوں پر درود ہے' ان پر خدا کی رحمت اترتی رہتی ہے۔ محمد بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اباجان آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا' فرمایا مجھے بخش دیا' میں نے کہا' کس عمل پر" جواب دیا کہ صرف اس عمل پر کہ میں ہر حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

اصحاب حدیث کا جنت میں داخلہ ✽ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ امام المتقین سید الثقلین رہبر کائنات ﷺ نے فرمایا:

((اذا کان یوم القیامة یجیئی اصحاب الحدیث ومعهم المحابر فیقول الله لهم انتم اصحاب الحدیث قال ما کنتم تکتبون الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم انطلقوا الی الجنة))۔

(القول البدیع للسخاوی ص:۱۸۹)

"قیامت کے دن اصحاب الحدیث اس حال میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ دواتیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود لکھتے رہے یعنی ہر حدیث کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے رہے لہٰذا اس درود شریف کی برکت سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے متعدد محدثین کے خواب تحریر فرمائے ہیں کہ بعض محدثین کی مغفرت اس لئے ہوئی کہ وہ حدیث کے ساتھ ہی ساتھ درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے۔ (ص:۱۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث حضرات کو خوشخبری ٭ سید الکونین آفتاب رسالت سرور کائنات رہبر کامل محمد ﷺ فرماتے ہیں۔

((یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ)).

(بیہقی فی کتاب المدخل)

"اس علم قرآن و حدیث کو حاصل کر کے آئندہ آنے والی جماعت میں سے اس کے عادل نیک ہوں گے' جو حد سے گذرنے والے لوگوں کی تحریف اور زیادتی کو دور کریں گے اور باطل پرستوں کی افترا پردازیوں اور جاہلوں کی تاویلات کو بھی ہٹائیں گے۔"

احادیث رسول اللہ ﷺ کے فضائل

قرآن حکیم و حدیث مصطفےٰ ﷺ کا حاصل کرنا دین اسلام اور دنیا کی سعادت مندی کا خاص ذریعہ ہے' حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

((مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ))(بیہقی)

"جو علم قرآن و حدیث کے طلب کے راستہ کو اختیار کرے گا تو ہم اس کے لئے جنت کے راستہ کو آسان کر دیں گے۔"

اور جو دینی اور شرعی علم حاصل کرتے کرتے مر جائے تو اس کے اور نبی کے درجہ میں صرف ایک درجہ کا فرق رہے گا' سید الکونین ﷺ نے فرمایا۔

((مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). (دارمی)

"جس کے پاس موت آئے اس حال میں کہ وہ اسلام زندہ کرنے کے لئے علم حاصل کر رہا تھا' تو جنت کے اندر اس میں اور نبیوں کے درمیان صرف ایک ہی درجہ (نبوت) کا فرق رہے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس علم سے علم قرآن اور حدیث مصطفیٰ ﷺ مراد ہے' اس سے طلب حدیث نبوی ﷺ کی فضیلت ثابت ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

((تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا)). (دارمی)

"رات کو تھوڑی دیر علم قرآن و حدیث کا حاصل کر لینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔"

حدیث رسول ﷺ کے یاد کرنے کی فضیلت

حدیثوں کا یاد کرنے والا قیامت کے دن عالم اور فقیہہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔ اور سید الرسل، ختم المرسلین، رہبر کائنات محمد رسول اللہ ﷺ اس کی سفارش فرمائیں گے' حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:۔

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي اَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). (شرف اصحاب الحديث)

"جو شخص میری امت کے لئے چالیس حدیثیں میری سنت کی یاد کرے' تو میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي اَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ بَعَثَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا)). (شرف اصحاب الحديث)

"جس نے میری امت کیلئے چالیس حدیثیں یاد کر لیں' جو ان کے دین کے بارے میں ہوں تو ان کو اللہ تعالیٰ فقیہہ اور عالم بنا کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔"

آفتاب رسالت پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي وَحَفِظَهَا وَ وَعَاهَا وَاَدَّاهَا)). (ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"اللہ تعالیٰ اس بندے کے چہرے کو خوش اور تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر ضبط اور حفظ کیا اور دوسروں کو سنایا۔"

اس لئے تمام صحابہ کرام اجمعین آنحضرت سے حدیثیں یاد کرتے تھے اور یاد کرنے کے بعد آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سنا بھی دیتے تھے تاکہ کماحقہ اس کی اصلاح ہو جائے' جیسا کہ حضرت براء بن عازبؓ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم سونے چلو' تو پہلے وضو کر لو اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر اس دعا کو پڑھ کر سو جایا کرو' خدانخواستہ اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہو گیا تو فطرت اسلامی پر مرو گے' وہ دعا یہ ہے۔

((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَ الْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ)) . (بخاری)

"اے اللہ! میں نے اپنی ذات اور جان کو تیرے حوالہ کر دیا اور اپنے کاموں کو تیرے سپرد کر دیا' اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا' تیری رغبت اور تیرے خوف سے' تیرے عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیرے پاس۔ اے اللہ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبیؐ پر ایمان لایا۔"

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس دعا کو دوبارہ آپ کو سنایا تو میں نے بجائے اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کے رسولك کہہ دیا' تو آپؐ نے فرمایا نہیں وبنبيك الذی ارسلت کہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حدیثوں کو مذاکرہ کے طور پر دہرایا جاتا تھا' کہ حدیث کے الفاظ محفوظ رہیں' رسول اللہ ﷺ نے حدیث کے یاد رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے' جیسے کہ وفد عبدالقیس کو فرمایا تھا۔

((اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَآئَكُمْ)). (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ان حدیثوں کو یاد کرلو اور اپنی قوم میں جا کر ان کی اشاعت کرو۔"

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے'

((اکثروا ذکر الحدیث فانکم لم تفعلوا یدرس علمکم))(جامع بیان العلم)

"حدیث کی بار بار تکرار کرتے رہو اور بار بار دہراتے رہو' اسی مذاکرہ سے اس کی زندگی ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ حدیثیں یاد کرتے تھے' فرماتے:

((یحفظ مالا یحفظون)) (بخاری)

ان حدیثوں کو ابوہریرہؓ یاد کرتا تھا' جن کو دوسرے لوگ یاد نہیں کرتے تھے۔

سنت مصطفیٰؐ اور اصحاب مصطفیٰؐ کے طریقہ کا مخالف جہنمی ہے

ارشاد خداوندی ہے:

﴿ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی ونصله جهنم وسآءت مصیرا﴾(النساء : ١١٥)

"جو بھی رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہے' اور مومنوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کی تابعداری کرلے تو اس کو ہم اس کے پسندیدہ راہ پر چلائیں گے' اور جہنم میں داخل کریں گے اور یہ (جہنم) برا ٹھکانہ ہے۔"

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ مومنوں کا طریقہ پیغمبر خداؐ کا بتایا ہوا ہے' اس لئے اس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنا پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے اور جو بھی ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اسی گواہی کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیں گے' تو اس سے صاف واضح ہو گیا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے طریقہ کو ترک کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کا کام ہے- اور حقیقتاً یہاں ایک ہی بات کا ذکر ہے کہ جو طریقہ سرورِ کائنات پیغمبرِ خدا ﷺ کا ہے وہی مومنوں کا طریقہ ہے' اس کو چھوڑنا پیغمبرِ اعظم ﷺ کی مخالفت ہے' اور یہ جہنمی راستہ ہے-

((وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا)).

"اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ (جہنم) بہت ہی بری جگہ ہے-"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کی مذمت کی ہے' اول' سید المرسلین محبوب رب العالمین سید عالم ہادیٔ سبل ختم رسل محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حبیبِ خدا رہبر کائنات ﷺ کی مخالفت اور آنحضرتؐ کے احکام سے سرتابی' دوسرا' رسول اللہ کے راستہ سے انحراف کرتے ہوئے دوسرے راستے کی پیروی' ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین جو احادیث مصطفیٰؐ کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں' ان کی حیثیت دین و اسلام کی بنیاد ہے اور اسی بنیاد پر دین کی عمارت تعمیر ہونی چاہیے-

رسولؐ اللہ کی ذات ساری مخلوق سے زیادہ وزنی ہے

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حِيْنَ اسْتَنْبَئْتَ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَآءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ فَزِنْهُ بِعَشْرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّةٍ لَرَجَحَهَا))

"یارسولؐ اللہ! یہ آپؐ نے یقینی طور پر کیسے جانا کہ آپؐ نبی ہیں' آپؐ نے فرمایا کہ میں بطحاء مکہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے' ایک فرشتہ تو میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی پاس آ گیا اور دوسرا زمین اور آسمان کے درمیان رہا' پہلے فرشتے نے کہا' کہ کیا یہ وہی ہیں' دوسرے نے کہا ہاں ہاں یہ وہی صاحب ہیں' پہلے نے کہا اچھا ان کا ایک آدمی سے وزن کرو چنانچہ میں اس سے تولا گیا' تو میں اس آدمی سے بھاری رہا' پھر اس نے کہا کہ ان کو دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو' تو میں ان دس آدمیوں کے مقابل میں بھاری رہا' پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے مقابل وزن کرو' چنانچہ ان پر بھی میں بھاری نکلا' اس نے کہا کہ ان کو ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو تو میں ان کے مقابل میں بھی بھاری رہا' پھر اس نے کہا کہ ان کو ساری امت کے مقابل وزن کرو' چنانچہ ساری امت کے مقابلہ میں بھی میرا وزن بھاری نکلا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام حدیث

حدیث کا مفہوم

سب سے پہلے لفظ حدیث کی کچھ توضیح کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے' تاکہ واضح ہو کہ حدیث کا لفظ قدیم کی ضد ہے اور اس کی جمع احادیث آتی ہے' قصوں اور کہانیوں پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ﴾

''کہ ہم نے ان کو پارینہ قصے بنادیا۔''

قرآن پاک پر بھی حدیث کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے' جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾

''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بات میں کون سچا ہو سکتا ہے۔''

اور آنحضرت ﷺ کے فرمودات وارشادات پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے' جیسے کہ قرآن کریم میں ہے کہ:

((وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا)) (التحریم : ۳)

''کہ جب نبی ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ایک کو رازدارانہ رنگ میں بات بتائی۔''

اس وقت ہمارا موضوع سخن وہ اقوال وافعال ہیں جو حضرت نبی کریم ﷺ سے صادر ہوئے جنھیں اصلاح محدثین میں حدیث وسنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ ❋ قبل اس کے کہ ہم حدیث کی اہمیت وعظمت پر خامہ فرسائی کریں' ایک شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں وہ یہ کہ حدیث کے متعلق یہ شبہ پیدا کیا گیا ہے کہ یہ ظنی ہے' جس سے قطعی اور یقینی علم حاصل نہیں ہوتا۔

ظن کی لغوی تحقیق ❋ اس شبہ کا اصل باعث یہ ہے کہ ''ظن'' کا لفظ اردو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی دونوں زبانوں میں مستعمل ہوتا ہے' اردو زبان میں ظن کا استعمال وہم و گمان اور شک کے معنوں میں ہوتا ہے' مگر عربی زبان میں یہ لفظ کسی قرینے کے بغیر ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

لغت کے مشہور امام حضرت راغب اصفہانی اس لفظ کی تحقیق میں فرماتے ہیں۔

الظَّنُّ اسْمٌ لِما يحصُلُ عنْ امارة ومتى قويتْ اَدَّتْ اِلَى الْعِلْمِ وَمَتى ضعُفتْ جدًّا لمْ يتجاوزْ حدّ التوَهُّمِ. (مفردات)

"ظن اس چیز کا نام ہے جو قرائن و علامات سے حاصل ہو اگر وہ قرائن و علامات قوی ہوں تو علم و یقین تک پہنچاتے ہیں اور جب یہ قرائن انتہائی کمزور ہوں تو اس وقت بھی ظن' توہم سے بڑھ کر نہیں ہوگا۔"

اور لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں اس کا مفہوم یہ بیان ہوا ہے کہ:

((الظَّنُّ شكٌّ ويقينٌ الا انّهُ ليس بيقينِ عيانٍ اِنَّما هُوَ تدبُّرًا)).

کہ ظن' شک اور یقین دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے مگر یہ یقین عینی نہیں ہوتا بلکہ استدلالی ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ:

"قرائن قویہ میں ظن کا استعمال اَنَّ اور اَنْ مخففہ کے ساتھ ہوتا ہے اور قرائن ضعیفہ میں اِنّ اور ان مخففہ کے ساتھ ہوتا ہے' جو معدوم قول و فعل کے ساتھ مختص ہیں" (مفرادت ص: ۳۱۹)

علم و یقین کے معنوں میں ظن کے استعمال کی مثالیں

۱- ﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ﴾ (البقرة : ٤٦)

"انھیں یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملیں گے۔"

۲- ﴿وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ﴾ (الحشر : ٢)

"انھیں یقین تھا کہ ان کے قلعے انہیں بچالیں گے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- ﴿بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ﴾ (الفتح : ۱۲)

"بلکہ تمہیں یقین تھا کہ آنحضرت ﷺ تبوک سے واپس نہیں ہوں گے۔"

جس جس جگہ پر ظن کا لفظ حق کے مقابل بیان ہوا ہے وہاں اس کے معنے شک اور وہم کے ہیں، جیسے

ا- ﴿اِنَّ الظَّنَّ لَايُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾ (یونس : ۳۶)

"ظن حق کے بالمقابل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔"

ب:﴿اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ﴾ (النجم : ۲۳)

"وہ لوگ صرف ظن اور ہوائے نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔"

ائمہ حدیث نے احادیث کے متعلق جو ظن کا لفظ استعمال کیا ہے، اس کا مفہوم یہ نہیں کہ حدیث محض ظنیات کا ذخیرہ ہے اور اس کے اندر علم و یقین کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حدیث کی صحت دلائل عقلیہ سے ثابت ہوتی ہے، یہ عینی اور سمعی چیز نہیں۔

مثال کے طور پر ائمہ نے رجال کے احوال اور قرائن سے بحث کر کے عقل و شعور سے حدیث کی صحت کو ثابت کیا ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے آنکھوں سے دیکھا یا کانوں سے سنا جائے، علم کا یہ مرتبہ عینی اور سمعی یقین سے دوسرے مرتبہ پر ہے۔

اس کے علاوہ جن چیزوں کو ہم آنکھوں سے دیکھتے یا کانوں سے سنتے ہیں ان کے متعلق ہمیں علم اور یقین تو حاصل ہو جاتا ہے مگر قطعیت وہاں بھی حاصل نہیں ہوتی۔ مثلاً سورج کو ہم دیکھ رہے ہیں مگر قطعیت کے ساتھ ہم اس کے فاصلے کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتے، پہاڑ کی بلندی کے متعلق یقینی طور پر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے قطعیت کا وجود دنیا میں شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے،

اور باتوں کو جانے دیجئے شریعت کے احکام کو لے لیجئے، محکمہ قضا میں جب کوئی آدمی دعویٰ دائر کرتا ہے اور قاضی مدعی اور مدعا علیہ دونوں کے بیانات سن کر فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیتا ہے تو کیا جو فیصلہ قاضی دیتا ہے وہ بالضرور صحیح ہی ہوتا ہے' یہ بات بالکل ممکن ہے کہ قاضی کا فیصلہ باوجود اس کی دیانت دارانہ کوشش کے واقعہ کے مطابق نہ ہو' خود رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس بعض دفعہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے آجاتے ہیں اور ایک آدمی ان میں سے اپنے نقطۂ نگاہ کو بڑی اچھی طرح وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں' لیکن میرا یہ فیصلہ حرام کو حلال نہیں کر سکتا' جب خدا تعالیٰ کا رسول اپنے فیصلے کے بارے میں یہ اظہار خیال کرتا ہے تو یقین اور قطعیت کہاں سے آئے گی' لہٰذا احادیث کے ظنی ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ ان سے جو علم و یقین حاصل ہوتا ہے وہ استدلالی ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ مشکوک' مظنون اور موہوم کیفیات کا حامل ہوتا ہے۔

اب ہم مقام حدیث کے متعلق چند گزارشات پیش کریں گے' جن سے معلوم ہو جائے گا کہ تشریعی امور میں حدیث کا مقام کیا ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے خطبات میں فرمایا کرتے تھے کہ:

((انّ خیر الحدیث کتابُ اللہِ وخیرَ الھدیِ ھدیُ محمّدٍ وَ شرَّ الأمورِ محدثاتُھا وکلُّ بدعۃٍ ضلالۃٌ وکلُّ ضلالۃٍ فی النّار)). (مسلم' ابوداؤد)

"بے شک تمام باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر راستہ سے بہتر نبی ﷺ کا راستہ ہے اور تمام کاموں میں سے بدترین وہ کام ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں' اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

اور آپؐ کی آخری وصیت امت مسلمہ کو یہ تھی کہ:

ترکتُ فیکُم الثقلین لن تضلّوا ماتمسّکتم بھما کتابَ اللہِ وسنّتی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہ میں تم میں دو اہم اور وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ دو چیزیں کیا ہیں' ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت"

اس سے قبل ہم بیان کر آئے ہیں کہ حدیث سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول و فعل ہے'

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (المائدۃ: ۹۲)

"اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔"

اور ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ۸۰)

"کہ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہی اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔"

اس آیت سے یہ امر واضح ہے کہ قول و فعل میں رسول کریم ﷺ نے نقش قدم پر چلنے والا ہی اصل میں اللہ تعالیٰ کا مطیع ہوتا ہے۔ پھر ایک اور آیت میں فرماتا ہے کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے طلب گار ہیں' ان کے لئے رسول کریم ﷺ کی زندگی میں عمدہ نمونہ موجود ہے۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی رسول کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی اقتداء میں ملتی ہے یعنی آپؐ نے جس رنگ میں زندگی گزاری' اس نمونے کے مطابق چلنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ آپؐ کا طرز زندگی بھی حجت ہے اگر حجت نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسے شرط کیوں قرار دیا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک جگہ فرماتا ہے:

﴿وانزلنا الیك الذكر لتبین للناس مانزل الیھم لعلھم یتفکرون﴾ (النحل : ٤٤)

"کہ ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کے سامنے اسے کھول کر بیان کرے تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔"

اس آیت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسول کریم ﷺ کا مقام صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ پیغام الٰہی کو اخذ کر کے لوگوں تک پہنچا دیں بلکہ آپؐ اس کلام کے مفسر اور مبین بھی ہیں۔

اس کی مزید وضاحت اس آیت سے ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فاذا قرانٰہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ﴾ (القیامۃ :۱۸-۱۹)

"جب ہم اسے پڑھیں تو تو اس کی اتباع کر، پھر اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے۔"

یعنی ہم اس قرآن پاک کی تفسیر آپؐ کو بذریعہ وحی خفی کے بتائیں گے، یہ بیان و تفسیر آیات قرآنی سے الگ چیز ہوئی کیوں کہ قرآن تو مَانُزِّلَ اِلَیھِم میں آ گیا ہے اور اس کی تبیین و تفسیر خدا تعالیٰ نے رسولؐ کے سپرد کی گئی ہے۔

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ (الاحزاب : ۲۱)

"بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔"

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے تمام اقوال کی پیروی کے مکلف ہیں اور ہمیں اس سلسلہ میں بلاچوں و چرا آپ کی اقتداء کرنی چاہیے۔ اس کی مزید وضاحت قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

﴿وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ﴾ (النساء : ٦٤)

"ہم نے رسول کو اس لئے بھیجا ہے تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ ابتدائے آفرینش سے ہمارا یہ اصول چلا آرہا ہے کہ ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اس کا مقصد یہی تھا کہ لوگ حکم الٰہی سے اس کی اطاعت و پیروی کریں۔

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ آپؐ کا منصب مفسر اور مبین کا بھی ہے اور آپؐ اپنے پیروکاروں کے لئے ایک نیک نمونہ ہیں' اسی نمونہ کی اقتداء سے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کو زیادہ مؤثر رنگ میں اس آیت میں بیان کیا گیا ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: ٦٥)

"تیرے رب کی قسم اس وقت تک لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ آپس کے باہمی جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں اور آپ کے فیصلے کو بشارت قلبی سے تسلیم نہ کریں۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص تمام دینی اور دنیاوی امور میں رسول کریم ﷺ کے حکم کو نہیں مانتا اور آپ کے فیصلے کو بسر و چشم قبول نہیں کرتا وہ مومن ہی نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآن کریم کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ کی فعلی روش بھی قابل اتباع اور حجت شرعیہ ہے' اور اس کا مقام قرآن مجید کے بعد اور اس سے بے اعتنائی اور بے رغبتی کرنے والا انسان ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے' لہٰذا احادیث نبویہ کو اس نقطۂ نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے کہ یہ ایک ظنی چیز ہے۔ ظن کا لفظ محدثین نے وہم اور شک کے معنوں میں استعمال نہیں کیا بلکہ ان معنوں میں کیا ہے کہ اس کی صحت استدلالی طور پر ثابت ہے۔

ضرورت حدیث ❋ اب ہم اس بات کی توضیح کرتے ہیں کہ حدیث کے بغیر قرآن کریم کے شرعی احکام اور دیگر امور کا صحیح فہم حاصل ہی نہیں ہو سکتا اور جب تک رسول کریم ﷺ اس بات کی حقیقت واضح نہ فرمائیں' ہزار ٹامک ٹوئیاں مارنے کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کچھ حاصل نہیں کر پاتا۔

مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ "نماز قائم کرو۔"

مگر سارے قرآن میں یہ بات کہیں نہیں بیان ہوئی کہ نماز کیسے ادا کی جائے' نہ رکعت کا ذکر ہے اور نہ ارکان کا' نہ قومے' جلسے اور تشہد کا' ان سب امور کا علم حضور علیہ السلام کی حدیث سے ملتا ہے۔

دوسرا مسئلہ زکوٰۃ کا ہے جو اسلام کا عظیم الشان رکن ہے' مگر اس کی تفصیلات کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود نہیں کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے' سونے' چاندی' بھیڑ' بکری' اور گائے بیل کی زکوٰۃ کیا ہے' اس کی تمام تفاصیل حدیث نبوی میں ہی ملتی ہیں۔

شرعی احکام کے علاوہ بعض دیگر امور بھی ایسے ہیں' جب تک حضور علیہ السلام ان کی نقاب کشائی نہ فرمائیں' پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ وہ کیا تھے' مثلاً جنگ بدر کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (الانفال: ۷)

"اور اللہ تعالیٰ تم کو دو گروہوں میں سے ایک پر فتح دینے کا وعدہ کرتا ہے کہ تم ان پر فتح یاب ہو گے اور تمہاری منشا یہ تھی کہ تم بے ہتھیار گروہ پر غالب آؤ' اور خدا تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے حکم سے غالب کر لے' اور کفار کی جڑ کاٹ دے۔"

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک گروہ پر فتح یاب ہوں گے مگر اس وعدہ کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں پایا جاتا۔

سوال یہ ہے کہ یہ وعدہ کس جگہ ہوا تھا اور اس کا ذکر کس مقام پر ہے' جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا علم ہو سکے کہ مسلمان اس طرح سے اس گروہ پر غلبہ حاصل کریں گے۔

اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہی غلط ہے (معاذ اللہ) ایسی بات تو کسی مسلمان کے منہ سے نہیں نکل سکتی دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے مسلمانوں کو وعدہ دیا ہوگا' جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ قرار دیا ہے' اب اگر منکرین حدیث کے قول کے مطابق یہ کہی جائے کہ حضور علیہ السلام کا ذریعہ علم صرف قرآن پاک ہی تھا تو وہ بتائیں کہ اس وعدہ کا ذکر کس جگہ پر ہے' صاف ظاہر ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ بھی' حضور علیہ السلام کا ذریعہ علم تھا جسے ہم حدیث یا وحی خفی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (التحریم: ۳)

''جب رسول کریم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ کو ایک راز کی بات بتائی پھر اس نے وہ بات ظاہر کر دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس سے مطلع کر دیا تو نبی نے بات کا کچھ حصہ بیوی کو بتایا اور کچھ بتانے سے اعراض کیا' اور جب نبی نے بیوی سے بتایا کہ اس نے راز کو ظاہر کر دیا ہے تو اس نے کہا آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے تو آپ نے فرمایا' مجھے علیم و خبیر خدا نے بتایا ہے۔''

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جس بات کے متعلق حضور علیہ السلام کی بیوی نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے اس بات کا تذکرہ قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں' لیکن حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے وہ بات علیم و خبیر خدا نے بتائی' اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کو خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کے دو ذریعے حاصل تھے' ایک قرآن مجید' دوسرا غیر قرآن' اس دوسرے ذریعے سے حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کی اطلاع کروائی گئی تھی اس دوسرے ذریعے کو ہمارے یہاں حدیث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حدیث کی ضرورت ظاہر وباہر ہے' اس کے بغیر کوئی انسان قرآن پاک کا صحیح علم حاصل کر ہی نہیں سکتا۔

فثبت المدعیٰ واندفع الشك

حقیقی اہل سنت کون ہیں؟

سب سے پہلے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ سنت کا مفہوم کیا ہے' اہل اسلام کے یہاں سنت اس طریق کار کا نام ہے جسے حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی عملی زندگی میں اختیار فرمایا' اور جو لوگ آپ کے طریق کار کو اپناتے اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں' انہیں اہل سنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' اب اگر کوئی شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے عملی نمونے کے خلاف کسی دوسرے شخص کی بات کو مانتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ اہل سنت کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتا کیونکہ اس نے اس طریق کو ترک کر دیا ہے' جسے حضرت نبی کریم ﷺ نے اختیار فرمایا تھا' ذیل میں ہم حضرت نبی کریم ﷺ اور دیگر بزرگان دین کے چند ارشادات نقل کرتے ہیں جن سے واضح ہو جائے گا کہ حقیقی اہل سنت کون ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی

((قیل ومن اہل السّنۃ والجماعۃِ قالَ النّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ما انا علیہ واصحابی)) (الملل والنحل مطبوعہ مصر)

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتائیے کہ اہل سنت والجماعت کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کو کثرت کے پیمانہ سے نہیں ناپا جاتا

شیر خدا' داماد مصطفیٰ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ' اہل سنت کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((اَلْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنْ قَلُّوا)).

(کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد)

"کہ اہل سنت وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھاما ہے خواہ وہ تعداد میں کم ہی ہوں۔"

اس ارشاد گرامی سے یہ بات بڑی وضاحت سے ثابت ہے کہ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو کتاب و سنت کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں اور کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی تصدیق حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد گرامی سے ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهٖ)). (مؤطا امام مالک)

"اے میرے پیروکارو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' جب تک تم ان دونوں کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو گے' ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ دو چیزیں کیا ہیں' ایک کتاب الٰہی اور دوسری سنت رسول۔"

چنانچہ کتاب و سنت پر عمل کرنے والی جماعت کو خدا کا رسول گمراہی سے نجات یافتہ جماعت قرار دیتا ہے' لہٰذا جماعت اہل حدیث اس لحاظ سے خوش قسمت جماعت ہے کہ اس کا اوڑھنا بچھونا صرف کتاب الٰہی اور سنت نبوی ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو خدا کے رسول کے فرمان کے مقابل' کسی بڑے سے بڑے آدمی کے قول کو قابل حجت نہیں سمجھتی۔

اس بات کی مزید تصدیق حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مشہور حدیث سے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے' جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' اور ایک جماعت کے سوا سب فرقے جہنم میں جائیں گے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ناجی فرقہ کون سا ہے' فرمایا۔

((ما انا علیہ و اصحابی)). (مشکوٰۃ شریف)

"ناجی فرقہ وہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلے گا۔"

معلوم ہوا کہ نجات پانے والی جماعت صرف اور صرف حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے طریق پر عمل کرنے والی ہوگی' اور کسی دوسرے آدمی کی تقلید کا جو اُس کی گردن میں نہیں ہوگا' اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جماعت اہل حدیث ہی اس کی مصداق قرار پاتی ہے۔

تاریخ و حدیث کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی۔

اور آپؐ کے آخری صحابی حضرت ابوالطفیل ۱۱۰ھ میں اللہ کو پیارے ہوئے اس لحاظ سے صحابہؓ کا زمانہ ۱۱۰ھ تک ہوا' اور فتح الباری سے تابعین کا زمانہ ۱۸۰ھ تک اور تبع تابعین کا دور ۲۲۰ھ تک ثابت ہوتا ہے' لہٰذا قرون ثلاثہ کی مدت ۲۲۰ھ تک ہوئی' یہ وہ زمانہ ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے بہتر ہونے کی گواہی دی ہے' اس پورے دور میں تمام لوگ حضرت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے طریق کو ہی اختیار کئے ہوئے تھے' کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مقلد نہ تھا' اور یہ سب لوگ اہل سنت والجماعت کہلاتے تھے' ائمہ رابعہ بھی انھیں پاک وجودوں کے پیروکار تھے' اور کتاب و سنت کے پابند تھے' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے دو ارشادات بھی نقل کر دیئے جائیں جن سے معلوم ہوگا کہ ان کے دل میں حدیث رسولؐ کا کس قدر احترام تھا' اور وہ حضورؐ کے قول کے مقابلہ میں کسی بات کو پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں دیتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اہل حدیث ہونے کا اعلان

حضرت امام حنیفہؒ فرماتے ہیں۔

اُتْرُکُوا قَوْلِیْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (میزان شعرانی)

"حدیث رسولؐ کے سامنے میرے قول کو چھوڑ دو۔"

مطلب یہ کہ اگر تمہارے پاس میرا کوئی قول موجود ہو اور تم اس کے مطابق عمل کر رہے ہو کہ تمہیں رسول کریم ﷺ کی حدیث مل جائے تو میرے قول کو چھوڑ دو، اور حدیث رسول پر عمل شروع کر دو۔

اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"حدیث رسول ﷺ کے بالمقابل میرے قول کو دیوار پر دے مارو یعنی اس پر عمل نہ کرو بلکہ رسول کریم ﷺ کی حدیث پر عمل کرو، آپ کا یہ قول ان لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے جو حدیث رسولؐ کی موجودگی میں دوسرے لوگوں کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں، نیز اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ عامل بالحدیث تھے۔"

ایک مقام پر اپنے اہل حدیث ہونے کا کس شاندار طریق سے اظہار فرماتے ہیں۔

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْث فَهُوَ مَذْهَبِیْ. (کتاب شامی)

کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنا میرا مذہب ہے، چنانچہ ثابت ہوا کہ آپ حدیث رسول کے سچے پیروکار تھے۔

حضرت سفیان بن عیینہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو اہل حدیث کس نے بنایا ہے، فرمانے لگے مجھے امام ابو حنیفہؒ نے اہل حدیث بنایا ہے۔ (حدائق الحنیفہ)

اب آخر میں ہم محبوب سبحانی حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک قول نقل کرتے ہیں، جس میں آپ نے اہل السنّت کی تعریف فرمائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کو برا کہنے والے زندیق ہیں!

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا قیمتی فتویٰ

((یا اباعبْدِاللّٰہ ذکر والا بن ابی قتیلۃ بِمکَّۃَ اَصْحابَ الْحدِیْث فقال اصْحابُ الْحدیْث قوم سوء فقَامَ ابو عَبْدِاللّٰہِ وَھُوَ ینفض ثوْبَہُ فقال زنْدیْق زندیق زقندیق))۔(طبقات حنابلہ ص ۱۷)

"اے ابو عبد اللہ! لوگوں نے ابن ابی قتیلہ کے پاس مکہ میں اہل حدیث کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ اہل حدیث برے لوگ ہیں (ناراضگی میں) ابو عبد اللہ اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے اور فرماتے تھے کہ یہ شخص بے ایمان ہے' بے ایمان ہے' بے ایمان ہے۔"

مسلمان بھائیو اور بزرگو! یاد رہے کہ زندیق اس کو کہتے ہیں جو درپردہ کافر ہو' اور ظاہری طور پر مسلمان ہو گویا کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ جو ائمہ اربعہ میں سے ایک مشہور جلیل القدر امام ہیں اور جنہوں نے مسند احمد حدیث پاک کی کتاب بھی تدوین کی ہے' انہوں نے اہل حدیث کی برائی کرنے والوں' گالیاں نکالنے والوں بلکہ غیبت کرنے والوں کے بارے میں زندیق کا فتویٰ دیا' پھر ایک دفعہ نہیں' تین دفعہ فرما کر اپنے فتویٰ میں بے حد زور پیدا کر دیا تاکہ قیامت کی صبح تک شک و شبہ باقی نہ رہے اور حدیث اور اہل حدیث کی قدر و منزلت ہر مسلمان کے دل میں اجاگر رہے۔

محبوب سبحانی حضرت عبد القادر جیلانیؒ کا ارشاد

فَالسُّنَّۃُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والْجمَاعَۃ ما اتّفق علیْہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (غنية الطالبين)

"کہ سنت رسول کریم ﷺ کے طریق کو کہتے ہیں اور جماعت صحابہ کے متفق ہونے کو کہتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ اہل السنۃ والجماعت وہ لوگ ہیں جو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کے متفقہ طریق کار پر عمل پیرا ہیں: پھر فرماتے ہیں۔

فَاَهْلُ السُّنَّةِ طَائِفَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ. (غنيته الطالبين)

"چنانچہ اہل سنت ایک ہی گروہ ہے' اور وہ اہل حدیث ہے۔"

یعنی حدیث رسول کے مطابق عمل کرنے والے ہی اصل میں اہل السنۃ والجماعۃ ہیں' چنانچہ اہل حدیث جماعت ہی حقیقی معنوں میں اہل سنت ہے باقی جو لوگ حدیث رسول کو ترک کر کے دوسروں کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں وہ اہل سنت کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔

اس دور کی یہ ایک عجیب ستم ظرفی ہے کہ محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کے نام کی گیارہویں کھانے والے حضرات ان کے نام کی گیارہویں تو بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتے ہیں مگر آپ کے ارشادات کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے' ہم سید موصوف کے تمام پیروکاروں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اہل حدیث جماعت کو ان کے فرمان کے مطابق اہل سنت تسلیم کر لیں' اور یہ ہے بھی ایک حقیقت' اور حقیقت کو تسلیم کرنا ہی عقل مندی ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے فرمان سے

اہل بدعت کی پہچان

عَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعِ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا. (غنية الطالبين)

"اور یاد رکھو کہ بدعتیوں کی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بدعتیوں کی کئی نشانیاں ہیں' ان میں سے ایک نشانی یہ بتاتے ہیں:

عَلامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِي اَهْلِ الْاَثَرِ (غنیته الطالبین)

"بدعتیوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کی بدگوئی کرتے ہیں۔"

سید موصوفؒ سے سوال کیا گیا۔

مَا اَمَارَةُ اَهْلِ الْبِدَعِ؟

"کہ بدعتی کی نشانی کیا ہے؟"

تو جواب میں پیر عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا:

اَلْوَقِيْعَةُ فِي اَهْلِ الْاَثَرِ

"اہل حدیث کو برا جاننا بدعتیوں کی نشانی ہے۔"

یہ عبارت پیر صاحب نے العقیدہ الصابونیہ سے نقل کی ہے وہ تفسیر جامع البیان کے حاشیے پر مرقوم ہے' جامع البیان ص ۳۰۸ اسنادہ احمد حسن سے روایت ہے:

كُنْتُ فِي مَجْلِسِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ.

"یعنی میں احمد بن حنبلؒ کی مجلس میں تھا"

اس جگہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ مکہ معظمہ میں ایک شخص بنام فتیلہ آیا ہے:

وَهُوَ يَزْعَمُ اَهْلَ الْحَدِيْثِ قَوْمَ سُوْءٍ فَجَعَلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَ قَالَ زِنْدِيقٌ زِنْدِيقٌ زِنْدِيقٌ.

"اور وہ اہل حدیث کو بری قوم خیال کرتا ہے' چنانچہ احمد بن حنبلؒ اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگے اور (شدید غصے کی حالت میں) کہنے لگے' وہ (فتیلہ) زندیق ہے زندیق ہے زندیق ہے۔"

یاد رہے کہ زندیق اس کو کہتے ہیں جو در پردہ کافر ہو اور ظاہری طور پر مسلمان منافق ہو۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاء اربعہؓ اور آداب نبوت ﷺ

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ایک واقعہ

احادیث میں یہ واقعہ موجود ہے جو سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ ایک روز سرور کائنات حضور اکرم ﷺ قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے کسی جھگڑے کے تصفیہ کے لئے مقام قبا میں تشریف لے گئے تو آپؐ کی واپسی سے پہلے نماز کا وقت ہو گیا' سیدنا حضرت بلالؓ نے اذان دی اور بعد میں سیدنا حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا کہ آپؓ نماز پڑھائیں کیونکہ سرور کائنات حضور اکرم ﷺ نے جاتے وقت یہ فرمایا تھا کہ اگر میں نماز کے وقت حاضر نہ ہو سکوں تو ابو بکرؓ امامت فرمائیں' چنانچہ حضرت بلالؓ نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی دی۔

آپؓ نماز میں اس قدر مستغرق ہوتے تھے گویا کہ فانی دنیا سے مکمل طور پر کٹ چکے ہیں' کچھ دیر کے بعد آفتاب رسالت حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور صفوں میں سے ہوتے ہوئے پہلی صف میں پہنچ گئے تو صحابہ کرامؓ نے تالیاں بجا کر حضرت ابو بکرؓ کو متوجہ کیا' جب حضرت ابو بکرؓ نے رہبر اعظم حضور اکرم ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا تو سید الرسل خیر البشر حضور اکرم ﷺ نے اشارہ سے ابو بکرؓ کو کھڑے رہنے کا حکم فرمایا' مگر حضرت ابو بکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور سرور کائنات نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے یہ فرمایا کہ نماز میں کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے تو تالیاں نہ بجایا کرو بلکہ تسبیح پڑھا کرو اور اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ سے ہم کلام ہوئے اور یہ الفاظ فرمائے کہ :

((يَا اَبَابَكْرٍ مَامَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذَا اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَاكَانَ لِاِبْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ)). (بخاری جلد اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاذان ص ۹٤)

"اے ابو بکرؓ! تجھے کس چیز نے روکا تھا اس بات سے تو کہ اپنی جگہ پر ثابت رہتا' جب کہ میں نے تجھے حکم دے دیا تھا تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے یہ بات شایان شان نہیں کہ وہ خدا کے پیارے پیغمبرؐ کے ہوتے ہوئے خود مصلے پر کھڑا رہے۔"

مذکورہ بالا واقعہ سے صدیق اکبرؓ کے ادب رسول اللہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح مقام حدیبیہ میں جب عروہ بن مسعودؓ حضور اکرم ﷺ سے باتیں کر رہا تھا تو دوران گفتگو اس نے اپنا مدعا بتانے کے لئے یہ الفاظ کہے۔

((انی لأری اشوابا من النّاس خلیقًا ان یفرّوا عنك ویدعوك))

"تیرے ان ساتھیوں کا اجتماع جو میں تیرے پاس دیکھ رہا ہوں یہ لوگ جنگ کے وقت بھاگ جائیں گے' اور تجھے تنہا چھوڑ جائیں گے۔"

تو حضرت ابو بکرؓ کو عروہ کی اس بات پر غصہ آیا اور یہ الفاظ غصہ میں فرمائے۔

((امصص بظر اللّات ان نحن ان نفرّ عنه وندعه)).

"تم اپنے معبود باطل لات کی شرمگاہ کو چوس' باقی ہم ہرگز ایسے نہیں کہ پیغمبرؐ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں اور ان کو چھوڑ دیں۔"

سرور کائنات کی ہجرت اور صدیق اکبرؓ کا ایثار

کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے صحابہؓ مکہ سے ہجرت کر چکے تھے' حضرت ابو بکرؓ نے حضور ﷺ سے اجازت چاہی' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

"ابو بکرؓ! جلدی نہ کرو' شاید اس سفر کے لئے کوئی بہتر ساتھی مل جائے' مکہ کی سرزمین کو دین کی فصل کے لئے بنجر پا کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کا قصد فرمایا تو ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے' اور فرمایا کہ ہجرت کی تیاری کرو' اللہ تعالیٰ نے سفر ہجرت کے اہتمام اور تیاری کی سعادت حضرت ابو بکرؓ کے گھرانے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے مقدر فرمادی تھی، حضرت ابو بکرؓ نے کئی مہینے پہلے سے دو اونٹنیوں کو "ببول" کی سبز و ملائم پتیاں کھلا کھلا کر فربہ اور تیار کر رکھا تھا، وہ اس مقدس سفر میں کام آئیں، حضرت ابو بکرؓ تین دن تک غارِ ثور میں حضور ﷺ کے ساتھ مقیم رہے، آپؓ کے آزاد کردہ غلام عامرؓ رات کے اندھیرے میں بکریاں لے کر غارِ ثور آتے، اس طرح تین دن بکریوں کے دودھ پر رسول اللہ ﷺ اور حضورؐ کے رفیق، یارِ غار ابو بکرؓ نے گزارا کیا، حضرت ابو بکرؓ نے اپنی ساری پونجی اس سفر میں ساتھ لے لی تھی کہ نہ جانے راستے میں حضور ﷺ کو کیا ضرورت پیش آجائے، یہ سفر بڑے خطرے اور جان جوکھوں کا سفر تھا، آپؓ کے والد نابینا تھے، جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے ابو بکرؓ ہجرت کر گئے تو انھوں نے پوتیوں سے کہا کہ ابو بکرؓ سارا مال و متاع ساتھ لے گیا ہوگا، ہمارے لئے کچھ نہ چھوڑا ہوگا، اس پر حضرت ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ نے اپنے دادا کو اس جگہ لے جا کر کھڑا کر دیا، جہاں حضرت ابو بکرؓ اپنا مال رکھتے تھے اور درہم و دینار کی جگہ چند چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ دیئے اور پھر اپنے دادا سے کہا کہ آپ خود دیکھ لیں، وہ ہمارے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ اللہ! کیا عشقِ رسولؐ اور دینی اخلاص تھا کہ اولاد کی نگہبانی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دی اور ساری پونجی حضورؐ کی خدمت کے لئے سفر میں ساتھ رکھی،

غزوہ تبوک میں امام القبلتین رہبرِ اعظم محمد ﷺ کو مال و دولت کی ضرورت پڑی، حضور ﷺ نے پوچھا اے عمر فاروقؓ کیا کچھ گھر میں چھوڑ آئے ہو اور کیا کچھ لائے ہو، حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا آدھا مال اہل و عیال کے لئے چھوڑ آیا ہوں، اور باقی آدھا دربارِ نبوت میں لے آیا ہوں، اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ مال لے کر دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے ابو بکرؓ سے پوچھا کہ اہل و عیال کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ تو صدیق اکبرؓ نے عرض کی اہل و عیال کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کافی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے مقدس زمانہ میں کافروں سے جو لڑائیاں ہوئیں، ان سب میں حضرت ابو بکرؓ نے شرکت کی اور حضور ﷺ کی اطاعت رفاقت اور محبت کا ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا' غزوہ بدر میں تو ایسا ہوا کہ مسلمانوں کی فوج میں حضرت ابو بکرؓ شامل تھے اور کفار کی طرف سے آپؓ کا بیٹا جو اب تک مسلمان نہ ہوا تھا لڑ رہا تھا' اس واقعے کے بعد جب وہ مسلمان ہو گیا تو اس نے کہا کہ "ابا جان! جنگ بدر میں آپ دو تین بار میری تلوار کی زد میں آ گئے تھے' لیکن میں نے تلوار روک لی کہ آپ میرے باپ ہیں" اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا" خدا کی قسم! تو اگر میری تلوار کی زد میں ایک دفعہ بھی آ جاتا تو تجھے قتل کرنے سے گریز نہ کرتا"

یہ تھا ایمان اور اسلام کا وہ گہرا نقش اور رسول اللہ ﷺ کا فیضان صحبت کہ ہر دشمن رسول کو اپنا ذاتی دشمن سمجھتے' خواہ وہ ان کی اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو' واقعہ بھی یہ ہے کہ اسلام کے رشتے کے آگے اور تمام رشتے ہیچ ہیں۔

علامہ اقبال علیہ الرحمتہ نے حضرت ابو بکرؓ کی سرور عالم ﷺ کے ساتھ محبت اور جاں نثاری کے متعلق فرمایا ہے۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ اور آداب رسالت ﷺ

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ طبیعت میں جلال رکھتے تھے مگر ان کا جلال اور جمال سب خدا کو پسند تھا اس لئے جب صلح حدیبیہ کا موقعہ آیا تو سرداران قریش سہیل بن عمروؓ کو اپنا امیر بنا کر صلح کے لئے سرور کائنات حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کی سخت شرطیں پیش کیں تو آفتاب رسالت حضور اکرم ﷺ نے ان شرطوں کو قبول کر لیا۔

تو حضرت عمرؓ کو حیرت ہوئی کہ ہم حق پر ہیں پھر یہ شرطیں قبول کیوں کریں تو غصے ہو کر رہبر اعظم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا ہم حق پر نہیں؟ اور کیا ہم میں سے جو جنگ میں شہید ہو جائے وہ بہشتی اور کافر جہنمی نہیں؟ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپؐ اللہ کے رسولؐ برحق نہیں؟ اور کیا اللہ نے فتح مکہ کی جو بشارت آپ کو خواب میں دی ہے کیا وہ حق نہیں؟ سب سوالوں کے جواب میں حضور اکرم نے فرمایا کہ اے عمرؓ تیری سب باتیں حق ہیں' مگر میں اللہ کا آخرالزماں پیغمبر ہوں' اللہ مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا' میرا محافظ خود رب العالمین ہے۔

حضرت عمرؓ سکون قلب کی خاطر حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بھی یہی باتیں دہرائیں تو حضرت ابو بکرؓ نے بھی فرمایا کہ حضور اکرمؐ اللہ کے پیارے رسول ہیں اس لئے وہ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں' وہ بالکل درست ہے وہ اللہ کی وحی کے ماتحت ایسا کر رہے ہوں گے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ کے اس جواب سے اور زیادہ اطمینان ہو گیا' اور خود حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ کے جواب کے بعد یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی ضرور نازل ہو چکی ہے یا جلدی نازل ہو گی۔

چنانچہ صلح کے اختتام کے بعد ہی جلدی اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح نازل فرمائی اور اس میں اللہ نے بتایا کہ تمہاری یہ صلح ہی تمہاری فتح ہے' چنانچہ دو سال بعد ایسا ہی ہوا' مگر حضرت عمرؓ اپنے سوالات پر جو پیغمبر اعظم ﷺ کی خدمت اقدس میں افہام و تفہیم کے لئے کئے تھے' اس قدر نادم ہوئے کہ بعد میں فرمایا کرتے تھے' ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ سوالات کر کے سید العالمین حضور اکرم ﷺ کی کہیں بے ادبی نہ کی ہو' اور اس کی تلافی کے لئے میں نے متعدد غلام بھی راہ خدا میں آزاد کئے اور نفلی نمازیں بھی پڑھیں اور کچھ نفلی روزے بھی رکھے' یہاں تک کہ فرمایا:

عَمِلْتُ لَهَا اَعْمَالًا۔ (بخاری جلد اول کتاب الشروط ص: ۳۸۰

و مسلم جلد دوم کتاب الغزوات ص: ۱۰۶)

"یعنی میں نے ان باتوں کی تلافی کے لئے متعدد نیک اعمال انجام دیئے۔"

اس سے آپ جناب فاروق اعظمؓ کے ادب رسول اللہ کا اندازہ کریں کہ صرف پیارے پیغمبرؐ سے استفسار بطور تفہیم کو بھی بے ادبی خیال کیا اور اس کی معافی کے لئے متعدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال صالحہ انجام دیتے رہے کہ کہیں محبوب خدا سید الرسل ﷺ کی بے ادبی نہ ہو گئی ہو' حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ حضرت عمرؓ کی ان باتوں پر ناراض نہیں ہوتے تھے بلکہ آپؐ کے جذبہ ایمانی پر خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے اور جناب فاروق اعظمؓ کے جلال کو بطور مدح بیان فرماتے تھے' جیسے علامہ شبلی نعمانیؒ نے متعدد تاریخی حوالوں سے اس کا خوب ذکر کیا ہے- (سیرت نبویہ جلد اول ص ۴۵۵)

خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ اور آداب رسالت ﷺ

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب خراش بن امیہؓ کی سفارت ناکام ہو گئی' تو سرور کونین حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تم قریش کے پاس سفیر بن کر جاؤ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا مجھے جانے سے تو انکار نہیں مگر مکہ شہر میں نہ کوئی میرا رشتہ دار ہے اور نہ کوئی دوست' اس لئے میرے جانے سے معاملہ مزید نہ بگڑ جائے- اور مناسب نتیجہ نہ نکلے' بہتر ہو گا کہ آپؐ حضرت عثمان ابن عفانؓ کو بھیجیں کیونکہ قریش میں ان کے رشتہ دار موجود ہیں' چنانچہ سید الرسل حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر بھیجا' اور حضرت عثمانؓ ابان بن سعید کے گھر ٹھہرے اور قریش کو حضور اکرم ﷺ کا پیغام پہنچایا تو قریش نے حضرت عثمانؓ کو واپس نہ آنے دیا' اور روک لیا اور اپنی طرف سے عروہ بن مسعودؓ کو سفیر بنا کر خیر البشر حضور اکرم ﷺ کے پاس بھیجا تو عروہ گفتگو کے بعد واپس مکہ پہنچ گیا لیکن اسی دوران صحابہؓ تک یہ غلط اطلاع مشہور ہو گئی کہ قریش مکہ نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے' اس افواہ پر صحابہؓ اکرم ﷺ کو سخت صدمہ ہوا- اور رات کے وقت حضور اکرم ﷺ نے ایک درخت کے نیچے صحابہؓ سے بیعت رضوان لی-

یعنی اس بات کی بیعت کہ لڑ کر یا جان قربان کر دیں گے یا فتح پائیں گے اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ بیعت اللہ کے یہاں بہت بڑا درجہ رکھتی ہے- میں اس بیعت میں حضرت عثمانؓ کو شریک کرتا ہوں'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نچلا ہاتھ عثمانؓ کا ہے اور بالائی ہاتھ میرا ہے۔

جب یہ رات گزری تو صبح کے وقت قریشی سردار سہیل بن عمرو کی قیادت میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ہمراہ حضرت عثمانؓ کو بھی لے آئے حضور اکرم اور صحابہ کرام کو بڑی خوشی ہوئی کہ حضرت عثمانؓ زندہ ہیں پھر اس کے بعد صلح حدیبیہ کا معاملہ پیش آیا' اس دوران قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب قریشی سرداروں نے حضرت عثمانؓ کو واپسی سے روک لیا تھا' تو اس دوران ان لوگوں نے رشتہ داری کی وجہ سے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ ہم محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کو اس سال عمرہ کی اجازت نہ دیں گے' لیکن آپؓ عمرہ کر سکتے ہیں' تو حضرت عثمانؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں قطعاً یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میں خود تو عمرہ کرلوں اور حضور اکرم ﷺ عمرہ نہ کر سکیں۔ کیوں کہ یہ حضور اکرم ﷺ کی بے ادبی ہے' آپؓ نے یہاں تک فرمایا کہ:

((مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوْفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ) (بخاری جلد اول کتاب الشروط ص ۳۸۰) (سیرت نبوی جلد اول ص ٤٥٦)

"یعنی میں ایسا نہیں کہ طواف عمرہ کروں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف عمرہ کریں گے۔"

اس واقعہ جلیلہ سے حضرت عثمانؓ کے ادب رسولؐ کا اندازہ ہوتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کے بغیر آپؓ عبادت کرنا بھی بے ادبی سمجھتے تھے۔

خلیفہ رابع سیدنا حضرت علیؓ اور ادب رسالت ﷺ

اسی مقام حدیبیہ کے موقع پر جب رہبر کامل محسن اعظم حضور اکرم ﷺ نے قریش سے مصالحت کرنی بہتر سمجھی اور شرائط صلح زبانی طے ہو چکیں تو اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو صلح نامہ تحریر کرنے کے لئے حکم ارشاد فرمایا' سب سے پہلے شفیع المذنبین سید العالمین حضور اکرم ﷺ نے 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' تحریر کرنے کا حکم دیا تو سہیل ابن عمرو نے کہا کہ ہم تمہاری بسم اللہ کو تسلیم نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے اس لئے اپنی بسم اللہ کے بجائے باسمك اللّٰھم تحریر کریں تو رہبر کامل حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے یہ کلمات تحریر کرا دیئے اس کے بعد سید العرب والعجم حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے یہ کلمات لکھوائے کہ:

هذا ما صالح عليه مُحمّدٌ رّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ

"یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ اور قریش کے سرداروں نے صلح کر لی ہے"

تو سہیل بن عمرو نے چلا کر کہا کہ ہم آپ کو رسولؐ اللہ تسلیم نہیں کرتے' اس لئے اس دستاویز میں صرف محمدؐ بن عبداللہ تحریر کیا جائے' کیونکہ رسولؐ اللہ اگر تسلیم کر لیا پھر تمام جھگڑے ختم ہو گئے تو حضور اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

امْحُ رَسُوْلَ اللّٰه واكْتُبْ ابن عبْداللّٰه

رسول اللہ کے کلمہ کو کاٹ دے' اور اس جگہ ابن عبداللہ تحریر کر۔

تو حضرت علیؓ نے جواب میں عرض کیا کہ

ما كان لابْن ابي طالب انْ يمْحُو اسْمكَ

"یعنی ابن ابی طالب کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ آپؐ کے اسم گرامی کو مٹا دے"

میں خود تو دنیا سے مٹنا برداشت کر سکتا ہوں لیکن نام محمدؐ کو میں قطعاً نہیں مٹا سکتا۔ تو اس کے بعد رہبر کائنات حضور اکرمؐ نے سہیل بن عمرو کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تو رسول اللہ کے لفظ پر انگلی رکھ کہ کہاں ہے؟ جب اس نے انگلی رکھ کر بتایا تو حضور اکرمؐ نے اپنے دست مبارک میں قلم لے کر خود رسولؐ اللہ کے لفظ کو کاٹ دیا اور پھر سیدنا حضرت علی سے فرمایا کہ اس کی جگہ ابن عبداللہ تحریر کرو' تو حضرت علیؓ نے یہی الفاظ تحریر کر دیئے۔ (بخاری جلد اول کتاب الشروط ص:۳۸۰)(مسلم جلد دوم ص:۱۰۴) (سیرت نبوی جلد اول ص:۷۵۴)

اس واقعہ سے سیدنا حضرت علیؓ کے جذبہ ایمان اور محبت رسول ﷺ کا اندازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ آپؓ کس قدر احترام رسول اللہ ﷺ کے پابند تھے کہ اپنے ہاتھ سے کلمۂ رسول اللہ کو مٹانے کے لئے بھی آمادہ نہ ہوئے کیوں کہ اسی کلمہ پر ان کا ایمان تھا' اسی کی وجہ سے وہ خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھتے تھے۔

خلفاء راشدینؓ کے ادب رسولؐ اللہ کا مختصر نمونہ یہ ہے' ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ کی طرح ادب کرے نہ کہ اپنی خواہشات نفس کے تحت اور یہی مسلک اہل حدیث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر پروانگان شمع نبوت

اور

آداب رسالتؐ کا روح پرور منظر

عام طور پر ہمارے حنفی بریلوی حضرات اہل حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ سید المرسل سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بے ادب ہیں' اور محبوب خدا ﷺ کا احترام نہیں کرتے' حالاں کہ ان لوگوں کے ادب رسولؐ اللہ کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ عشق نبوتؐ اور ادب پیغمبرؐ کے ظاہری دعوے بہت کرتے ہیں اور ان کی حقیقت صرف یہ ہے کہ قوالی کی محفلیں منعقد کر کے ان میں گانا بجانا اپنا عشق رسولؐ سمجھتے ہیں اور قوالیوں کے اندر پیغمبرؐ کی شان میں ایسے نازیبا کلمات استعمال کرتے ہیں' جو اپنے والدین اساتذہ اور پیروں کے متعلق استعمال کریں تو وہ ان کو گستاخ کہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ اپنی قوالیوں میں پیغمبرؐ کی زلفوں' رخساروں اور چہرہ کی تعریف کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے عشق رسالت کا حق ادا کر دیا ہے' حالاں کہ کوئی بھی اپنے باپ ماں استاذ اور پیر کے رخساروں' چہرے' زلفوں' اور لباس کی تعریف نہیں کرتا' اور اگر کوئی ایسا کرلے تو سب عقل مند اس کو گستاخ قرار دیں' مگر جب سید المرسلین امام الانبیاء رہبر اعظم ﷺ کی شان میں اسی قسم کے کلمات استعمال کرتے ہیں' اور سنت رسولؐ کے پابند اہل حدیث ان کو روکتے ہیں تو یہ ان کو بے ادب کہتے ہیں۔ اہل حدیث کا مسلک یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کا ادب اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح صحابہؓ کرام کیا کرتے تھے' کیوں کہ اصحاب رسولؐ سے زیادہ محب رسولؐ نہ کوئی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے' صحابہ کرامؓ پیغمبر خدا ﷺ سے براہ راست فیض یافتہ تھے' اور اللہ نے ان کو ازل سے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبرؐ کی رفاقت اور متابعت کے لئے منتخب کر لیا تھا' اس لئے صحابہ کرامؓ سب امت سے زیادہ مقام پیغمبر ﷺ کو جاننے اور ماننے والے تھے' اور سب سے زیادہ پیغمبر ﷺ کے سچے عاشق تھے اور سب سے زیادہ پیغمبر ﷺ کا ادب کرنے والے تھے' اسی لئے انہوں نے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو بھی پیغمبر کی خاطر اپنا دشمن بنا لیا' اور پیغمبر ﷺ کی خاطر اپنا گھربار سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی قیمتی جانیں بھی پیغمبر ﷺ کے فرمان پر نچھاور کر کے دکھا دیں اور دنیا کی سب مصائب اور تکالیف برداشت کیں مگر پیغمبر ﷺ کا دامن نہ چھوڑا' اس وجہ سے جماعت اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کا ادب اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح صحابہ کرامؓ کیا کرتے تھے' اور صحابہ کرامؓ کے آداب رسولؐ کتب احادیث میں محفوظ ہیں' ہم ذیل میں اپنے حنفی بھائیوں کی ہدایت کی خاطر صحابہ کرامؓ کے ادب رسولؐ کے چند واقعات پیش کرتے ہیں ورنہ یہ ادب واحترام مصطفیٰ کا مضمون نہایت طویل اور روح پرور ہے۔

اصحابِ رسولؐ کا احترام مصطفیٰ ﷺ

صحابہ کرامؓ کے ادب رسالت کا جلوہ معلوم کرنا ہو تو عروہ بن مسعود ثقفی کی زبانی جو کچھ حدیثوں میں ذکر ہے' اس کو ملاحظہ کریں' یہ عروہ بن مسعودؓ فتح مکہ سے پہلے کافر تھے اور اسی زمانہ ۶ ھ میں مقام حدیبیہ کے اندر مکہ کے سرداروں ابوسفیان وغیرہ کی طرف سے سفیر بنا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجے گئے اور اس وقت رسول معظم ﷺ کے ہمراہ تقریباً چودہ سو ۱۴۰۰ صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ جماعت تھی' آپ عمرہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے' مگر جب مقام حدیبیہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ قریش نے اپنے دوسرے سرداروں کی فوج بھی طلب کر لی ہے اور خود بھی مسلح ہیں اور جنگ کے لئے تیار ہیں' اسی دوران حضور اکرم ﷺ نے خراش بن امیہ خزاعی کو سفیر بنا کر قریش کے پاس بھیجا کہ ہم لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ صرف عمرہ کرنے کے ارادہ سے آئے ہیں' مگر قریش نے ان کا اونٹ چھین لیا' اور یہ بڑی مشکل سے اپنی جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچا کر واپس آ گئے تو پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو جو مشہور سردار تھا' حضور اکرم ﷺ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا- اس نے حضور اکرم ﷺ سے گفتگو بھی کی اور پھر حالات معلوم کر کے واپس قریش کفار کے پاس آ گیا اور کہا کہ تم جناب محمدؐ اور ان کے اصحاب سے جنگ کا ارادہ بالکل ترک کر دو' ورنہ تم بڑی شکست کھاؤ گے' اس لئے کہ ان کے ساتھی اس کے لئے جان قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں' بلکہ میں قیصر و کسریٰ اور دیگر کئی بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں' لیکن خدا کی قسم کسی بادشاہ کی فوجیں اس بادشاہ کا اس قدر ادب و احترام نہیں کرتیں' جس قدر اصحاب محمدؐ اس کا ادب کرتے ہیں' میری ان آنکھوں نے آج تک ایسا عجیب و غریب منظر نہیں دیکھا' میں یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا ہوں اور میں تمہارا مخلص ساتھی ہونے کی حیثیت سے تم کو جنگ نہ کرنے کا مشورہ دے رہا ہوں' میں نے پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ میں اس کے ادب و احترام کا یہ عجیب منظر دیکھا ہے کہ:

واللہ ماتنخم الا رفعت فی کفّ رجلٍ منھم فدلک بھا وجھہ وجلدہ واذا امرھم بامرٍ ابتدروہ واذا توضّأ کادوا یقتتلون علی وضوئہ فیدلکون بہ وجوھھم واذا تکلّم خفضوا اصواتھم ینکسون رء وسھم وما یحدّون الیہ النظر. (بخاری جلد اول کتاب الشروط)

"بخدا وہ (محمدؐ) جب تھوکتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی صحابیؓ کے ہاتھ میں اٹھا لیا جاتا ہے پھر وہ صحابی اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے ہیں جب وہ ان کو کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کی تعمیل کرتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کے لئے وہ ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے ہیں' اور پھر اس پانی سے اپنے چہروں کو دھونا فخر سمجھتے ہیں' اور جب وہ ان سے کوئی بات کہتے ہیں تو وہ احتراماً پست آواز میں جواب دیتے ہیں اور وہ لوگ پیغمبرؐ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے-"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شہادت ہے صحابہؓ کے ادب کے متعلق ایک دشمن کی۔ آپ اس کے الفاظ پر بار بار غور کریں کہ پیغمبر اسلام کے ادب کا صحابہؓ کو کس قدر احساس تھا۔

اور حضرت عمرؓ نے خود صحابہؓ کے ادب کے متعلق یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں کہ جب ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو صحابہؓ کا یہ حال ہوتا کہ:

کَاَنَّ عَلٰی رُءُ وْسِهِمُ الطَّیْرُ (مشکوٰۃ جلد اول)

گویا کہ ان کے سروں پر کوئی پرندہ بیٹھا ہوا ہے اس لئے وہ حرکت نہیں کرتے'

خصائص النبی ﷺ

سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم احمد مجتبٰی محمد مصطفٰے ﷺ کی ذات پاک جہاں تمام انبیاء کے جمیع کمالات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے' وہاں آپ کو بعض ایسی خصوصیات بھی حاصل ہیں جو صرف آپؐ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں' اور دوسرا کوئی نبی ان میں شریک و سہیم نہیں۔ اس موضوع پر علمائے امت نے مستقل کتب بھی تالیف فرمائیں ہیں مگر آج کی صحبت میں ہم صرف اس حدیث کی تشریح و توضیح کریں گے' جسے حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان فرمایا ہے' حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں۔

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً)).

(رواہ البخاری ومسلم' مشکوٰۃ جلد دوم ص ۵۱۲)

''رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں' مجھے ایک ماہ کی مسافت تک رعب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کیا گیا ہے' میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاک بنایا گیا تاکہ میری امت کے آدمی کو جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے وہیں وہ نماز ادا کر لے' میرے لئے غنیمتوں کو حلال قرار دیا گیا ہے' حالانکہ مجھ سے پہلے انہیں کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا- مجھے شفاعت کی خصوصیت سے بھی نوازا گیا ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کو خاص طور پر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا' اور مجھے عام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے-"

اب ہم ان پانچوں خصوصیات کی الگ الگ مختصر طور پر تشریح کرتے ہیں-

پہلی خصوصیت

"مجھے ایک ماہ کی مسافت تک رعب عطا کیا گیا ہے"

اس بات کے ثبوت میں بہت سے دلائل و شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب عطا فرمایا تھا کہ اس کے اثرات سے ہر فرد بشر متاثر ہوتا تھا-

روایت ہے کہ جب آپؐ کا ایلچی ہرقل کے پاس آپؐ کا خط لے کر گیا تو خط پڑھ کر اس پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ کہنے لگا اگر آپؐ یہاں موجود ہوتے تو میں آپؐ کے پاؤں دھوتا نیز اس نے یہ بھی کہا کہ میں جس جگہ پر مقیم ہوں آپؐ اس جگہ پر ضرور قابض ہو جائیں گے' نیز آپؐ کے رعب کا اثر صرف انسانوں پر ہی نہ تھا بلکہ درندے تک اس سے متاثر تھے' بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ کے غلام سفینہ کا جنگل میں ایک شیر سے سامنا ہو گیا تو انہوں نے شیر سے کہا میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو وہ شیر آکر آپ کے پاؤں چاٹنے لگا-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری خصوصیت

"میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاک بنادیا گیا ہے"

چوں کہ آپ کا دائرہ کار روئے زمین کے تمام لوگوں پر حاوی ہے' اس لئے تمام روئے زمین کو آپ کے لئے پاکیزہ اور مسجد بنادیا گیا تاکہ جس خطۂ ارض میں آپ کا کوئی امتی موجود ہو وہ جس جگہ چاہے نماز ادا کرلے' آپ سے قبل جس قدر انبیاء آئے ان کا دائرہ عمل محدود تھا' اور ان کی عبادت بھی مخصوص مقامات پر ہی ہو سکتی تھی بلکہ بعض معذور قسم کے لوگوں کو وہ عبادت گاہوں میں داخل تک نہ ہونے دیتے تھے' اور انہیں ناپاک قرار دے کر عبادت گاہوں سے باہر نکال دیتے تھے' مگر رسول کریم ﷺ کے نورانی وجود کا یہ فیضان عام ہے کہ آپ کی آمد کی برکت سے ساری زمیں ہی پاکیزہ اور عبادت گاہ بن گئی ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے جو آپ سے پہلے کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔

تیسری خصوصیت

"میرے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں"

ایک دوسری روایت میں اس خصوصیت کو بایں الفاظ بیان کیا گیا' کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی کمزوری پر نظر کرتے ہوئے یہ خاص احسان فرمایا ہے کہ میدان جہاد سے جو مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے وہ ان کے لئے حلال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سے قبل جس قدر امتیں گزری ہیں' ان کے لئے میدان جہاد سے حاصل ہونے والا مال حلال نہ تھا وہ تمام مال کو نذر آتش کر دیا کرتے' اور اپنے استعمال میں نہ لاتے تھے۔ مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ' میری امت پر مال غنیمت کو حلال قرار دیا ہے' غرض یہ کہ جہاں مسلمانوں کو جہاد میں حصہ لینے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی اور اخروی نعمتیں میسر آتی ہیں وہاں دنیا میں بھی مال غنیمت حاصل کر کے انھیں فائدہ پہنچ رہا ہے۔

چوتھی خصوصیت

"مجھے شفاعت کرنے کی خصوصیت بھی عطا فرمائی گئی ہے"

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جملہ انبیاء کرام' صلحاء اور شہداء بھی اذن الٰہی سے قیامت کے روز شفاعت کریں گے اور وہ شفاعت قبول بھی ہو گی مگر اس مقام پر جس شفاعت کا ذکر ہے یہ عام شفاعت نہیں بلکہ وہ شفاعت کبریٰ مراد ہے' جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات سے مخصوص ہے' اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں' مختصر طور پر اسے اس حدیث کی روشنی میں سمجھ لیجئے' جسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میدان محشر میں جب گرمی کی شدت اور حدت بڑھ جائے گی اور لوگ مضطرب ہو کر خواہش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جلد حساب کتاب لے لے تو لوگ اکٹھے ہو کر حضرت آدم' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ' اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے' مگر ہر نبی کوئی نہ کوئی عذر پیش کر کے اظہار معذوری کر دے گا' تب لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے' اس پر حضور ﷺ دربار الٰہی میں سجدہ ریز ہو جائیں گے' اس وقت اللہ تعالیٰ آپ سے فرمائے گا' اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی' چنانچہ آپ شفاعت فرمائیں گے اس کے بعد حساب و کتاب ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں خصوصیت

"ہر نبی خاص طور پر اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے عام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے"

یہ خصوصیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ آپ کی نبوت عالم گیر ہے اور تمام زمانوں اور انسانوں کے لئے عالم گیر پیغام آجانے کے بعد کسی دوسرے نبی کے بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی گویا اس میں آپ کے خاتم النبیین ہونے کی خصوصیت پر دلالت پائی جاتی ہے' اب قیامت تک آپ ہی کی شریعت نافذ رہے گی اور اس کا کوئی ناسخ پیدا نہ ہوگا' مشرق و مغرب اور عرب و عجم کے لئے اب آپ ہی قیامت تک پیغمبر ہوں گے' یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت کو ختم کر دیا ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور قرآن کریم میں **الیوم اکملت لکم دینکم** کہہ کر یہ واضح اعلان کر دیا گیا ہے کہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور تکمیل دین کے بعد' مزید کسی دین یا نبی کی ضرورت باقی ہی نہیں رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضور کریم ﷺ کی فضیلت کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (البقرۃ : ۲۵۳)

"یعنی رسولوں میں بھی ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔"

اس اعلان کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک نبی ایسا بھی ہونا چاہیے کہ جس پر کسی کو فضیلت حاصل نہ ہو اور ایسے پیارے پیغمبر' رہبر کامل' ہادی برحق محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں' ہمارے اس دعویٰ کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ آپ خاتم الانبیاء بھی ہیں' آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آیا اور نہ قیامت تک آئے گا' گویا آپ کی ذات میں تکمیل نبوت ہو گئی۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء : ۱۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔"

ہر کمال کے بعد زوال ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی مصلحت نے نبوت کو زوال سے بچانے کے لئے اسے ابد الآباد تک کے لئے معدوم قرار دے دیا تاکہ زوال کے عیب سے بے نیاز ہو جائے'

چنانچہ اس کمال دین اور منتہائے نبوت کی تکمیل کے بارے میں دو ٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ : ۳)

"آج کے دن دین انسانیت مکمل کر دیا گیا اور یہ نعمت عظمیٰ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ ظاہر ہو گئی اور انسان کے لئے اسلام دین کے طور پر اللہ تعالیٰ نے پسند فرمالیا۔"

کیا ہم نبوت کی تاریخ میں کوئی ایسا نبی پاتے ہیں جس کو ساری انسانیت کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہو' اور جس پر نبوت کا خاتمہ کیا گیا ہو اور جس کو خود اللہ تعالیٰ نے یہ سند دی ہو کہ آج دین کی نعمت کی تکمیل کر دی اور اب اس میں ہمیشہ کے لئے کوئی اضافہ نہ کیا جائے گا۔

حضرت یعقوبؑ یہود کے لئے مبعوث ہوئے' حضرت موسیٰؑ بھی یہود کے نبی مقرر ہوئے' حضرت عیسیٰؑ کی ملت بھی مخصوص رہی' ایک خاص علاقے کے لئے تھے اور ایک مخصوص دور کے لئے' لیکن سرور کائنات آفتاب رسالت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت تا قیامت رہے گی' اور ہر ملک و ملت اور ہر دور کے لئے راہنما ہے۔

دوسری مثال معجزے کی لے لیں' دوسرے تمام انبیاء کو جو معجزات دیئے گئے وہ وقتی تھے اور غالباً اس کی مصلحت یہ تھی کہ ان کا مشن بھی وقتی تھا' اور خاص حلقے کے لئے تھا' ہر دور اور ہر ملت کے لئے نہیں تھا۔

چنانچہ موسیٰؑ کو ید بیضا کا معجزہ عطا ہوا' یا ان کا عصا سانپ بن گیا' یا دریائے نیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لئے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا' یہ سب کی سب وقتی چیزیں تھیں' جن کا اثر ختم ہو گیا' یہی حال حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کہ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینا حضرت عیسیٰ کی زندگی تک تھا' اور خاص حلقے تک محدود تھا' ان کے بعد ان چیزوں کا اثر ختم ہو گیا' یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو کتابیں بھی دی گئیں لیکن یہ کتابیں معجزہ بنا کر نہیں پیش کی گئیں' نہ تو خود ان کتابوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہماری حیثیت ایک معجزے کی ہے اور نہ ان انبیاء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہماری یہ کتابیں معجزے کی حیثیت رکھتی ہیں' لیکن سید الکونین رحمتہ للعالمین فخر کائنات ہادی برحق نبی کریم ﷺ کو جو معجزہ عطا ہوا' وہ قرآن کریم ہے ایک تو یہ کہ قرآن ابدی کتاب ہے' خود اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے' فرمایا:-

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:۹)

''یعنی ہم نے ہی یہ ''ذکر'' نازل کیا ہے' اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں-''

اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تک قرآن میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں ہو سکی دوست و دشمن سب اس قرآنی معجزہ کو تسلیم کرتے ہیں' جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کتاب آخری شریعت اور اس کا حامل نبی محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں-

دوسری بات یہ ہے کہ خود قرآن نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں ایک معجزے کی حیثیت سے نازل ہوا ہوں' اگر کسی میں ہمت ہے تو میری مثال پیدا کر کے دکھائے-

حضور اکرم ﷺ کا حسن بھی بے مثال ہے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا' اور اس رات چاند کی چودہ تاریخ تھی- میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا کبھی سرور کائنات کے چہرہ کی طرف' اور حضور علیہ السلام کا چہرۂ مبارک مجھے چاند سے بھی زیادہ چمکتا ہوا نظر آتا تھا-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسانؓ بن ثابت فرماتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکھوں نے آپؐ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا اور آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَانَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

آپ کو ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے گویا کہ جیسے آپؐ چاہتے تھے اسی طرح ہی آپ کو پیدا کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن ہر فرقہ کو اپنے امام کے نام پر بلایا جائے گا

اور

اہلحدیث کو اپنے معصوم امام محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر بلایا جائے گا!

نَحْــــمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَــــرِیْــــم

امابعد! اہلحدیث کے مسلک سے وہ لوگ نفرت کرتے ہیں جو کسی غیر معصوم امام کے مقلد بن کر اس کی تقلید کو اپنا فرض سمجھتے ہیں' حالانکہ جن چار اماموں کی تقلید وہ کرتے ہیں وہ امام خود غیر مقلد تھے' مثلاً امام ابو حنیفہؒ' امام مالکؒ' امام شافعیؒ' اور امام احمد بن حنبلؒ یہ چاروں امام کسی کے بھی مقلد نہ تھے' اہل حدیث در حقیقت ان اماموں کے مسلک کے تابعدار ہیں' اس لئے کہ ان اماموں نے اور تمام صحابہ کرامؓ نے اپنا امام خاتم الانبیاء سید المرسلین محبوب رب العلمین رہبر کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کو بنایا تھا تو اہل حدیث کے امام بھی سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اہل حدیث کا امام اور مسئلہ امامت کی تشریح

﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا – وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۱،۷۲)

"جس دن ہم ہر جماعت کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے' جو لوگ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے کہ ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھیں گے اور ایک دھاگہ کے برابر بھی ظلم نہ کئے جائیں گے' اور جو لوگ اس دنیا میں اندھے ہوں گے وہ آخرت میں بھی اندھے ہوں گے اور خدا کے انعامات کے راستہ سے دور بھٹکے ہوئے ہوں گے۔"

کلمہ امام ہر مرکزی شئے کے لئے استعمال ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں تورات کو بھی امام کہا گیا ہے' اس لئے کہ زبور' انجیل اور دوسرے پیغمبروں کے صحیفے تورات کے تابع تھے اور تورات مرکزی کتاب تھی' عرب سے شام کو جانے والی شاہراہ کو بھی قرآن میں امام کہا گیا ہے کیوں کہ یہ دوسرے راستوں کا مرکزی راستہ تھا' اور ایسے شخص کو بھی امام کہا گیا ہے جس کو لوگ مذہبی پیشوا مان لیں اور وہ مذہب کی مرکزی شخصیت بن جائے۔

مذکورہ ارشاد میں مذہبی پیشوا مراد ہیں' جن کو لوگ اپنا امام بنالیں' قرآن کریم میں کافروں کے پیشواؤں کو بھی امام کہا گیا ہے' جیسے ارشاد ہے۔

﴿فقاتلوا ائمة الكفر﴾ (التوبة: ۱۲)

"تم کفر کے اماموں سے قتال کرو۔"

اور نیک لوگوں کو بھی امام کہا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے:

﴿واجعلنا للمتقين اماما﴾ (الفرقان: ۷٤)

"یعنی اللہ کے نیک بندے دعا کرتے ہیں کہ ہم کو متقیوں کا امام بنا۔"

تو اس جگہ امت کے نیک لوگ متقی لوگوں کے امام بننے کی دعا کر رہے ہیں اور پیغمبروں کو بھی امام کہا گیا ہے' چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وجعلنا هم ائمة يهدون بامرنا﴾ (الانبياء: ۷۳)

"ہم نے (ابراہیم' اسحق' یعقوب' اور لوط) کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ساتھ لوگوں کو ہدایت کرتے تھے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب امام کی حقیقت سمجھ میں آگئی تو اب قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

جماعت اہلحدیث کے امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں

اس جگہ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اس دنیا میں لوگ جس قسم کے کام کریں گے قیامت کے دن ان کو ان کے ویسے ہی اعمال نامے دیئے جائیں گے تو جن لوگوں نے اس دنیا میں کسی امام معصوم کی تابع داری کی ہوگی 'یعنی پیغمبر آخر الزماں ﷺ کو امام بنا کر اس کے دین کے لئے اپنی علمی قوتیں بھی صرف کی ہوں گی اور عملی قوتیں بھی تو ان کو ان کے پیغمبرؑ اسلام کے ساتھ بلا کر دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے' کیوں کہ دایاں ہاتھ طاقت کی علامت ہے تو جب انہوں نے دنیا میں اپنی طاقت سے اپنے پیغمبر ﷺ (امام) کے دین کو اختیار کیا اور پھیلایا ہوگا تو ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے'

بخاری شریف میں عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیغمبروں کے ساتھ ان کے امتیوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے جنھوں نے دنیا میں اپنا امام پیغمبرؑ کو بنایا ہوگا تو خوشی سے ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے' اور یہ لوگ خوشی سے اپنے اعمال نامے پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں گے۔ (بخاری جلد نمبر ۲ کتاب التفسیر بحث تفسیر سورہ بنی اسرائیل)

ان کے مقابلہ میں وہ لوگ جنہوں نے معصوم پیغمبر اعظم ﷺ کو چھوڑ کر غیر معصوم انسانوں کو اپنا امام بنایا ہوگا تو ان لوگوں کے قرآن کریم نے تین طبقے بیان کئے ہیں۔

طبقات ثلاثہ اور اعمال ناموں کی تقسیم

پہلا طبقہ: وہ لوگ ہوں گے جن کو اپنے اعمال نامے پشت کی طرف سے دینے جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے - چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا﴾ (الانشقاق : ۱۰-۱۱-۱۲)

''اور جن لوگوں کو اپنے اعمال نامے پشت کے پیچھے سے دیئے جائیں گے وہ جلد ہی ہلاکت اور موت مانگیں گے اور شعلہ مارنے والی آگ میں داخل ہوں گے۔''

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے دنیا میں پیغمبر ﷺ کے دین کو پس پشت ڈالا ہو گا' تو ان کا نامہ اعمال بھی پشت کی طرف سے ملے گا' کیونکہ جیسا عمل ہوتا ہے' ویسے ہی سزا ہوا کرتی ہے' خواہ ان کا امام نیک ہو یا بد' ہر صورت میں یہی سزا ہو گی۔

دوسرا طبقہ: ان لوگوں کا ہے جنہوں نے نبی معصوم ﷺ کو چھوڑ کر غیر معصوم انسان کو امام بنایا ہو گا تو ان کے متعلق ارشاد ہے۔

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ﴾ (الحاقۃ : ۲۵)

''جن لوگوں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہیں گے ہائے افسوس مجھے یہ نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا تو اچھا ہوتا۔''

یہ ان لوگوں کا طبقہ ہے جنہوں نے دین پیغمبر ﷺ کے لئے اپنی علمی اور عملی قوتیں صرف نہ کی ہوں' بلکہ جیسے کوئی بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے' ایسے ہی بے توجہی اور لاپرواہی سے کبھی کبھی پیغمبر ﷺ کی باتوں کو پڑھ لیا یا سن لیا تو چونکہ ان لوگوں نے پیغمبر ﷺ کے دین کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کیا ہے' یعنی لاپرواہی برتی ہے تو ان کو نامہ اعمال بھی بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' تو یہ لوگ شرمندگی کے مارے افسوس کریں گے کہ کیا اچھا ہوتا' اگر مجھے یہ نامہ اعمال نہ ملا ہوتا۔

تیسرا طبقہ: ان لوگوں کا ہے جنہوں نے معصوم پیغمبر کے دین سے بالکل اپنی توجہ ہٹالی اور غیر معصوم انسانوں کو اپنا امام بنالیا تو مذکورہ بالا پہلی آیت میں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان کو نامہ اعمال ملنے کا سوال ہی نہیں بلکہ یہ وہاں اندھے اٹھائے جائیں گے کیونکہ یہ لوگ دنیا میں پیغمبر کے دین سے اندھے بنے رہے ہیں۔
لہٰذا ان کی سزا بھی ان کے عمل کے مطابق ہوگی' ان کو اندھا اٹھایا جائے گا۔ اور پھر اس کے بعد ان کے اعضاء ان کی بداعمالیوں کی گواہی دیں گے' تو پھر میدان محشر میں ان کو آنکھیں بھی دی جائیں گی' اس لئے کہ محشر میں مختلف حالات ہوں گے' پہلے یہ لوگ اندھے اٹھائے جائیں گے اور آخر میں دوسروں کی طرح ان کو بھی آنکھیں دی جائیں گی'
قرآن کریم میں ارشاد ہے:
﴿فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ﴾ (ق : ۲۲)
"یعنی اے انسان! تیری آنکھیں اس دن تیز ہو جائیں گی۔"

میدان محشر میں بھی اہلحدیثوں کے امام اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے

خلاصہ یہ کہ جن لوگوں نے پیغمبر اسلام معصوم کے سوا دوسرے لوگوں کو امام بنایا ہو گا اگر وہ لوگ اس امام کے ذریعہ دین پیغمبر ﷺ پر چلتے رہے ہوں گے' تو یہ لوگ متقی ہوں گے اور ان کا امام متقی لوگوں کا امام ہو گا' جیسے مسلمان اگر کسی عالم ربانی کو امام بنا کر دین اسلام پر چلتے رہیں اور امام سے صرف اسلام کی تشریح حاصل کریں' تو ایسے لوگ اپنے امام کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور ان کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا' کیونکہ ان کا اصل امام پیغمبرؑ ہے اور امتی امام صرف خدا کی باتیں بتانے والا ہے' مگر ان کے مقابلہ میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے پیغمبر کو سرے سے امام ہی بنایا ہو یا صرف زبانی طور پر امام کہتے ہوں مگر عملی زندگی میں ان کا امام کوئی اور ہو اگر یہ دوسرا امام نیک بھی ہو' پھر بھی ان لوگوں سے اپنے آپ کو لاتعلق ظاہر کرے گا اور صاف کہہ دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے تو ان لوگوں کو پیغمبر کا دین بتایا تھا اور کہا تھا کہ پیغمبر ﷺ کو امام بناؤ‘ مگر انھوں نے بالکل پیغمبر کے دین سے راہنمائی حاصل کرنی چھوڑ دی اور پیغمبر اسلامؐ کے دین سے اندھے بن گئے تو یہ قیامت کے دن اندھے اٹھائے جائیں گے اور پیغمبر اسلام کے دین کو لاپرواہی سے پس پشت ڈال دیا ہو گا۔ تو ان کو نامہ اعمال پشت کی طرف سے ملے گا اور اگر پیغمبر کے دین کی طرف پوری توجہ نہ کی ہو گی بلکہ برائے نام توجہ کی ہو گی تو ان کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

اسی لئے علامہ ابن کثیرؒ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مومنوں کو یہ چاہیے کہ اپنا امام صرف پیغمبر ﷺ کو بنائیں‘ کیوں کہ یہی لوگ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:

فیه اعظم شرفٍ لاصحٰب الحدیث. (تفسیر ابن کثیر بحث سورہ بنی اسرائیل مطبوعہ مصر)

اس ارشاد ربانی میں اصحاب حدیث کے لئے بڑا شرف ہے۔

اس لئے کہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ ہمارا امام صرف محمد رسول ﷺ ہے دوسرا کوئی نہیں۔

غیر پیغمبر کو امام بنانے والے مسلمان اگر دین پیغمبرؐ سے بالکل اندھے ہو جائیں گے تو ان کے لئے سزا مذکورہ آیت میں یہ ذکر ہے کہ یہ اندھے اٹھائے جائیں گے اور جنھوں نے دین پیغمبر کو اس طرح پس پشت ڈال دیا ہو کہ اپنے مذہب میں قرآن و حدیث سے کبھی راہنمائی حاصل نہ کریں‘ بلکہ دوسرے انسانوں سے راہنمائی حاصل کریں گو زبانی طور پر قرآن و حدیث پر ایمان ظاہر کریں‘ اس لئے کہ اگر ایمان ہی ظاہر نہ کریں تو وہ اندھے ہیں اور اندھے اٹھائے جائیں گے‘ مگر یہ ایمان ظاہر کرنے والے قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالنے والے ہیں‘ ان کو نامہ اعمال پشت کی طرف سے ملے گا‘ اور اگر قرآن و حدیث سے لاپرواہی ہے تو پھر نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا‘ آج ہم میں یہ تینوں طبقے موجود ہیں‘ ایک طبقہ وہ ہے جو صرف انسانی کتابوں سے راہنمائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرتا ہے اور قرآن و حدیث سے بالکل اندھا بنا ہوا ہے' اکثر مسلمان تو ایسے ہی ہیں- دوسرے لوگ ہیں' جنہوں نے قرآن و حدیث کو اس طرح پس پشت ڈال دیا ہے کہ تدریس و تعلیم میں قرآن و حدیث کو برائے نام پڑھایا پڑھایا جاتا ہے' وہ بھی صرف تبرک کے لئے-

تیسرا طبقہ وہ بھی ہے جو قرآن و حدیث کو صرف بائیں ہاتھ سے پڑھتا اور پڑھاتا ہے' یعنی نہایت ہی لاپرواہی سے' ساری زندگی احناف کے مدرسوں میں غیر معصوم لوگوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں' مگر قرآن و حدیث کے لئے صرف ایک سال (دورہ) ہوتا ہے یا ایک مہینہ' تو یہ لوگ بھی پیغمبرؐ کو امام بنانے والے نہیں ہیں' پیغمبر ﷺ کو امام بنانے والے صرف وہ لوگ ہو سکتے ہیں' (یعنی اہلحدیث) جنھوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و سنت کے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے وقف کر دی ہے- مگر وائے افسوس کہ ایسے لوگ آج علماء میں بھی نہیں چہ جائے کہ عوام میں ہوں' پیغمبر کو امام بنانے کا مطلب یہی ہے کہ اپنی جان' مال اور ہر چیز حدیث پیغمبر ﷺ کے لئے وقف کر دی جائے' صرف کھوکھلے نعروں سے پیغمبر السلام ﷺ کو امام نہیں بنایا جا سکتا' جب تک تمام زندگی کا ہر لمحہ امام الانبیاء ﷺ کے پیارے طریقہ کے مطابق عملی طور پر اپنے اوپر نافذ نہ کر لیا جائے' دعا ہے کہ تمام اہل اسلام کو خدا مکمل طور پر پیغمبر اسلام ﷺ کا تابعدار بننے کی توفیق عطا فرمائے- آمین ثم آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک اہلحدیث کی صداقت

اور

مسلک اہلحدیث کے امام خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ہیں

اہل حدیث کا مسلک یہ ہے کہ تمام مخلوق میں سے افضل سید العرب والعجم محبوب رب العالمین آفتاب رسالت سرور کائنات رہبر اعظم سید الرسل خیر البشر محمد رسول ﷺ ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر جماعت کو ان کے امام کے نام پر بلائیں گے' حضرت امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ صرف واحد جماعت اہل حدیث ہی ہے جو امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر بلائی جائے گی۔

مشہور معروف شیخ الاسلام حضرت علامہ مفسر قرآن حافظ ابن کثیرؒ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۷۱ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿هٰذَا أَكْبَرُ شَرَفٍ لِأَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّ إِمَامُهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (بنی اسرائیل : ۷۱' ابن کثیر)

''اہل حدیث کے لئے یہ بہت بڑا فخر ہے کہ (دنیا و آخرت میں) ان کے امام رہبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

یعنی اس فرمان الٰہی میں بہت بڑا شرف و فضیلت ہے' واحد جماعت اہل حدیث کے لئے ان کے امام سرور کائنات آفتاب رسالت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ' حبیب خدا فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ السلام ہیں' سید المرسلین رہبر کامل محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اصحاب الحدیث کو قیامت کے دن جنت ملے گی' حضرت انسؓ سے روایت ہے۔

((قَالَ النَّبِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَآءَ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ مَابَيْنَ يَدَى اللّٰهِ وَمَعَهُمُ الْمَحَابِرُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أَنْتُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ كُنْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ))

(جواھر الاصول از تاریخ خطیب بغدادی)

"اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اصحاب حدیث اللہ کے سامنے پیش ہوں گے اور ان کے پاس سیاہی کی دواتیں بھی ہوں گی جن سے وہ حدیثیں لکھا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم اصحاب الحدیث ہو' میرے پیغمبرؐ پر درود (شریف) بھیجتے رہے ہو' لہٰذا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

یہ انجام ان لوگوں کا ہو گا جو دنیا میں حدیث رسول ﷺ پڑھتے' پڑھاتے تھے' اور تحریری طور پر شائع کرتے تھے' تو یہ لوگ ضرور کامیاب ہوں گے۔

جماعت اہلحدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے

حضرت امام احمد بن حنبلؒ علی بن المدینی (استاذ امام بخاریؒ) اور عبداللہ بن مبارک (شاگرد امام ابو حنیفہؒ) اس بات پر متفق ہیں:

اِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ.

(شرف اصحاب الحدیث:ص ٤، ١٥، ١)

"اگر فلاح و نجات کے حقدار اہل حدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ فلاح و نجات پانے والے کون لوگ ہیں؟"

یعنی نجات حاصل کرنے والی جماعت اہل حدیث ہے۔

((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). (شرف اصحاب الحدیث' ترمذی شریف)

"میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی' وہ سب پر غالب رہے گی' ان کے مخالف ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید المرسلین حضور ﷺ نے عبداللہ بن عمرو بن عباسؓ کو فرمایا:

((اُکْتُبْ فو الذی نفسی بیدہٖ ما خرج مِنْہُ اِلّا حق))(دارمی شریف)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میرے منہ سے حق ہی نکلتا ہے اس لئے میری حدیثیں لکھ لیا کرو۔"

ہمیشہ حق پر قائم رہنے والی جماعت اہلحدیث ہے!

((لاتزالُ طائفۃٌ منْ اُمّتی ظاھرینَ علَی الْحقِّ)).

(شرف اصحاب الحدیث)

"میری امت میں ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی۔"

اس جماعت کی پہچان امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کے استاذ حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں:

((قال مُحمّدْ بْن اِسْماعیل قال علیْ بْنِ مَدِیْنی ھُمْ اَصْحابُ الْحدیْث)) (ترمذی شریف)

"محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ حضرت علی بن مدینی محدث فرمایا کرتے تھے (یہ طائفہ اصحاب حدیث کا ہے) یہ جماعت اہلحدیث ہے۔"

((فانّکُمْ خلوفُنَا واھلُ الْحدیْثِ بعْدَنَا))(شرف اصحاب الحدیث)

"(سنو) تم ہمارے خلیفے ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہل حدیث ہو۔"

((سیاْتیکُمْ شبّانٌ منْ اقطارِ الارْضِ یطْلُبُوْنَ الْحدِیْثَ فَاِذا جاءُوکُمْ فاستوْصُوا بِھِمْ خیْرًا)). (شرف اصحاب الحدیث)

"(صحابہؓ) تمہارے پاس زمین کے اطراف واکناف سے لوگ میری حدیثوں کی طلب کو آئیں گے جب وہ آئیں تو تم ان سے خیر خواہی کرنا۔"

حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اہل حدیث تھے' حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ طلبہ اہل حدیث کو فرما رہے ہیں کہ تم ہمارے بعد اہل حدیث ہو' اور اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث جماعت قدیم کی چلی آرہی ہے' اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں ہے- بلکہ صحابہ کرامؓ' تابعین' ائمہ اربعہ اور شاہ جیلانیؒ تمام لوگ اہل حدیث ہیں' جیسا کہ امام شعبیؒ جو اڑتالیس صحابہ کرامؓ کے شاگرد ہیں' فرماتے ہیں:

لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَاحَدَّثْتُ اِلَّا مَااجْمَعَ عَلَیْهِ اَهْلُ الْحَدِیْثِ. (تذکرۃ الحفاظ)

"اگر میں پہلے انجام کو جانتا تو صرف وہی حدیثیں بیان کرتا' جن پر اہل حدیث کا اجماع ہے-(یعنی صحابہ کا اجماع ہے)"

بھائیو! غور کرو کہ حضرت امام شعبیؒ تابعی اساتذہ صحابہ کرامؓ کو اہل حدیث کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور پھر اس سے زیادہ روشن ثبوت اہل حدیث کے قدیم ہونے کے ثبوت ملتے ہیں-

حضرت امام ترمذیؒ جو ۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۹ھ میں فوت ہوئے ان کی عظیم کتاب ترمذی شریف پڑھنے پڑھانے والے طالب علموں سے پوچھ لیں' اہل حدیث کا لفظ بار بار آرہا ہے- امام ترمذیؒ تیسری صدی کے امام حدیث ہیں اور اس وقت لفظ اہل حدیث عام بولا جاتا تھا اور تمام صحابہ کرامؓ' تابعین اور تبع تابعین کو اہل حدیث کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پھر غور کرو کہ اہل حدیث کوئی نیا لقب نہیں ہے' کچھ لوگ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اہل حدیث کل کی پیداوار ہے' یہ لوگ علم سے دور ہیں' اور اسلامی تاریخ کا مطالعہ نہیں کرتے اور قرآن و حدیث کو چھوڑ چکے ہیں-

اہلسنت وہی لوگ ہیں جو اہلحدیث ہیں

حضرت امام قتیبہؒ بن سعیدؒ کا ارشاد ہے:

اِذَا رَاَیْتَ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَهْلَ الْحَدِیْثِ فَاِنَّهٗ عَلَی السُّنَّةِ. (شرف اصحاب الحدیث ص : ٤٠)

"جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اہل حدیث سے محبت رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت ہے۔"

نجات پانے والی جماعت صرف جماعت اہلحدیث ہے

سید العرب والعجم محمد ﷺ فرماتے ہیں:

میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سوائے ایک فرقہ کے سب جہنم میں جائیں گے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ حق پر قائم رہنے والا گروہ کون سا ہو گا' آپؐ نے فرمایا:

((ما انا علیہ واصحابی)).

"(جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہؓ چلے (آتے) ہیں)"

وہی جماعت حق پر ہو گی' اور یہی مسلک اہل حدیث ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ

شاہ عبد القادر جیلانیؒ کا فتویٰ کہ صرف قرآن و سنت پر عمل کرو

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ اِمَامًا لَكَ وَانْظُرْ فِيْهِمَا بِتَامُّلٍ وَتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَالْهَوَسِ. (فتوح الغیب)

"اور تو کتاب و سنت کو اپنا راہنما بنا لے اور ان دونوں میں تامل و تدبر سے غور و فکر کر اور ان کے مطابق عمل پیرا ہو اور قیل و قال اور خواہشات سے دھوکہ نہ کھا۔"

تو اس ارشاد میں بھی سرور کائنات سید المرسلین کو اپنا امام بنانے کا فتویٰ شاہ عبد القادر جیلانیؒ نے دیا ہے اور حضور ﷺ کو امام بنانے کا مطلب یہ بتایا ہے کہ قرآن اور سنت رسولؐ کو اپنا امام بنا اور انہی میں غور و فکر کر' ان دونوں پر عمل کر اور لوگوں کی مختلف باتوں اور خواہشات پر مغرور ہو کر دھوکہ نہ کھانا۔ اس لئے کہ لوگ اپنی طرف سے مختلف باتیں پیش کریں گے اور وہ باتیں ان کی خواہشوں سے مطابق ہوں گی اور تجھے گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے کہ یہی باتیں صحیح اور درست ہیں' آپ نے درست فرمایا ہے:

لوگ اپنی باتوں کو اماموں کی طرف منسوب کر کے لوگوں سے ان باتوں کی تقلید کراتے ہیں اور سید المرسلینؐ کو اپنا امام نہیں مانتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہلحدیث کے مرشد محبوب خدا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں!

ہمارے بریلوی کرم فرما اہل حدیث حضرات کو یہ بھی طعنہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ بے مرشد ہیں اور ان کا مرشد و پیر کوئی نہیں ہے' حالانکہ جماعت اہل حدیث کا یہ ایمان ہے کہ ہمارا مرشد و پیشوا خدا کا معصوم پیغمبر خاتم النبیین ختم المرسلین سید الثقلین آفتاب رسالت سرور کائنات رہبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ فداابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں' اس لئے کہ مرشد وہ ہوا کرتا ہے' جو لوگوں کو رشد و ہدایت دے اور رشد و ہدایت صرف وہی دے سکتا ہے جو غلطی اور گناہ سے معصوم ہو۔ اور جس کا محافظ خود رب ذوالجلال ہو' وہی ذنوب و عیوب سے مبرا رہ سکتا ہے' ورنہ جو خود گنہگار ہے وہ دوسروں کو مکمل ہدایت نہیں دے سکتا' اسی لئے حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ

؎ خود گم کردہ راہ کرا راہبری کند

یعنی جو خود گمراہ ہے وہ کس کی راہنمائی کر سکتا ہے اور پیغمبرؑ کے سوا ہر شخص گنہگار ہو سکتا ہے' گناہوں اور غلطیوں سے معصوم ہونا صرف پیغمبرؑ کی شان ہے' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

کلام خدا اور عصمت مصطفیٰ ﷺ

﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ﴾ (النجم : ۲)

"نہ وہ پیغمبرؑ گمراہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی سرکش"

توجب پیغمبر کے سوا کوئی معصوم ہی نہیں ہے تو پھر ہم اس کو اپنا راہ نما اور مرشد کیسے بنا لیں؟ خود خداوند قدوس نے سب مومنوں کا مرشد اور پیشوا اپنے معصوم پیغمبرؑ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل نمونہ صرف سیرت مصطفیٰ ﷺ ہے

((لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)). (الاحزاب - ۲۱)

"بے شک تم مومنوں کے لئے پیغمبر کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

اس آیت مقدسہ میں ﴿فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ خبر مقدم ہے اور "اسوہ" مبتدا موخر ہے اور علم نحوی کا یہ قاعدہ ہے کہ کلموں کی تقدیم و تاخیر سے حصر و تخصیص پیدا ہوا کرتی ہے 'لہٰذا یہاں بھی تخصیص ہے کہ اسوہ حسنہ صرف اور صرف پیغمبرؐ ہی کی زندگی میں ہے 'کسی غیر کی زندگی میں نہیں اور اسوہ سے مراد ایسے طریقے ہیں جن کا اتباع ضروری ہو تو اس جگہ اس اسوہ حسنہ سے مراد سنت رسولؐ ہے اب فرمان الٰہی کا مطلب یہ ہوا کہ صرف پیغمبرؐ کی ذات ایسی ہے 'جن کی زندگی کے اقوال 'احوال 'افعال قابل اتباع ہیں۔ اور پیغمبرؐ کے سوا خواہ کوئی کتنا ہی بڑا امام یا کتنا ہی بڑا دیگر بزرگ کیوں نہ ہو اس کی زندگی کے طور طریقے قابل اتباع نہیں 'تو پھر معصوم پیغمبرؐ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مرشد و پیشوا بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور حدیث سے صرف تین قسم کی بیعت ثابت ہے۔

موجودہ پیری مریدی کی بیعت کا اسلام میں کوئی وجود نہیں

بیعت نمبر ۱: بیعت اسلام 'یعنی کسی غیر مسلمان کی بیعت کر کے مسلمان بنانا۔

بیعت نمبر ۲: بیعت امر 'یعنی کسی کی سیاسی بیعت کر کے اس کو امیر المومنین بنانا جیسے خلفآء راشدین کی بیعت تھی۔

بیعت نمبر ۳: بیعت جہاد 'جیسے حدیبیہ کے مقام میں صحابہؓ نے کی تھی۔

مگر کسی مسلمان کا کسی دوسرے کے ہاتھ پر ان تین بیعتوں کے علاوہ پیری مریدی کی بیعت کرنا اسلام میں بدعت ہے 'تو اسی وجہ سے ہم اہل حدیث اس بدعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح گمراہی سمجھتے ہیں' دلیل اس کی یہ ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)). (بخاری جلد دوم کتاب الاعتصام ص ۱۰۸۰)

"یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔"

جب فرمان پیغمبر علیہ السلام کے حوالہ سے اس گمراہی کا ہم برسرعام رد کرتے ہیں تو یہ لوگ ناراض ہوتے ہیں۔

چوں کہ ہمارے بریلوی بھائی عشق رسولؐ کے بہت دعوے دار ہیں' اور ہمیں یہ طعنہ دیتے ہیں کہ وہ عاشق رسولؐ نہیں ہیں' حالانکہ عشق رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے محبوب رسولؐ کی سنت سے کھری محبت کی جائے' ہر آن اس کی اتباع کی جائے' اور یہی ہمارا مسلک ہے۔

ہر امت پر وقت کے پیغمبرؐ کی اطاعت فرض ہے

اس لئے کہ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ٦٤)

"ہم نے کسی بھی پیغمبر کو نہیں بھیجا' مگر صرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ اس کی اللہ کے حکم سے اطاعت کی جائے۔"

اس فرمان میں اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبرؐ کی بعثت کا صرف یہی مقصد قرار دیا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے' باقی محبت پیغمبرؐ صرف اسی اطاعت کے لئے ضروری ہے۔

اللہ نے قرآن میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ کسی پیغمبر کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ اس سے محبت کی جائے' محبت تو صرف ذریعہ ہے اطاعت رسولؐ کا' اگر اطاعت نہیں تو پھر محبت کا دعویٰ صریحاً غلط ہے یا صحیح محبت ہے بھی تو پھر بھی یہ محبت بے سود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر ایمان حب رسولؐ ذریعہ نجات نہیں ہے

اس سے بڑھ کر ہمارے ان میلاد کے جشن منانے والے دعوے داران عشق رسولؐ کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے جو حضور اکرمؐ کے چچا ابولہب کے متعلق ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی اور ابولہب کو جو حضور اکرمؐ کا چچا تھا اس کو اطلاع اس کی لونڈی حضرت ثویبہ نے جاکر دی تو اس کو اس قدر خوشی ہوئی کہ اس نے خوشی سے حضرت ثویبہ کو اپنی غلامی سے آزاد کر دیا' اور پھر اس کے بعد ثویبہ نے حضور اکرم ﷺ کو دودھ بھی پلایا اور دعویٰ نبوت کے بعد اسلام بھی قبول کیا۔ یہ تفصیلی واقعہ حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔

(جیسے بخاری جلد دوم کتاب النفقات ص:۸۰۹)(سیرت نبوی جلد اول ص ۲۰)

میلاد کا اقرار' اطاعت سے انکار' ہو گیا داخل فی النار

ایک طرف ابولہب کی اس محبت کو ملاحظہ فرمائیں اور دوسری جانب اس بات کو ملاحظہ فرمائیں' جب حضور اکرمؐ نے دعوت اسلام شروع فرمائی تو ابولہب نے غضب ناک ہو کر انکار کیا' اس انکار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام اللھب رکھا' اور اس میں صاف صاف فرمایا:

﴿سَيَصْلَىٰ نَارًا﴾

"یعنی ابولہب جلد جہنم کی آگ میں داخل ہو گا۔"

اس سے ثابت ہوا کہ محبت رسولؐ بغیر اطاعت کے جہنم سے نہیں بچا سکتی اور جشن میلاد منانے والوں کو اس واقعہ پر غور کرنا چاہیے کہ کیا یہ لوگ ابولہب کی سنت پر تو نہیں چل رہے اس لئے کہ ولادت حضور اکرم ﷺ پر مسرت کا اظہار ابولہب نے کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبِ رسول ﷺ ہمارا جزوِ ایمان ہے

مخالفین دوست عام طور پر یہ الزام اہل حدیث پر لگاتے ہیں کہ ان لوگوں میں عشق رسالت نہیں ہے' بلکہ یہ پیغمبر کو اپنے بڑے بھائی کا درجہ دیتے ہیں' اس لئے یہ لوگ گستاخ رسول ہیں۔

ہم اپنا مسلک واضح طور پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ:

"خاتم الانبیاء، امام القبلتین سید الثقلین، شفیع المذنبین سید المرسلین سید العرب والعجم سرورِ کائنات خاتم المعصومین، محبوب رب العالمین، اکرم الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حبیب خدا ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے"

اور جس کو حضور اکرم ﷺ کی محبت نہیں وہ قطعاً مومن نہیں بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو محبوب خدا ﷺ سے محبت نہیں وہ کافر اور ملعون بلکہ جہنمی ہے چہ جائے کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنے بڑے بھائی جیسا درجہ دیا جائے' حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ فخر انسانیت ہیں اور سب انسانوں سے اشرف ہیں' آپؐ جیسا بلند شان والا کوئی انسان نہ آپؐ سے پہلے پیدا ہوا اور نہ آپؐ کے بعد قیامت تک پیدا ہو گا' شان مصطفیٰ کے متعلق ہمارا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خدا کے بعد محبوب خدا ﷺ کا مقام و مرتبہ ہے تو اس عقیدہ کے باوجود کون بدبخت پیغمبر ﷺ کو درجہ اور مرتبہ میں بڑے بھائی جیسا درجہ دے سکتا ہے اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے' مگر یہ صرف آپؐ کے مقام اور مرتبہ کے متعلق عقیدہ ہے باقی رہی یہ بات کہ آپ انسان تھے یا نہیں' تو ہمارا عقیدہ ان قبر پرستوں جیسا نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ انسان نہ تھے' ہمارے نزدیک ان لوگوں کا یہ عقیدہ شرف انسانیت کا انکار ہے۔ انسانیت کو تو شرف ہی یہ حاصل ہے' کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اپنے محبوب کو انسان بنا کر بھیجا' اگر آپؐ انسان نہ ہوتے تو پھر انسان اشرف المخلوقات قرار نہ پاتے' مگر انسان ہونے کے باوجود آپ کا درجہ سب انسانوں سے برتر ہے اور آپؐ کی ذات مقدس سے محبت کرنا عین ایمان ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿اَحبَّ اِلَیْکُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه﴾

﴿قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُکُمْ وَاَبْنَاءُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالٌ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسَاکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِه فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِه﴾ (التوبة: ٢٤)

''کہہ دیجئے اگر تمہارے آباء واجداد اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا قبیلہ اور تمہارے وہ مال جن کو تم کماتے ہو' اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو اگر یہ آٹھ چیزیں تمہیں زیادہ محبوب ہیں اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ میں جہاد سے تو پھر تم انتظار کرو تاکہ اللہ اپنا حکم عذاب لے آئے۔''

اس فرمان میں دنیا کی ہر محبوب چیز سے نظر پھیر کر تین چیزوں کی محبت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے' ایک اللہ سے محبت' دوسری پیغمبرؐ سے محبت اور تیسری اللہ کی راہ میں جہاد سے محبت' اس سے ثابت ہوا کہ اصل محبوب خداوند قدوس ہے اور پیغمبرؐ سے محبت بھی اس لئے ضروری ہے کہ وہ محبوب حقیقی سے انسان کو ملانے والا ہے اور پھر تیسری محبت جہاد سے ہے اور جہاد کا معنی جدوجہد کرنا ہے صرف لڑنا ہی مراد نہیں کیونکہ اللہ کی راہ میں لڑنے کو قتال کہا جاتا ہے اور جہاد اس سے عام ہے' جہاد میں دین الٰہی کی تعلیم و تبلیغ اور دین کی عظمت کے لئے جان ومال قربان کرنا شامل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ سے سچی محبت ہی ایمان کی بنیاد ہے!

در حقیقت اس دینی جدوجہد سے محبت کرنا علامت ہے پیغمبرؐ سے محبت کرنے کی اور یہی پیغمبر کی محبت جب تک دنیا کی ہر چیز پر غالب نہ آجائے تو انسان مومن نہیں ہوتا' ایمان کی بنیاد ہی محبوب خدا سے محبت کرنا ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

ہمارے نزدیک وہ شخص کافر ہے جس کے دل میں محبت رسولؐ نہیں' حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی بھی اس فرمان الٰہی کی تفسیر ہے اور وہ ارشاد یہ ہے۔

چلے آؤ مسلمانو یہی تخت محمد ﷺ ہے

((عن انس وابی ھریرۃ انّ رسول اللّٰہ قَالَ لَایُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اکُونَ اَحَبَّ الیہِ مِنْ ولدِہٖ ووالِدِہٖ ووالِدَتِہٖ وَنَفْسِہٖ وَالنَّاسِ اجْمعِین))(بخاری جلد اول کتاب الایمان ص ۷)

"حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا' یہاں تک کہ میں اس کا سب سے زیادہ محبوب ہو جاؤں اور اس کی اولاد سے اور والد سے اور والدہ سے اور اس کی جان سے اور سب لوگوں سے۔"

تو اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے صاف الفاظ میں فرمادیا کہ جس شخص کے دل میں میری محبت اس کی جان اور رشتے داروں اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو وہ مومن نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ ایمان کی بنیاد حضور اکرمؐ سے محبت پر ہے تو اب یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہئے کہ محبت کا تقاضا کیا ہے' اور یہ بات ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جب کسی شخص سے محبت کی جائے' اور اس کو محبوب بنایا جائے' تو پھر محبوب کی ہر بات اور ہر ادا بھی محبوب ہوا کرتی ہے' اگر محبوب کی ادا اور حرکت و نقل اور گفتار و کردار سے محبت نہ ہو تو ہر عقل مند یہی سمجھے گا کہ محبت کا دعویٰ کرنے والا کاذب اور جھوٹا ہے اس لئے کہ اگر اس کو اس شخص سے محبت ہوتی تو پھر یہ اپنے محبوب کی ہر ادا پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا' اس لئے کہ محبت کا یہی تقاضا ہے اور صرف زبانی محبت جھوٹا دعویٰ ہے جو اللہ کے ہاں قبول نہیں۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے خود اپنی محبت کو اپنے فرمان کے ذریعہ واضح فرما دیا ہے:

کامل ایمان دار کون ہے؟

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ)).

(رواه في شرح السنة (مشكوة جلد اول كتاب الاعتصام ص ۳۰)

"عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہشات تابع ہو جائیں اس شریعت کی جو میں لایا ہوں۔"

اس ارشاد گرامی میں بھی پیغمبرؐ سے محبت کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور یہ بنیاد اپنی سب خواہشات کو پیغمبر کی لائی ہوئی شریعت کے تابع بنانا ہے کیوں کہ محبت رسولؐ کا یہی تقاضا ہے کہ رسولؐ کی پیش کی ہوئی شریعت سے اس قدر محبت کی جائے کہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ میں سب انسانی خواہشات کو مٹا کر صرف شریعت کی تابع داری کی جائے یہی معیار ہے محبت رسولؐ کا۔

اور اسی مضمون کی دوسری حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

ادھر حکم محمدؐ ہو' ادھر گردن جھکائی ہو

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى۔ قَالُوا وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى)). (بخاری جلد دوم کتاب الاعتصام ص ۱۰۷۱)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سب امتی بہشت میں داخل ہوں گے مگر وہ شخص داخل نہ ہو گا' جس نے انکار کیا' صحابہؓ نے عرض کیا کہ کس نے انکار کیا تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری اطاعت کی وہ بہشت میں داخل ہو گا' اور جس نے میری نافرمانی کی گویا کہ اس نے انکار کیا۔"

اس فرمان سے بھی ثابت ہوا کہ محبت رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ پیغمبرؐ کی تابعداری کی جائے اور جو تابعداری سے انکار کرلے وہ جہنمی ہے' خواہ کتنے ہی محبت کے دعوے کرلے۔

قرآن وحدیث کی تابعداری ہی جنت کا سرٹیفکیٹ ہے

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ایک اور طویل حدیث میں اسی مضمون کو بیان فرمایا' یہ حدیث حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر اعظم ﷺ نے مجمع عام میں تقریر فرمائی اور تقریر کے دوران یہ مثال بیان فرمائی کہ میری مثال ایسی ہے' جیسے کوئی شخص اپنی قوم کو یہ کہے کہ آج رات تمہارے شہر پر دشمن کی فوج حملہ کرنے والی ہے لہٰذا اس شہر سے نکل جاؤ تو بچ جاؤ گے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے' تو قوم کے کچھ افراد نے اس کی بات پر اعتماد نہ کیا اور شہر ہی میں رہے' رات کے وقت دشمن کی فوجوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حملہ کیا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ وہ سب لوگ قتل کر دیئے گئے' اس کے بعد فرمایا کہ میری مثال بھی اس شخص جیسی ہے' میں ساری دنیا کے انسانوں کو خدا کے غضب سے بچنے کی دعوت دے رہا ہوں مگر کچھ لوگ میری دعوت قبول کر رہے ہیں اور باقی انکار کر رہے ہیں' اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

بدعتی سراسر خسارہ ہی میں ہے

فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ وَاتَّبَعَ لِمَا جِئْتُ بِهٖ وَمَنْ عَصَانِىْ وَ كَذَبَ لِمَا جِئْتُ بِهٖ (بخاری جلد دوم کتاب الاعتصام ص: ١٠٨١)

"یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے میری اطاعت کی اور تابع داری کی اس شریعت کی جو میں لایا ہوں اور ان لوگوں کی جنہوں نے میری نافرمانی کی اور تکذیب کی اس شریعت کی' جو میں لایا ہوں۔"

تو اس ارشاد میں بھی یہی سمجھایا کہ نجات صرف ان لوگوں کی ہوگی جو میری پیش کردہ شریعت کی تابع داری کریں گے اور جو لوگ اپنے عمل سے میری شریعت کی تکذیب کریں گے اور اس کے مطابق عمل نہ کریں گے تو ان کے لئے ہلاکت یقینی ہے'

حضور اکرم ﷺ کے یہ ارشادات در حقیقت قرآن مجید کی تفسیر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

رسولؐ اللہ کے فیصلہ پر نظرِ ثانی کرنا حرام ہے

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ (الاحزاب: ٣٢)

"کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کے شایان شان نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس میں اپنا اختیار سمجھیں۔"

اس فرمان میں اللہ نے صاف فرمادیا کہ خدا کے رسولؐ کے فیصلہ کے بعد کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن مرد اور عورت کا اپنا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا' اگر وہ اپنا اختیار اس کے بعد بھی اپنے معاملات میں استعمال کریں تو وہ مومن نہیں۔

ان مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں ہمارے وہ مسلمان بھائی اپنی محبت رسولؐ کے دعویٰ کو پرکھیں اور غور کریں کہ کیا یہ حضرات جس طرح قبروں پر عرس اور میلے رچا کر گانے بجانے کو محبت رسولؐ قرار دے رہے ہیں یا میلاد کی محفلیں یا قوالی کی محفلیں منعقد کر کے اور خوش الحان حضرات سے گانا سنتے ہیں اور ان گانوں میں محبت رسولؐ کے لمبے چوڑے دعوے پیش کرتے ہیں' کیا ان کے اس طرز عمل کا کوئی ثبوت پیغمبرؐ کی شریعت سے ملتا ہے یا پیغمبرؐ کے سچے محبّ صحابہ کرامؓ نے کبھی اس قسم کے اعمال اور افعال انجام دیئے ہیں' اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ہمارے ان بھائیوں کو خود غور کرنا چاہیے کہ کیا ان کا طرز عمل محبت رسولؐ ہو سکتا ہے؟ ہمارا صرف یہی قصور ہے کہ ہم اس قسم کی بدعات سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محبت رسولؐ کا طریقہ رسولؐ کی شریعت کی تابعداری ہے' ان بدعات کی تائید کرنا یا ان پر خاموش رہنا محبوب خدا سے دشمنی ہے اور اسلام کی مخالفت ہے' چنانچہ حضور اکرمؐ کی یہ حدیث ابراہیم بن میسرہؒ سے روایت ہے۔

بدعت کا تعاون اسلامی عمارت کو گرانے کے مترادف ہے

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ)) (مشکوٰۃ کتاب الاعتصام ص : ۳۱)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی بدعت والے کی تعظیم کی گویا کہ اس نے عمارت اسلام کو گرانے میں اس بدعتی کی امداد کی۔"

اس سے ثابت ہوا کہ بدعت اسلام کی عمارت کو گرانے کا نام ہے اور جو لوگ ان بدعتیوں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں یا ان کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں وہ در حقیقت اسلام کی عمارت گرانے میں ان بدعتیوں کے مددگار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی حضرات کیوں اہل حدیث نہیں؟

عام طور پر ہمارے حنفی حضرات اہل حدیث نام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم حنفی بھی اہل حدیث ہیں' ہم بھی حدیثوں کو مانتے ہیں حدیثوں کے منکر نہیں ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے تو ہمارے یہ بھائی حنفیت ترک کر دیں' اور اہل حدیث کہلائیں تو ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ ہمیں خوشی ہو گی۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ فقہ حنفی کی کتابیں ہمارے سامنے موجود ہیں' اور حنفیوں کے فتوے بھی ہم مشاہدہ کرتے رہتے ہیں' چنانچہ حنفیوں کا یہ طرز عمل ہر شخص پر واضح ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے' یا حنفی کتابوں میں کوئی مسئلہ ذکر ہوتا ہے تو یہ اس مسئلہ کی دلیل میں یہی بات پیش کرتے ہیں کہ یہ ہمارے امام کا قول ہے یا ہمارے امام سے یہی روایت ہے اور ہم اپنے امام کے مقلد ہیں' ہماری دلیل کے لئے امام کا قول اور امام کی روایت پیش کر دینا ہی کافی ہے' اس سے زیادہ کسی دلیل کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں'

مذہب حنفی اور مسلک اہل حدیث میں واضح فرق

اور اس کے مقابلہ میں اہل حدیث جب فتویٰ دیتے ہیں یا کوئی مسئلہ پیش کرتے ہیں تو وہ دلیل میں پہلے قرآن کو پیش کرتے ہیں اور پھر حدیث رسول ﷺ کو پیش کرتے ہیں' کسی امام یا عالم کا قول یا روایت دلیل میں پیش نہیں کرتے' یہ واضح فرق ہے مسلک اہل حدیث اور مسلک حنفی میں' البتہ اہل حدیث جب کسی حدیث کو پا لیتے ہیں تو اس کے صحیح یا ضعیف ہونے کی پوری تحقیق کر لیتے ہیں'

جب حدیث صحیح ہو تو پھر بلا خوف اس پر عمل کرتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس مسئلہ میں کسی کا کیا مذہب ہے یا کوئی کیا کہتا ہے؟ اور پھر کوئی کیا کہے گا؟ اور حنفی حضرات پہلے دلیل میں اپنے امام کا یا امام کے شاگردوں کا قول پیش کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور پھر حدیث کی تلاش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے تقلیدی مذہب کی تائید ہو جائے' اور اگر کوئی صحیح حدیث ان کے مسلک کے خلاف ہو تو پھر وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح' منسوخ ہے یا غیر منسوخ اور اس کا مطلب یہی ہے جو ہم سمجھے ہیں یا کوئی اور۔

اہل حدیث ہی حدیث رسول ﷺ کے سچے عاشق ہیں!

مگر اہل حدیث حدیث صحیح کے مل جانے کے بعد نہ کوئی عذر پیش کرتے ہیں' اور نہ کسی امام یا عالم دین کے قول کی ضرورت سمجھتے ہیں اگر کسی امام یا عالم دین کا کوئی قول پیش بھی کرتے ہیں تو صرف تائید کے لئے' خلاصہ یہ کہ (۱) مقلد اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں اور ہم اہل حدیث۔ اور پھر (۲) مقلد دلیل میں غیر معصوم اماموں کا قول پیش کرتے ہیں اور ہم اہل حدیث قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں' اور (۳) حدیث صحیح میں حنفی عذر یا تاویل پیش کرتے ہیں' اہل حدیث بغیر چوں وچرا کے حدیث نبوی پر عمل کرتے ہیں' (۴) حنفی کسی حدیث کو تائید کے لئے پیش کرتے ہیں مگر اہل حدیث حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور ائمہ کرامؒ کے اقوال کو تائید کے لئے'

یہ چار فرق ہیں مقلد حنفیوں اور اہل حدیث کے مسلک میں' جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے' شاہ ولی اللہؒ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں ان فرقوں کو ایک مستقل باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔

مسلک اہل حدیث کے بانی حضرت محمد رسول اللہ ہیں!

دینی مسائل میں مقلدوں کے جتنے مذاہب ہیں ان کے بانی وہ ائمہ کرام ہیں جن کی طرف ان مذاہب کو منسوب کیا جاتا ہے اور ان مذاہب مسلکوں والے اپنے آپ کو اپنے مسلک کے بانی کی طرف خود منسوب کرتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں' جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی امام ابو حنیفہؒ کی طرف اپنے مسلک کی نسبت سے حنفی کہلانے پر فخر کرتے ہیں' کیوں کہ ان کے مسلک کی بنیاد امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب مسائل پر ہے' اسی طرح امام شافعیؒ کے مسلک والے اپنے آپ کو شافعی کہتے ہیں' اور امام مالکؒ کے مسلک والے مالکی اور امام احمد حنبلؒ کے مسلک والے حنبلی' ان میں سے کوئی بھی اپنی اس نسبت سے انکار نہیں کر سکتا مثلاً ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو امام ابو حنیفہؒ کا مقلد کہلاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو خود حنفی کہتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مسلکوں کے بانی ان اماموںؒ کو قرار دیا گیا ہے' مگر مسلک اہل حدیث والے اپنے آپ کو کسی غیر معصوم امام یا بزرگ کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اہل حدیث کہلاتے ہیں' اور اہل حدیث کا مطلب یہی ہے کہ ان کا مسلک حدیث رسول اللہ ہے' اور چوں کہ حدیث رسولؐ اللہ قرآن کی تفسیر و شرح ہے اور ہر شرح میں اس کے متن کے احکام ہوا کرتے ہیں' اس بناء پر حدیث رسولؐ میں قرآن کے احکام بھی موجود ہیں اور ان کی شرح بھی اسی لئے اہل حدیث کا مسلک قرآن و حدیث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت مسلک اہل حدیث کے متعلق بزرگان دین کی شہادت

اور

ناجیہ فرقہ کی پہچان

ابتدائے آفرینش سے اب تک دنیا میں بے شمار مذاہب آئے اور ہر ایک نے یہی دعویٰ کیا کہ میرا بتایا ہوا راستہ ہی صراط مستقیم ہے' سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو بھیجا اور رسول کرم ﷺ کی زبان مبارک سے جو وماینطق عن الھوی کی مصداق تھی اعلان کروا دیا کہ:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الاِسْلَامُ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ﴾ (آل عمران: ۱۹ – ۸۵)

"کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ رکھنے والا دین صرف اسلام ہے' اور جو شخص اسے چھوڑ کر کسی اور راستہ سے خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کا خواہش مند ہو گا وہ کبھی بھی کامیاب و بامراد نہ ہو گا۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی تمام راہیں حضرت نبی کریم ﷺ پر واضح فرمادی ہیں' ان راہوں کے سوا اور کوئی راہ کوئے محبوب کو جاتی ہی نہیں ہے' لہٰذا ان پر چلنا ایک بے سود اور بے فائدہ بات ہے۔

اس جگہ پر ایک اہم سوال کا جواب دینا بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ اہل سلام کے ہاں بے شمار فرقے پائے جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا ادعا یہ ہے کہ وہی حقیقی اسلام پر کاربند ہے اور دوسرے تمام فرقے قابل گردن زدنی ہیں۔ ان حالات میں یہ بات کیسے معلوم ہو کہ حقیقی اسلام پر کاربند کون سا فرقہ ہے۔

اس تعلق میں قرآن پاک کی آیت ہماری رہنمائی کرتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

﴿وَمَآ آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

"اور جو حکم رسولؐ خدا آپ کو دیں اس پر کاربند ہو جاؤ اور جن باتوں سے آپ کو منع فرمادیں ان سے رک جاؤ۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احکام رسولؐ کی پابندی کرنے والی جماعت ہی حقیقی اسلام پر کاربند ہوگی۔

اس کی مزید وضاحت حضور علیہ السلام کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی اور ان میں سے ایک فرقہ کے سوا باقی سب فرقے ناری ہوں گے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ سے اس فرقہ ناجیہ کے بارے میں وضاحت چاہی تو آپؐ نے فرمایا:

((مَاأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)).

"وہ فرقہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر عمل پیرا ہوگا۔"

اس حدیث سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہوگا جو رسولؐ خدا اور اصحابؓ رسولؐ کو اپنا امام اور پیشوا تسلیم کرتا ہوگا، سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ نے "مَاأَنَاعَلَيْهِ" کے ساتھ "اصحابی" کی قید اس لئے لگائی ہے کہ صحابہ کرام براہ راست فیض نبوت سے مستفیض ہوئے تھے اور وہی آپ کی صداقت کے اولین گواہ تھے، اور دنیا بھر میں یہ بات ایک بین الاقوامی صداقت کی حیثیت رکھتی ہے کہ عینی گواہوں کی موجودگی میں کسی اور آدمی سے حقیقت حال دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، مثلاً اگر کوئی جج کسی مقدمہ میں عینی شاہدوں سے روگردانی کر کے صدیوں بعد پیدا ہونے والے لوگوں کی گواہی پر اعتماد کرتا ہے تو وہ حق وانصاف کا خون کرنے والا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے جب دعویٰ نبوت کیا تو کچھ لوگ آپ پر ایمان لائے آپؐ نے ان کو تعلیم کتاب دی، اور ان کے سامنے احکام الٰہیہ پر عمل کر کے دکھایا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ امور متنازعہ میں کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو صحابہ کے مقابل میں پیش نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ ان کی حیثیت عینی شاہدوں کی ہے' اور عینی گواہ جو شہادت دے دیں اسی کے مطابق ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا۔

اس جگہ ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے کہ بعض لوگ بزعم خویش اہل سنت ان لوگوں کو خیال کرتے ہیں جو ائمہ رابعہ میں سے کسی کے پیروکار ہوں حالانکہ یہ بات درست نہیں' اہل سنت کا لفاظ اہل بدعت کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے' لہذا کسی بدعتی کو اس لقب کے استعمال کا حق حاصل نہیں' اس لقب کو وہی لوگ استعمال کر سکتے ہیں جو سنت نبویؐ اور سیرت صحابہؓ کی پابندی کرتے ہیں' اس امر کی توضیح کہ اہل سنت کا لفظ اہل بدعت کے مقابلہ میں آیا ہے اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے امام مسلمؒ نے اپنے مقدمہ میں بحوالہ ابن سیرین بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

> "پہلے زمانہ میں اسناد کی نسبت سوال نہیں ہوتا تھا' لیکن جب فتنہ برپا ہو گیا تو سوال ہونے لگا کہ ہمیں اپنے راویوں کی شخصیت بتاؤ تاکہ اہل سنت کو دیکھ کر ان کی روایت لے لی جائے اور اہل بدعت کو دیکھ کر ان کی روایت رد کر دی جائے۔" (مقدمہ صحیح مسلم)

حضرت ابن سیرین کی ولادت ۳۳ھ اور وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی ہے' آپ جلیل القدر تابعی ہیں اور پہلی صدی ہجری میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا وجود ہی نہ پایا جاتا تھا۔ لہذا یہ کہنا کہ جو شخص مذاہب کی تقلید سے خارج ہو' وہ اہل سنت نہیں پرلے درجے کی غباوت اور نافہمی ہے اگر اس تعریف کو درست خیال کر لیا جائے تو اس کا مفہوم یہ نکلے گا کہ صحابہ اور تابعین بھی اہل سنت نہ تھے کیوں کہ ائمہ اربعہ ان کے زمانے میں موجود نہ تھے' اعاذنا الله من هذه الهفوات.

اب ہم اس امر کو ثقہ شہادتوں سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ خدا کے فضل سے نجات پانے والی جماعت' جماعت اہل حدیث ہے اور یہی حقیقی معنوں میں سنت نبویؐ کی اتباع کرنے والی ہے اور یہی جماعت زمانہ نبوی سے چلی آ رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الانبیاء ﷺ کی شہادت

امام الانبیاء سرتاج اصفیاء محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَاتَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِاللّٰهِ لَایَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذَالِكَ)). (بخاری)

"کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی' جسے نہ مخالفت گزند پہنچا سکے گی اور نہ لوگوں کا اسے چھوڑ دینا ضرر رسانی کا باعث ہو گا' یہاں تک کہ اللہ کا معاملہ آ جائے گا' اور وہ لوگ اسی (دین) پر قائم ہوں گے۔"

اس حدیث میں ایک بات خاص طور پر قابل غور ہے اور وہ یہ کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ جماعت "لاتزال" ہمیشہ قائم رہے گی' اس کا وجود کبھی ناپید اور زائل نہ ہو گا' اب ہم اگر ان شوربہ خور حضرات کی ہاں میں ہاں ملا کر ان لوگوں کو اہل سنت مانیں جو ائمہ اربعہ کی تقلید کرتے ہیں' تو ان لوگوں کا آپ کیا نام رکھیں گے' جو اس وقت بھی اہل سنت کہلواتے تھے' جب ائمہ اربعہ کے مذاہب کا وجود بھی نہ تھا' اگر انہی کے مقلد اہل سنت ہیں تو "لاتزال" (وہ جماعت ہمیشہ رہے گی) میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا ہے' کیوں کہ اس وقت تو ائمہ اربعہ موجود نہ تھے' چنانچہ حق بات یہی ہے کہ اہل حدیث ہی اہل سنت ہیں کیوں کہ یہی لوگ سنت نبویؐ اور سیرت صحابہ کی پیروی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت مسلک اہلحدیث

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نظر میں

امت کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد بلند مقام ہے' تو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا درجہ تمام امت سے بڑھ کر ہے' صحابیت اور حضور اکرمؐ سرور کائنات رہبر اعظم ﷺ کی رفاقت اور تعلق کے معاملہ میں آپ کو ممتاز حیثیت حاصل ہے' علم و تقویٰ کے اعتبار سے آپ بلند مقام پر فائز ہیں بایں ہمہ بعض مسائل کا آپ کو علم نہیں ہوا۔

ترمذی اور ابوداؤد میں قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ سے دریافت فرمایا کہ میرا پوتا یا نواسہ وفات پا گیا ہے اس کے ترکہ میں میرا کتنا حصہ ہے' آپ نے جواب دیا۔

((مالك في كتابِ اللّٰه عزّ وجلّ شَيْءٌ وَمَا اَعْلَمُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه صلى اللّٰه عَلَيْهِ وسَلَّمَ شَيْئًا وَلٰكِنِ ارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاس)). (ترمذی و ابوداؤد)

''جہاں تک میرا علم کام کرتا ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تیرے لئے کچھ بھی نہیں' تم واپس چلی جاؤ میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بھی پاس ہی موجود تھے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جدہ کو ترکہ میں چھٹا حصہ دیا ہے' محمد بن مسلمہؓ نے بھی تائید کی تب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فیصلہ کیا کہ جدہ کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

مسند دارمی میں میمون بن مہران سے حدیث مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق مسند خلافت پر سر فراز ہوئے‘ جب ان کے سامنے کوئی مسئلہ آتا تو۔

نَظَرَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَفِیْ سُنَّة رَسُوْلِ اللّٰه فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جَمَعَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالاَنْصَار وقال هَلْ فِیْکُمْ مَنْ یَّحْفَظُ عَلَیْنَا فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ سُنَّة رَسُوْل اللّٰه صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

”اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھتے‘ اگر قرآن پاک میں اس مسئلہ کا حل نہ ملتا تو آنحضور ﷺ کی سنت (حدیث) میں تلاش کرتے اگر آپ کی سنت میں بھی مسئلہ کا حل نہ پاتے تو پھر تمام مہاجرینؓ وانصارؓ کو اکٹھا کرتے اور فرماتے کہ اے مہاجرین وانصار کی جماعت کیا تم میں سے کوئی اس مسئلہ میں آنحضور ﷺ کی سنت کی محافظت کرتا ہے۔

چنانچہ اگر کوئی آدمی بیان کر دیتا تو جواب میں فرماتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْنَا مَنْ یَحْفَظُ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم میں ان اشخاص کو باقی رکھا جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کی محافظت کرتے ہیں۔“

اور پھر اسی کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے‘ یہی مسلک خلفاء راشدینؓ کا تھا۔

موطا امام ملک میں حدیث موجود ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت میں تمام کا علاقہ فتح نہیں ہوتا تھا‘ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ بنفس نفیس تشریف لے گئے‘ راستے میں پتہ چلا کہ وہاں طاعون زور سے جاری ہے یہ سوچنے لگے کہ اب کیا کیا جائے‘ اسی اثناء میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ تشریف لائے‘ وہ کہنے لگے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ طاعون اذا وقع وَاَنْتُمْ فِیْهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ وَاِذَا وَقَعَ وَلَسْتُمْ فِیْهَا فلا تقدموا اِلَیْهَا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک جب طاعون پھیل جائے اور تم وہاں ہو' تو اس سے ڈرتے ہوئے ہرگز باہر (کسی دوسری جگہ وغیرہ) نہ جاؤ' اور جب یہ طاعون کی بیماری واقع ہو جائے اور تم وہاں نہ ہو تو تم اس علاقہ کی طرف پیش قدمی مت کرو۔"

حضرت عمر فاروقؓ یہ حدیث سن کر واپس ہو چلے کسی نے کہا کہ:

افررتم من قدر الله قال فررنا مِنْ قَدرِ اللّٰهِ اِلٰی قَدرِ اللّٰه.

"کیا تم اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہو' تو جواب میں فرمایا کہ ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں۔"

گویا کہ تقدیر کا مسئلہ بھی حل کر دیا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کی طرح حضرت عمرؓ کو بھی جب کبھی کوئی مسئلہ درپیش آتا تو قرآن کے بعد احادیث نبویؐ مل جاتی تو اس پر عمل کرتے۔

علاوہ ازیں حضرت عمر فاروقؓ مصر میں قاضی شریح کو لکھتے ہیں:

اذا جاءك امرٌ فانظر فی کتاب اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَفِیْ سُنَّة رسول اللّٰه صلی اللّٰهُ علیه وسلَّمَ وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللّٰهُ علیه وسلَّمَ فَاجْتَهِدْ بِرَأْیِكَ.

"اے شریح اگر تیرے پاس کوئی مسئلہ پیش آئے تو اس کو حل کرنے کے لئے قرآن پاک کے قوانین و ضوابط کو مقدم سمجھو' اگر قرآن پاک سے مسئلہ حل نہ ہو سکتا ہو تو سنت رسول اللہ ﷺ کو سامنے رکھو اگر اس میں بھی مسئلہ نہ ملے تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کرو۔"

مگر میں تجھے چاہتا ہوں کہ تو خود اجتہاد نہ کر' کسی سابقہ صحابی کا اجتہاد لے کر استعمال کیا کر' یہی اہل سنت والجماعت اہل حدیث کا مسلک ہے۔

الحاصل کتاب و سنت کے مقابلہ میں کسی شخص کا اجتہاد ہرگز نہیں چل سکتا' کتاب و سنت میں اگر اصلی مسئلہ نہ ملے تو پھر اجتہاد کی اجازت ہے' ہم اہل سنت کسی غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معین مجتہد کا اجتہاد لے کر استعمال کر لیتے ہیں' جو اقرب الی الشریعت ہو' فافہم۔

جامع ترمذی اور مسند امام احمد میں ایک حدیث ہے کہ سید الکونین حضرت محمد رسول ﷺ نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن میں بھیجنا چاہا' تو آپ نے فرمایا:

((اِذَا جَآءَكَ اَمْرٌ بِمَاذَا تَقْضِي؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ فَاجْتَهِدُ بِرَائِي))

(احکام الاحکام جلد ششم ص: ۷۶)

"(اے معاذؓ) جب تیرے پاس کوئی کام آئے تو تم کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذؓ نے کہا کہ میں اللہ کی کتاب قرآن پاک سے فیصلہ کروں گا' آپ نے فرمایا اگر تو اللہ کی کتاب میں نہ پائے تو پھر تم کیا کرو گے؟ عرض کیا پھر رسول ﷺ کی سنت کو تلاش کروں گا' آپ نے فرمایا اگر تو سنت رسولؐ میں بھی نہ پائے تو پھر؟ عرض کیا اس صورت میں میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔"

آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے رسول (معاذ بن جبل) کو اس کی توفیق بخشی۔

لیکن یاد رہے کہ اس حدیث سے مقلدین حضرات استدلال کرتے ہیں کہ کتاب و سنت کے علاوہ یمنی لوگ حضرت معاذؓ کے اجتہاد پر عمل کیا کرتے تھے' اور یہی تقلید شخصی ہے۔

الجواب:- اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت معاذؓ کے اجتہادات کو بھی نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے مقابلہ میں کبھی پیش نہیں کیا جا سکتا' البتہ جب قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ نہ مل سکے تو واقعی اجتہاد کیا جا سکتا ہے جس کے صحیح یا غلط ہونے کا احتمال ہے لیکن جہاں کسی بزرگ کو کوئی مسئلہ نہ پہنچا ہو' اور انہوں نے اجتہاد کر لیا ہو' اور بعد میں حدیث مصطفےٰ مل جائے اور اجتہاد اس کے خلاف ہو تو امام کو بھی اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجوع کرنا لازم ہے اور عوام کو بھی اسے چھوڑ کر ارشاد نبوی پر عمل کرنا فرض ہو جاتا ہے یہی ہے مسلک اہل حدیث

حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

حضرت علی بن مدینی حدیث لاتزال من امتی امۃ قائمۃ کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

((ھم اصحاب الحدیث)). (ترمذی)

”یعنی اس سے مراد جماعت اہل حدیث ہے۔“

محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

عارف ربانی عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ:

”ان کا نام تو فقط اہل حدیث اور اہل سنت ہی ہے۔“ (غنیۃ الطالبین فارسی ص:۲۱۲)

سید عبدالقادر جیلانی کے نام کی نذریں ہڑپ کرنے والو! کیا تمہارا کام فقط اتنا ہی رہ گیا ہے کہ تم ان کا نام لے لے کر مرغے اور حلوے ہضم کرتے جاؤ اور ان کی بات کو نہ مانو؟ اس جلیل القدر عارف کی شہادت کو اگر تم قبول نہیں کرتے تو ان کی غلامی کا دم کس لئے بھرتے ہو۔

تم بے شک اہل حدیث کا نام بگاڑ کر ان کا نام وہابی‘ نجدی‘ اور غیر مقلد رکھ لو مگر پیران پیر فرماتے ہیں:

”ولا اسم لھم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث“

”یعنی ان کا نام اہل حدیث کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

امام موصوف نے حق کی سربلندی کے لئے جس قدر مصائب و آلام برداشت کئے ہیں ان کے سننے سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' آپ فقہ و حدیث کے مسلمہ امام ہیں' آپ ۷۳ فرقوں والی حدیث کی توضیح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان لم یکونوا اھل الحدیث فلا ادری من ھم۔

اگر ناجی فرقہ کے لوگ اہل حدیث نہیں تو پھر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام موصوف اہل حدیث ہی کو سنت نبوی اور دین حق کا پیروکار جانتے اور مانتے تھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

حضرت امام ابو حنیفہ جن کی جلالت شان کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرات نہیں' جنھوں نے منصور جیسے جابر بادشاہ کی پیش کش کو ٹھکرا دیا جس کی پاداش میں آپ کو قید خانے میں زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا' آپ فرماتے ہیں:

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

"کہ میرا مذہب' صحیح حدیث پر عمل کرنا ہے۔"

آپ کے اس قول سے یہ بات واضح ہے کہ آپ حدیث نبوی کے پیروکاروں میں سے تھے اور اس کے مقابلہ میں نہ اپنے قول کو کوئی وقعت دیتے تھے اور نہ کسی اور کے قول کو درخور اعتناء سمجھتے تھے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

حضرت امام شافعی زہد و تقوی' علم و عمل اور شجاعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علیکم باھل الحدیث فانھم اکثر صوابا عن غیرھم۔

"تم اہل حدیث جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ وہ دوسرے فرقوں سے زیادہ راست رو ہیں۔"

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

ہارون الرشید کے دور حکومت کے قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف کے دروازے پر چند اہل حدیث آئے تو آپ نے فرمایا

ماعلی الارض خیر منکم

"روئے زمین پر تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں"

یہ بات آپ نے اس وجہ سے بیان فرمائی کہ آپ کو اس بات کا علم تھا کہ یہ لوگ وجہ تخلیق کائنات فخر موجودات ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں اور دنیا میں نہ کوئی شخص رسول کریم ﷺ سے بہتر ہے اور نہ ہی کوئی شخص آپ کے پیروکار سے بہتر ہو سکتا ہے۔

مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

مولوی صاحب موصوف مسلک حنفی سے وابستہ تھے مگر کس شان سے اہل حدیث کی حمایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اصولی اور فروعی مسائل جن میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے اکثر مسائل میں محدثین کا مذہب دوسرے مذاہب سے زیادہ قوی ہے۔"

اور پھر فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ ہمارا حشر اس جماعت میں کرے اور ان کی محبت اور ان کی سیرت پر ہمیں موت دے۔" ([illegible])

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے رسول کریم ﷺ سے لے کر موجودہ دور تک کے جلیل القدر علماء دین ان حضرات کی بھی شہادات پیش کر دی ہیں جن کی محبت کا دم اہل سنت بھرتے ہیں، مگر یہ لوگ مذہب کے لئے لڑتے مرتے تو ہیں مگر اس پر عمل کرنے کا نام نہیں لیتے ہم نے احقاق حق کی خاطر ناجی فرقے کے متعلق بزرگان دین کی شہادت پیش کر دی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں

بارہویں صدی کے عظیم الشان مجدد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

○ ما من احد الا وهو ماخوذ من كلامه ومردود عليه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم ○ (حجة الله البالغه ص ۱۴۹)

"کہ رسول کریم ﷺ کے سوا دنیا میں کوئی شخص ایسا پیدا نہیں جس کی ہر بات صحیح تسلیم کر لی جائے۔"

حضرت شاہ صاحب کا یہ استدلال قرآن حکیم کی اس آیت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے کہ:

وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى.

"وہ (رسول) اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ وہ وحی الٰہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔"

چونکہ رسول وحی الٰہی کے مطابق بات کرتا ہے اور اس کی بات کو رد کرنا دراصل وحی الٰہی کو رد کرنا ٹھہرتا ہے لہذا آنحضور علیہ السلام ہی ایک ایسے شخص ہیں جن کی بات کو رد نہیں کیا جا سکتا باقی دنیا کا کوئی شخص نہ تو وحی الٰہی کا مورد ہے اور نہ ہی اسے معصومیت کا مقام حاصل ہے اس لئے آپ کے سوا کوئی شخص قابل اتباع نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلطان باہوؒ کی شہادت
اور
مسلک اہل حدیث کی صداقت

قدوۃ السالکین' زبدۃ العارفین' فخر الواصلین' فنافی ہو' حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں:-

"اور جن فقیروں کا دل حضوری میں ہو' ان کا دفتر معرفت الٰہی سے ہوتا ہے' اس واسطے عارفوں کا کوئی گناہ ظاہر اور باطن کے دفتر میں ملائک نہیں لکھتے ہیں کیونکہ ان کے دل میں ذکر اللہ زبان پر مطلق قال اللہ و قال رسول اللہ ہوتا ہے' یہ لوگ اہل حدیث ہوتے ہیں اور دنیا کی طلب میں اپنی خبیث کے طالب نہیں ہوتے۔" (محک الفقر اردو ترجمہ ص ۱۰۲)

اس تحریر میں حضرت سلطان باہوؒ نے اہل حدیث کے مسلک کی صداقت کو واضح الفاظ میں بیان فرما کر لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ طالب دنیا نہیں ہوتے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اقوال رسول کی پیروی کو ترک کرنا دراصل جیفۂ دنیا طلب کرنا ہے' فرماتے ہیں۔

قرآن اور حدیث تمام عالم کے راہنما ہیں

"چونکہ یہ امر معلوم ہوا ہے کہ تمام عالم کا راہنما سوائے قرآن اور حدیث کے اور کوئی امر نہیں ہے' جو کوئی اس کا منکر ہے وہ کافر ہے اور تمام صاحب تقویٰ اور صاحب فتویٰ اور تمام عارف عاشق اور واصلین الی اللہ اور کاملین فی مع اللہ کا مرشد دین اور علم قرآن و حدیث ہے' انہی کے سبب سے لوگوں کو درجات علیہ نصیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور مرتبہ ولایت پر فائز ہوتے ہیں۔" (محک الفقراء مترجم ص ٣٦)

آنحضرت ﷺ سے بدعت کی دشمنی ہے

فرماتے ہیں:

"خدا کی دوستی سے شیطان کی دشمنی ہے اور آنحضرت ﷺ کی دوستی سے بدعت کی دشمنی ہے اور قرآن کی دوستی سے جہل کی دشمنی ہے اور فقراء کی دوستی سے اہل دنیا کی دشمنی ہے۔" (محک الفقراء مترجم ص ٥٢)

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کے پیروکار اہلسنت ہیں

فرماتے ہیں:

"اب میں تجھ سے ان دو لفظوں کی شرح کرتا ہوں یعنی خیر اور شر کی کہ یہ دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس کے معنی یہ سمجھنا چاہیے کہ خیر سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو پیدا کیا اور آپ کے پیروکار کا نام اہلسنت والجماعت رکھا یعنی جو لوگ حضور محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کی راہ پر چلے تو جو کوئی ان کی راہ پر چلے گا وہ اہل سنت والجماعت ہوگا۔"

(محک الفقراء مترجم ص ٢٦)

انکار بدعت سے دل نور ایمان سے معمور ہو جاتا ہے

فرماتے ہیں:

"جو بدعت سے انکار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا دل ایمان سے بھر دیتا ہے" (محک الفقراء مترجم ص ٣١٥)

حضرت سلطان باہوؒ کے اس ارشاد سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی اقتداء اور پیروی کرنے والے اہل سنت ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو لوگ حضور ﷺ کے ارشادات اور صحابہ کرام کی عملی روش کو ترک کر کے کسی دوسرے شخص کی پیروی کرتے ہیں' ان کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں' اب اگر کوئی شخص حضور ﷺ اور صحابہ کی راہ کو بھی چھوڑ دے اور اہل سنت ہونے کا بھی دعویٰ کرے تو وہ حضرت سلطان باہو کے نزدیک شر کے طریق پر چلنے والا ہے اور غیر کے طریق کا رسول کریم ﷺ کے طریق سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حضرت سلطان باہو کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ بدبختی انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے نور ایمان رخصت ہو جاتا ہے' اس لئے کہ نورانیت حضور ﷺ کی اقتدا سے ملتی ہے اور جو شخص آپ کی سنت کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرتا ہے' اس کے دل میں ظلمت ڈیرے ڈال دیتی ہے کیونکہ اس نے روشنی اور نور سے اپنا منہ موڑ لیا ہے' ظاہر ہے کہ جو شخص روشنی سے منہ موڑ لیتا ہے اس کو سوائے ظلمت اور تاریکی کے اور کیا مل سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ